بانی ومہتمم :مفتی محمد رضا قادری نقشبندی مصباحی خلیفہ حضور شیخ العالم وسربراہ اعلیٰ علما کونسل نیپال
بفیض روحانی : مجمع الفضائل والبرکات،مظہر کمالات امام ربانی حضور شیخ العالم مولانا شاہ احمد رضا نقشبندی دامت برکاتہم العالیہ
قیادت :قائد ملت نیپال حضرت مولاناالحاج سید غلام حسین مظہری مرکزی صدر علما کونسل نیپال

نیپال اردو ٹائمز

Nepal Urdu Times

Weekly
The NEPAL URDU TIMES

چیف ایڈیٹر: عبدالجبار علیمی نظامی
جلد نمبرا VOL:(1)
شمارہ نمبر 58 ISSUE (58)
weeklynepalurtutimes@gamil.com
10 صفحات
۹/اکتوبر/۲۰۲۵ مطابق ۱۶/ربیع الثانی ۱۴۴۷ھ ۲۳ گتے اسوج ۲۰۸۲ بروز جمعرات

شہریوں کی حفاظت حکومت کی اولین ترجیح: وزیر اعظم سشیلا کارکی

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبدالقادر اویسی
کاٹھمانڈو

وزیر اعظم کارکی نے بڑھتے ہوئے سیلاب اور لینڈ سلائیڈنگ کے پیش نظر ملک کے عوام کے نام پر ویڈیو پیغام جاری کرتے ہوئے سب پر زور دیا ہے کہ وہ ضروری امداد حاصل کرنے میں شرمندگی محسوس نہ کریں۔ کوئی بھی کام کرتے وقت، خطرے کا پہلے سے جائزہ لیں اور حفاظت کو اعلی ترجیح دیں۔ آپ کی حفاظت ہماری اولین تشویش ہے، مدد لینے میں ہچکچاہٹ نہ کریں۔ انہوں نے کہا کہ میں یہ واضح کرنا چاہتی ہوں کہ آپ اس میں اکیلے نہیں ہیں۔ ریاست کے تمام وسائل آپ کے پاس ہیں۔ یہ بتاتے ہوئے کہ سیلاب، لینڈ سلائیڈنگ، سیلاب اور کٹاؤ کا زیادہ خطرہ ہے، انہوں نے کہا کہ صورتحال مزید بڑھ رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ تمام سرکاری ادارے بچاؤ اور راحت کے لیے نامساعد حالات کے با وجود بلند حوصلے کے ساتھ مکمل طور پر تیار ہیں۔ ہمیں سیلاب لینڈ سلائیڈنگ، سیلاب اور کٹاؤ کا بہت زیادہ خطرہ ہے۔ خطرے کی صورتحال میں اضافہ ہو رہا ہے۔ فی الحال دریاؤں اور ندی نالوں میں پانی کی سطح ہائی الرٹ پر ہے۔ مسلسل بارش کی وجہ سے خطرے کی سطح تک پہنچنے کا زیادہ امکان ہے۔ اس مشکل وقت میں میں تمام شہریوں کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ تمام سرکاری ایجنسیاں بچاؤ اور راحت کے لیے نامساعد حالات کے باوجود بلند حوصلے کے ساتھ پوری طرح تیار ہیں۔ نیپال پولیس، آرمڈ پولیس فورس، نیپال آرمی ہیلتھ ورکرز، انتظامیہ اور دیگر سروس ایجنسیاں شہریوں کو ہنگامی امداد فراہم کرنے کے لیے 24 گھنٹے اسٹینڈ بائی پر ہیں۔ پیغام میں کہا گیا ہے کہ ہم اہم شاہراہوں اور دیگر بنیادی ڈھانچے کی فعال طور پر نگرانی کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا آپ جہاں بھی ہوں محفوظ رہیں اور دوسروں کو محفوظ رہنے کی ترغیب دیں۔

نیپال میں عام انتخابات 5 مارچ کو ہوں گے، الیکشن کمیشن نے شیڈول کا اعلان کر دیا

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبدالقادر اویسی
کاٹھمانڈو

الیکشن کمیشن نے پیر کو نیپال میں عام انتخابات کے شیڈول کا اعلان کیا۔ عام انتخابات اگلے سال 5 مارچ کو ہوں گے اور ووٹوں کی گنتی 6 مارچ سے شروع ہو گی۔ ووٹوں کی گنتی مکمل ہونے کے بعد حکومت سازی کا عمل شروع ہو جائے گا۔ الیکشن کمیشن نے انتخابی شیڈول کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ ووٹنگ 5 مارچ 2026 کو صبح 7 بجے شروع ہو گی اور شام 7 بجے تک جاری رہے گی۔ اس شام تمام بیلٹ بکس جمع کیے جائیں گے، اور ووٹوں کی گنتی اگلی صبح 6، مارچ 2026 کو شروع ہو گی۔ الیکشن کمیشن کے مطابق سیاسی جماعتوں کی رجسٹریشن کی آخری تاریخ 17 نومبر سے 26 نومبر تک مقرر کی گئی ہے۔ کمیشن نے واضح کیا ہے کہ جو جماعتیں مقررہ وقت میں رجسٹریشن کرانے میں ناکام رہیں گی وہ انتخابات میں حصہ نہیں لے سکیں گی۔ کمیشن کے مطابق امیدواروں کی فہرستیں 2 اور 3 جنوری کو جمع کرانی ہوں گی۔ نیپال کے مخلوط انتخابی نظام میں 165 امیدواروں کا انتخاب براہ راست ووٹنگ کے ذریعے کیا جاتا ہے، جب کہ 110 اراکین کا انتخاب متناسب نظام کے ذریعے کیا جاتا ہے۔ کمیشن نے امیدواروں کی نامزدگیوں کے لیے 14 فروری کی تاریخ مقرر کی ہے۔ اسی طرح انتخابی مہم کا دورانیہ 15 فروری سے 2 مارچ تک ہے۔

الیکشن کمیشن نے کہا کہ اس کا مقصد تمام اسٹیک ہولڈرز کے درمیان بروقت تیاریوں اور موثر ہم آہنگی کے ذریعہ آزادانہ، منصفانہ اور شفاف انتخابات کو یقینی بنانا ہے۔ صدر رام چندر پوڈیل نے 12 ستمبر کو ایوان نمائندگان کو تحلیل کر دیا تھا اور نئے انتخابات کی تاریخ کا اعلان کیا تھا۔ عبوری وزیر اعظم سوشیلا کارکی نے کہا کہ ان کی حکومت وقت پر عام انتخابات کرانے کے لیے پر عزم ہے۔ کارکی، 12 ستمبر کو وزیر اعظم بنیں، جنہوں نے سابق وزیر اعظم کے پی شرما اولی کے خلاف نوجوانوں کی زیر قیادت جنریشن زی اپوزیشن کے پر تشدد مظاہروں کے بعد سیاسی عدم استحکام کا خاتمہ کیا۔ کے پی شرما اولی کی حکومت کرپشن اور سوشل میڈیا پر پابندی کی وجہ سے ہٹائی گئی

نیپال میں تباہ کن بارش کا قہر، 49 افراد جان بحق، متعدد زخمی

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبدالقادر اویسی
کاٹھمانڈو

نیپال میں گزشتہ دو دنوں سے جاری موسلا دھار بارشوں نے شدید تباہی مچادی ہے۔ ملک کے مختلف علاقوں میں آنے والے سیلاب، زمین کھسکنے اور آسمانی بجلی گرنے کے واقعات میں اب تک کم از کم 49 افراد جان کی بازی ہار چکے ہیں، جبکہ متعدد زخمی اور کئی لاپتہ ہیں۔ نیپال پولیس کے مطابق سب سے زیادہ ہلاکتیں ایلام میں ہوئیں، جہاں شدید بارشوں اور پہاڑی تودوں کے گرنے سے 37 افراد جاں بحق اور 7 زخمی ہوئے، جبکہ ایک شخص اب بھی لاپتہ ہے۔ پانچتھر میں سڑک حادثات کے نتیجے میں 6 افراد ہلاک ہوئے، ادیپور میں مٹی کا تودہ گرنے سے 2 افراد، کھوٹانگ میں آسمانی بجلی گرنے سے 1 شخص، اور روتہٹ میں بجلی گرنے سے 3 افراد جاں بحق ہوئے۔ سیلابی پانی میں بہہ کر رسوا میں 4، بارا میں 1 اور کاٹھمانڈو میں 1 شخص لاپتہ ہے، جبکہ مکوانپور میں آسمانی بجلی سے ایک شخص زخمی ہوا۔ ملک کے متعدد علاقوں میں سڑکیں بند، پل اور مکانات تباہ ہو چکے ہیں، اور امدادی کارروائیاں جاری ہیں۔ حکام نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ خطرناک پہاڑی علاقوں سے دور رہیں اور سرکاری ہدایات پر سختی سے عمل کریں تا کہ مزید انسانی نقصان سے بچا جا سکے نیپال صدر رام چندر پوڈیل کی عوام سے اپیل بارش، سیلاب اور زمینی تو دے کے خطرات سے ہوشیار رہیں۔ نیپال کے صدر محترم رام چندر پوڈیل نے ملک بھر میں جاری مسلسل بارش، سیلاب، زمینی تو دوں اور راب، زمینی تودوں اور پانی بھراؤ کی صورتحال پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے عوام سے ہوشیاری اور احتیاطی تدابیر برتنے کی اپیل کی ہے۔ ہفتے کی رات جاری ایک بیان میں صدر پوڈیل نے کہا کہ موجودہ آفات کے وقت میں عوام کو صبر و حوصلے کے ساتھ چیلنجوں کا سامنا کرنا چاہیے اور ایک دوسرے کی مدد کے لیے آگے آنا چاہیے۔ صدر نے ریاست کے تمام اداروں اور امدادی ایجنسیوں سے فوری طور پر بچاؤ اور راحت کے کاموں میں متحرک ہونے، متاثرہ علاقوں تک بروقت پہنچنے اور ضرورت مند شہریوں کی مدد یقینی بنانے کی ہدایت بھی کی۔ نیپال میں موسلا دھار بارش جاری، پہاڑی تو دے گرنے سے 22 افراد جاں بحق، 32 افراد لاپتہ، درجنوں بستیاں ملبے تلے دب گئیں۔ نیپال اس وقت تباہ کن بارشوں اور ہولناک پہاڑی تو دوں کے قہر سے لرز رہا ہے۔ مسلسل موسلا دھار بارشوں نے ملک کے مختلف پہاڑی اضلاع میں ایسی قیامت برپا کی ہے کہ درجنوں بستیاں ملبے تلے دب گئی ہیں۔ اطلاعات کے مطابق صرف دو دنوں، ہفتہ اور اتوار کے دوران، تین اضلاع میں کم از کم 22 افراد جاں بحق اور 32 افراد لاپتہ ہو چکے ہیں۔ نیپال پولیس کے مرکزی ترجمان، ڈپٹی انسپکٹر جنرل وینود گھیمری کے مطابق سب سے زیادہ ہلاکتیں مشرقی ضلع ایلام میں ہوئیں، جہاں پہاڑی تودے گرنے سے 18 افراد اپنی جانیں گنوا بیٹھے، 7 افراد لاپتہ ہیں جبکہ 6 افراد کو بحفاظت نکال لیا گیا۔ اسی طرح روتہٹ میں 3 افراد جاں بحق ہوئے، جب کہ ادے پور میں ایک شخص کی موت اور 21 افراد کے لاپتہ ہونے کی اطلاع ہے۔ امدادی ٹیمیں بارش اور کیچے راستوں کے باوجود متاثرہ علاقوں میں سرگرم عمل ہیں، تاہم شدید بارشوں، کیچڑ او زمینی کٹاؤ کے باعث ریسکیو آپریشن میں اور رکاوٹیں درپیش ہیں۔ حکام نے خبردار کیا ہے کہ اگر بارشوں کا سلسلہ جاری رہا تو مزید تودے گرنے اور تباہی کے دائرے کے پھیلنے دے کا شدید خدشہ ہے۔ ملک بھر میں رنج و غم کی فضا چھائی ہوئی ہے، جبکہ حکومت نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ پہاڑی علاقوں اور ندی نالوں کے قریب جانے سے پرہیز کریں، اور حفاظتی ہدایات پر سختی سے عمل کریں تا کہ مزید جانی نقصان سے بچا جا سکے

مشرقی ضلع ایلام میں پہاڑی تودے گرنے سے درجنوں بستیاں ملبے میں دفن کئی افراد لاپتہ، تلاش جاری

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبدالقادر اویسی
کاٹھمانڈو

نیپال میں 4 اور 5 اکتوبر کو مسلسل موسلا دھار بارش سیلاب اور لینڈ سلائیڈنگ کے نتیجے میں اب تک 49 افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ لینڈ سلائیڈنگ میں دبی 37 لاشیں نکال لی گئی ہیں۔ گیارہ افراد لاپتہ اور سترہ زخمی ہیں۔ سرکاری حکام کے مطابق اس قدرتی آفت میں مشرقی ریجن کا ایلام سب سے زیادہ متاثر ہوا، جہاں سے مٹی کے تودے میں دبی 37 لاشیں نکال لی گئی ہیں۔ آرمڈ پولیس فورس ہیڈ کوارٹر نے اطلاع دی ہے کہ ایلام میں بارش کی وجہ سے لینڈ سلائیڈنگ کے بعد 11 افراد تاحال لاپتہ ہیں۔ ادے پور میں سیلاب اور مٹی کے تودے گرنے سے دو افراد ہلاک اور ایک زخمی ہو گیا۔ آسمانی بجلی گرنے سے کھوٹانگ میں ایک شخص کی موت اور تین زخمی ہوئے، جبکہ بھوجپور میں آسمانی بجلی گرنے سے دو افراد زخمی ہوئے۔ حکام کے مطابق پنچتھر میں سڑک حادثات میں چھ افراد کی موت ہو گئی جبکہ چھ افراد زیر علاج ہیں۔ مدھیسی صوبے کو بھی نقصان پہنچا۔ روتاہٹ میں آسمانی بجلی گرنے سے 3 افراد جاں بحق جب کہ باڑہ میں ایک شخص ندی میں بہہ کر لاپتہ ہو گیا۔ باگمتی صوبے کے کاٹھمانڈو میں ایک شخص کے زخمی ہونے کی اطلاع ہے، جبکہ للت پور کے گوداوری میں دیوار گرنے سے تین افراد زخمی ہوئے، جبکہ مکوان پور میں آسمانی بجلی گرنے سے ایک شخص کی موت ہو گئی۔ نیپال پولس کے مرکزی ترجمان، ڈپٹی انسپکٹر جنرل و مینود ھیمیری کے مطابق سب سے زیادہ ہلاکتیں مشرقی ضلع ایلام میں ہوئیں، جہاں پہاڑی تودے گرنے سے 18 افراد اپنی جانیں گنوا بیٹھے، 7 افراد لاپتہ ہیں جبکہ 6 افراد کو بحفاظت نکال لیا گیا۔ امدادی ٹیمیں بارش اور کیچے راستوں کے باوجود متاثرہ علاقوں میں سرگرم عمل ہیں، تاہم شدید بارشوں، کیچڑ او زمینی کٹاؤ کے باعث ریسکیو آپریشن میں اور رکاوٹیں درپیش ہیں۔ حکام نے خبردار کیا ہے کہ اگر بارشوں کا سلسلہ جاری رہا تو مزید تو دے گرنے اور تباہی کے دائرے کے پھیلنے دے کا شدید خدشہ ہے۔ ملک بھر میں رنج و غم کی فضا چھائی ہوئی ہے، حکومت نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ پہاڑی علاقوں اور ندی نالوں کے قریب جانے سے پرہیز کریں، اور حفاظتی ہدایات پر سختی سے عمل کریں تا کہ مزید جانی نقصان سے بچا جا سکے

نذیر فتحپوری ولی دکنی ایوارڈ سے سرفراز

پونے۔8/اکتوبر (محسن رضا ضیائی) ملک کے ممتاز ادیب و قلم کار ڈاکٹر نذیر فتحپوری کو اردو زبان وادب کے فروغ میں نمایاں خدمات کے اعتراف میں ولی دکنی ایوارڈ سے نوازا گیا۔ یہ ایوارڈ اقلیتی امور کے وزیر مانک راؤ کوکاتے نے ایک پر وقار تقریب میں پیش کیا۔ ڈاکٹر نذیر فتحپوری کی ادبی و شعری خدمات کا سلسلہ گزشتہ ساٹھ برسوں پر محیط ہے۔ اس دوران انہوں نے مختلف موضوعات پر 110 کتابیں تحریر کیں، جو ملک و بیرونِ ملک شائع ہو کر علمی وادبی حلقوں میں بے حد مقبول ہوئیں۔ ان کی علمی خدمات کے اعتراف میں انہیں ماضی میں بھی کئی قومی و ریاستی ایوارڈز سے نوازا جا چکا ہے۔ ان کی شخصیت اور فن پر اب تک پچیس سے زائد کتب تحریر کی جا چکی ہیں، جن میں پی ایچ ڈی اور ایم فل کے تحقیقی مقالے بھی شامل ہیں۔ ایوارڈ ملنے کے بعد اخباری نمائندوں سے گفتگو کرتے ہوئے ڈاکٹر نذیر فتحپوری نے کہا کہا اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے لکھنے اور پڑھنے کے ذریعے عزت و شہرت سے نوازا۔ یہ سفر آسان نہیں تھا، کئی مشکلات اور نشیب و فراز کا سامنا کرنا پڑا، مگر صبر و استقلال سے آگے بڑھتا رہا اور کامیابیاں قدم چومتی گئیں۔ اردو ادب کی دنیا میں ڈاکٹر نذیر فتحپوری کا نام ایک عظیم ادبی روایت کے طور پر تسلیم کیا جاتا ہے۔ انہوں نے اردو ادبی دنیا میں ایک اہم سنگ میل عبور کیا گیا ہے، جو نا صرف اپنے دور کے شعرا، ادبا اور قلم کاروں میں انہیں امتیازی مقام عطا کرتا ہے بلکہ ان کی شعری، علمی، ادبی اور فکری خدمات آئندہ نسلوں کے لیے بھی مشعلِ راہ ہیں۔

کاٹھمانڈو میں موسم بہتر ہونے پر نیپال سے گھریلو پروازیں دوبارہ شروع

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز احمد رضا ابن عبدالقادر اویسی
کاٹھمانڈو

دو دن کی مسلسل بارش کی وجہ سے معطل گھریلو پروازوں نے اتوار کی صبح تریبھون بین الاقوامی ہوائی اڈے سے دوبارہ کام شروع کیا۔ ایئرپورٹ انتظامیہ کے مطابق موسم کی صورتحال بہتر ہونے والے روٹس پر پروازیں دوبارہ شروع کر دی گئی ہیں۔ کاٹھمانڈو سے نیپال گنج اور بھدرپور کے لیے پروازیں آج صبح سے ہی دوبارہ شروع ہو چکی ہیں۔ اس بات کی بھی تصدیق کی گئی کہ پوکھرا اور سرکھیت میں موسمی حالات اب ہوائی سفر کے لیے سازگار ہو گئے ہیں، جس سے ان راستوں پر بھی آپریشن دوبارہ شروع ہو سکتا ہے۔ دریں اثنا، آج صبح سے بین الاقوامی پروازیں باقاعدہ طور پر بحال ہو گئی ہیں۔ جمعہ کی شام سے اندرون ملک پروازیں متاثر ہوئیں۔ ہفتہ کو شدید بارش کے باعث بین الاقوامی پروازیں بھی متاثر ہوئیں۔ زیادہ تر بین الاقوامی پروازوں کا رخ بھارت میں نئی دہلی، لکھنؤ، وارانسی اور کولکاتا کی طرف موڑ دیا گیا۔

سابق وزیر اعظم اولی کی گرفتاری کے لیے سوشل میڈیا پر مہم

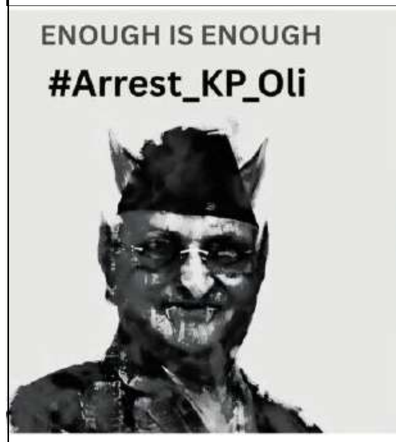

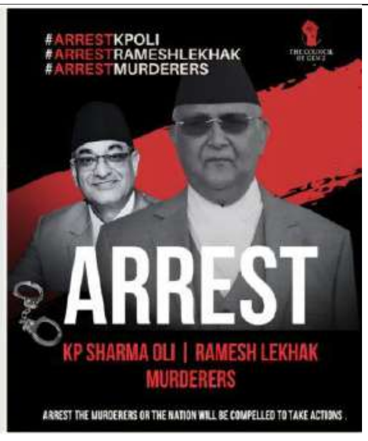

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبد القادر اویسی
کاٹھمانڈو

سوشل میڈیا پر سابق وزیر اعظم کے پی شرما اولی کو گرفتار کرنے کی مہم شروع کر دی گئی ہے۔ اس مہم کی قیادت جنریشن زی تحریک سے وابستہ نوجوان اور رہنما کر رہے ہیں۔ وہ جنریشن زی تحریک کے دوران ریاستی سرپرستی میں ہونے والے تشدد اور جبر کے لیے اس وقت کی حکومت کے نمائندوں کی گرفتاری کا مطالبہ کرتے ہیں۔ جنریشن زی تحریک کے رہنماؤں نے یہ مہم نیپال کے سبکدوش ہونے والے سابق وزیر اعظم کے پی شرما اولی کی گرفتاری پر دباؤ ڈالنے کے لیے شروع کی ہے۔ جنریشن زی احتجاج سے وابستہ کارکنوں کا کہنا ہے کہ اس وقت کی اولی حکومت نے تحریک کو دبانے کے لیے فائرنگ کا حکم دیا جس کے نتیجے میں کئی نوجوان ہلاک اور ہزاروں زخمی ہوئے۔ اپنے حقوق مانگنے والے نہتے طلبہ پر جس غرور اور تکبر کے ساتھ گولیاں چلائی گئیں، اس کا حساب ہونا چاہیے۔ وہ شخص جس نے کہا تھا کہ 'کچھ سڑے ہوئے آم گرے' مدھیس بغاوت کے دوران، جس نے جنریشن زی تحریک کے دوران نہتے نوجوانوں پر گولی چلانے کا حکم دیا تھا، وہ آج بھی لوگوں کا مذاق اڑا رہا ہے۔ قاتلوں کو انصاف کے کٹہرے میں لانا چاہیے۔ جنریشن زی لیڈر رکشا بام نے اپنے سوشل میڈیا پلیٹ فارم پر لکھا وزیر اعظم اولی اور وزیر داخلہ رمیش لیکھک کو اس تکبر کے لیے جوابدہ ہونا چاہیے جس کے ساتھ اپنے حقوق کا مطالبہ کرتے ہوئے نہتے طلبہ کو گولی مار دی گئی۔ یوجن راج بھنڈاری نے سوشل میڈیا پر رکھشا بام کی پوسٹ شیئر کرتے ہوئے لکھا ہر گولی کا حساب لیا جائے گا۔ کے پی اولی کو گرفتار کریں

نیپال حکومت 8-9 ستمبر کے واقعات میں ملوث افراد کے خلاف کارروائی کے لیے آزاد: عدالتی کمیشن

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبد القادر اویسی
کاٹھمانڈو

گزشتہ ماہ 8 اور 9 ستمبر کے واقعات کی تحقیقات کے لیے بنائے گئے عدالتی کمیشن نے آج واضح کیا کہ حکومت کو ملزمان کے خلاف کارروائی کرنے سے پہلے اس کی رپورٹ کا انتظار کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ریٹائرڈ جسٹس گوری بہادر کارکی کی سربراہی میں کمیشن نے واضح کیا کہ حکومت کمیشن کے نتائج کا انتظار کیے بغیر مجرمانہ کارروائیوں میں ملوث کسی کے خلاف گرفتاری سمیت کارروائی کر سکتی ہے۔ جوڈیشل انکوائری کمیشن کا بیان ایک ایسے وقت میں آیا ہے جب پولیس نے سابق وزیر اعظم کے پی اولی اور سابق وزیر داخلہ رمیش لیکھک کے خلاف درج ایف آئی آر پر کارروائی کرنے کے بجائے اسے کمیشن کو بھیج دیا ہے۔ ریٹائرڈ جسٹس گوری بہادر کارکی نے کہا کہ 29 ستمبر کو وزارت داخلہ کے ایک بیان کے جواب میں پہلے ہی کہا جا چکا ہے کہ کسی بھی فوجداری معاملے میں عدالتی کمیشن کی رپورٹ کا انتظار کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ کمیشن کا مینڈیٹ جسمانی اور انسانی نقصان سے متعلق معلومات یا شکایات کو جمع کرنا ان کا تجزیہ کرنا اور ضروری کارروائی کے لیے سفارشات فراہم کرنا ہے۔ وزارت داخلہ نے پہلے کہا تھا کہ کمیشن کے دائرہ اختیار میں مسائل کو باقاعدہ میکانزم کے ذریعے نہیں نمٹا جائے گا جب تک کمیشن کا کام مکمل نہیں ہو جاتا۔ جسٹس کارکی نے کہا کہ غیر قانونی سرگرمیوں کے خلاف کارروائی اب بھی موجودہ قوانین کے تحت ہو سکتی

جنریشن زی مظاہروں کے دوران پولیس کی فائرنگ سے زخمی ہونے والے 30 افراد اب بھی اسپتال میں زیر علاج۔

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبد القادر اویسی
کاٹھمانڈو

نیپال میں 8 اور 9 ستمبر کو نوجوانوں کے احتجاج کے دوران

پولیس کی فائرنگ سے زخمی ہونے والے تیس افراد اب بھی ملک بھر کے مختلف اسپتالوں میں زیر علاج ہیں۔ وزارت صحت کے مطابق کاٹھمنڈو سول اسپتال میں 1، کاٹھمانڈو کے نیشنل ٹراما سینٹر میں 10 کاٹھمانڈو میڈیکل کالج ٹیچنگ اسپتال میں 3 تریبھون یونیورسٹی ٹیچنگ اسپتال میں 3 پٹن اکیڈمی آف ہیلتھ سائنسز میں 3 نیپال پولیس اسپتال میں 1 اور کیرتی پور اسپتال میں 1 شخص زیر علاج ہے۔ اس کے علاوہ تین کو بی اینڈ بی اسپتال ایک کو براٹ نگر کے براٹ میڈیکل کالج ٹیچنگ اسپتال ایک کو نوبل میڈیکل کالج ٹیچنگ اسپتال اور ایک کو پوکھرا اکیڈمی آف ہیلتھ سائنسز میں داخل کیا گیا ہے مظاہروں کے دوران کل 2,316 زخمی افراد کو علاج کے لیے مختلف اسپتالوں میں داخل کیا گیا تھا، جن میں سے 2,238 کو پہلے ہی چھٹی دے دی گئی ہے۔ مظاہروں کے نتیجے میں اب تک 76 مظاہرین پلاک ہو چکے ہیں۔ وزارت نے تین پولیس افسران اور تین فرار ہونے والے قیدیوں کی ہلاکت کی بھی اطلاع دی

کے پی اولی کی ممکنہ گرفتاری پر وزیر اعظم کارکی نے سیکورٹی سربراہان کے ساتھ جائزہ میٹنگ کی

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبد القادر اویسی
کاٹھمانڈو

سابق وزیر اعظم کے پی اولی شرما اولی کی ممکنہ گرفتاری اور اس کے بعد پیدا ہونے والی صورتحال کے بارے میں وزیر اعظم کی رہائش گاہ پر وزیر اعظم سشیلا کارکی وزیر داخلہ اوم پرکاش آریل اور سیکورٹی ایجنسیوں کے سربراہان کے درمیان گزشتہ رات 10 بجے سے بدھ کی صبح 3 بجے تک میٹنگ ہوئی۔ میٹنگ میں اولی کی گرفتاری سے پیدا ہونے والے ممکنہ چیلنجوں پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ سابق وزیر اعظم کے پی شرما اولی سابق وزیر داخلہ رمیش لیکھک اور کاٹھمنڈو کے اس وقت کے چیف ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ چھوی لال رجال سمیت دیگر کے خلاف گرفتاری اور کارروائی کے لیے دباونی بڑھتا جا رہا ہے۔ میٹنگ میں انتخابات کی تیاریوں، اس وقت کے وزیر اعظم اولی اور وزیر داخلہ لیکھک کے گرفتار ہونے یا نہ ہونے کی صورت میں پیدا ہونے والی صورتحال فسادات کے خدشات اور مذہبی ہم آہنگی کو بگاڑنے کے لئے کی جارہی کوششوں پر غور کیا گیا۔ نیپال کے پولیس چیف آئی جی پی چندر کوبیر کھاپونگ نے بتایا کہ تبادلہ خیال کے دوران گرفتاریوں اور عدم گرفتاری دونوں سے پیدا ہونے والے چیلنجوں پر توجہ مرکوز کی گئی۔ کھاپونگ کے ساتھ نیپالی فوج کے چیف آف اسٹاف اشوک راج سگدیل، مسلح پولیس فورس کے آئی جی پی راجو آریل اور قومی تحقیقاتی محکمے کے ڈائریکٹر ٹیکیندر کارکی بھی موجود تھے۔ وزیر اعظم سشیلا کارکی اور وزیر داخلہ اوم پرکاش آریل، دونوں ہی اولی اور لیکھک کی گرفتاری کے حق میں نظر آتے ہیں، جبکہ سیکورٹی سربراہوں کا خیال ہے کہ اس سے صورتحال مزید خراب ہو سکتی ہے۔ وزیر داخلہ آریل نے کہا کہ غیر مسلح نوجوانوں پر فائرنگ اور 76 جانوں کے ضیاع کے لیے کسی کو تو جوابدہ ٹھہرایا جانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ اگر سیکورٹی فورسز نے سابق وزیر اعظم اور سابق وزیر داخلہ کو گرفتار نہیں کیا تو زین جی گروپ مزید جارحانہ انداز میں سڑکوں پر آ سکتا ہے۔ وزیر داخلہ آریل نے کہا، اگر ہم نے اولی اور لیکھک کی گرفتاری کے لیے جین زی گروپ کے مطالبے کو نظر انداز کیا تو اس سے مزید نقصان ہو سکتا ہے۔ مزید خونریزی ہو سکتی ہے اور انتخابی ماحول خراب ہو سکتا ہے۔ میٹنگ میں شریک مسلح پولیس فورس کے انسپکٹر جنرل راجو آریل نے کہا، اگر وہ اولی اور لیکھک کو گرفتار کرنے کی سمت آگے بڑھتے ہیں، تو دونوں فریقوں کے سڑکوں پر آنے اور تصادم کا امکان ہے۔ سیکورٹی فورسز کا اندازہ ہے کہ اولی کی پارٹی کے ہزاروں کارکنان کی گرفتاری کے بعد سڑکوں پر آ سکتے ہیں، جس سے ممکنہ طور پر جھڑپوں کا سلسلہ شروع ہو سکتا ہے۔ کیا حکومت اس صورتحال سے نمٹنے کے لیے تیار ہے؟ آئی جی پی آریل نے کہا کہ اس سے انتخابی ماحول خراب ہو سکتا ہے اور صورتحال قابو سے باہر ہو سکتی ہے

جنریشن زی گروپ کی وارننگ کے پیش نظر پی ایم او اور پولیس ہیڈ کوارٹر میں سیکورٹی میں اضافہ۔

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبد القادر اویسی
کاٹھمانڈو

جنریشن زی گروپ کی طرف سے اس وقت کے وزیر اعظم کے پی اولی اور وزیر داخلہ رمیش لیکھک کی گرفتاری کا مطالبہ کرنے والی مہم شروع کرنے اور مطالبہ

پورا نہ ہونے پر حکومت کے خلاف احتجاج کے امکان کے پیش نظر تمام اہم مقامات پر سیکورٹی بڑھا دی گئی ہے۔ سوشل میڈیا کے ذریعے کے پی اولی اور لیکھک کی گرفتاری کا مطالبہ کرنے کے بعد ہامی نیپالی گروپ کے جنریشن زی انجینئر کل رات وزارت داخلہ گئے اور اس مطالبہ کو دہرایا۔ سینئر پولیس افسران کی موجودگی میں انہوں نے خبردار کیا کہ اگر اولی اور لیکھک کو گرفتار نہ کیا گیا تو وہ سڑکوں پر آئیں گے۔ گروپ کی جانب سے جاری وارننگ کے بعد پولیس ہیڈ کوارٹرز اور تمام پولیس دفاتر میں سیکورٹی بڑھا دی گئی ہے۔ کاٹھمانڈو وادی پولیس کے سربراہ اے آئی جی دان بھادر کارکی نے کہا کہ آج صبح سے ہی حساس مقامات جیسے وزیر اعظم کی رہائش گاہ سنگھا دربار انسداد بدعنوانی بیورو اور راشٹرپتی بھون پر سیکورٹی بڑھا دی گئی ہے۔ نیشنل کیپیٹل ریجن میں تمام پولس بیٹس کو خالی کر دیا گیا ہے اور افسران کو ڈی ایس پیز اور اس سے اوپر کی کمان میں رکھا گیا ہے۔ وزیر اعظم کارکی نے کہا کہ سابقہ واقعات کی وجہ سے انتہائی چوکسی رکھی جا رہی ہے

کوشی بیراج پر ٹریفک بند بہار میں سیلاب کا خطرہ بڑھ گیا۔

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبد القادر اویسی
سنسری

کوشی بیراج کے پل پر ٹریفک اور پیدل چلنے والوں کی نقل و حرکت پر پابندی لگا دی گئی ہے۔ کوشی بیراج انتظامیہ کے ای منوج کمار کے مطابق دریائی کوشی کا پانی پل کی سڑک تک پہنچ گیا ہے جس کے بعد نیپال اور بھارت کے حکام کی مشترکہ میٹنگ میں ٹریفک بند کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ تیسرے دن مسلسل بارش کی وجہ سے دریائی کوشی کی پانی کی سطح انتہائی خطرے کی سطح کو عبور کر گئی ہے۔ ای منوج کمار نے بتایا کہ کوشی بیراج کے تمام 56 دروازے کھول دیے گئے ہیں۔ تازہ ترین اپ ڈیٹ کے مطابق کوشی بیراج فی سیکنڈ 486,000 کیوسک پانی چھوڑ رہا ہے۔ اس سے نیپال اور بہار کے جنوبی ساحلی علاقوں میں سیلاب کا خطرہ بڑھ گیا ہے۔

وزارت نے مواصلات کو منقطع نہ کرنے کی ہدایت دی

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبد القادر اویسی
کاٹھمانڈو

وزارت مواصلات اور انفارمیشن ٹیکنالوجی نے اپنے ماتحت اداروں کو ہدایت کی ہے کہ وہ ایسے وقت میں مواصلات منقطع نہ کریں جب بارش کا خطرہ بڑھ گیا ہے۔ مواصلات اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کے وزیر جگدیش گھریل نے ہفتہ کے روز وزارت کے تحت مختلف اداروں اور تنظیموں کے عہدیداروں کو ہدایت دی ہے کہ وہ تین دن تک انتہائی چوکسی برقرار رکھیں۔ وزارت میں ہونے والی بات چیت کے دوران وزیر کھریل نے حکومت کو ہدایت دی کہ وہ مواصلات میں خلل پڑنے کی صورت میں فوری مرمت کر کے ٹیلی مواصلات کی خدمات کو دوبارہ شروع کرنے کے لئے تیار رہے۔ یہ بتاتے ہوئے کہ آفت کے وقت میڈیا کے کردار میں اضافہ کیا جائے گا، وزیر کھیل نے کہا کہ میڈیا کو آگاہ کیا جانا چاہیے اور پیغام پر مبنی مواد کو پھیلایا جانا چاہیے تاکہ انہیں مختلف حفاظتی اقدامات اپنانے کی ترغیب دی جا سکے۔ مواصلات اور نفارمیشن ٹکنالوجی کی وزارت نے ایجنسی کے رابطہ نمبر کا انتظا کیا ہے جس سے ملک کے کسی بھی حصے میں مواصلاتی خدمات میں خلل پڑنے یا اس سے متعلق کوئی ہنگامی معلومات ضروری ہونے کی صورت میں رابطہ کیا جا سکتا ہے۔ اس کے لیے وزارت نے ٹیلی کام کمپنیوں سے ٹیلی کام کے 1498، این سیل کے 9005، نیپال ٹیلی کمیونیکیشن اتھارٹی کے 9851087432 اور 9841376203 اور وزارت کے 9849053663 اور 9841520115 پر رابطہ کرنے کی درخواست کی ہے

اولی اور لیکھک کے خلاف شکایت آیوگ نے پولیس کو بھیج دی واپس

شفیق رضا ثقافی نمائندہ نیپال اردو ٹائمز

کاٹھمانڈو: سابق وزیر اعظم کے پی شرما اولی اور سابق وزیر داخلہ رمیش لیکھک کے خلاف درج شکایت پولیس کو واپس کر دی ہے۔ کمیشن نے جمعرات کو ایک بیان جاری کرتے ہوئے کہا کہ اس نے درخواست اور دستاویزات ڈسٹرکٹ پولیس کمپلیکس، کاٹھمانڈو کو واپس کر دی ہیں۔ کاٹھمانڈو پولیس نے یہ کہتے ہوئے شکایت درج نہیں کی تھی کہ سابق جج گوری بہادر کارکی کی قیادت میں کمیشن کام کر رہا ہے۔ انہوں نے شکایت لے کر براہ راست کمیشن کو بھیج دی تھی۔

کمیشن کے رکن وگیان راج شرما نے کہا کہ شکایت کو واپس بھیج دیا گیا کیونکہ کمیشن کے پاس یہ اختیار نہیں ہے کہ وہ مجرمانہ معاملے کی تفصیلی تحقیقات کرے اور قصوروار پائے جانے والوں کے خلاف قانونی کارروائی کرے۔ انہوں نے کہا کہ "یہ معلوم ہے کہ نیپالی قانون نے نیپالی حکومت کو یہ اختیار دیا ہے کہ وہ فوری طور پر کسی مجرمانہ جرم میں ملوث کسی کے خلاف تحقیقات اور کارروائی کرے۔" "کسی فوجداری جرم کی تحقیقات کے لیے اس کمیشن کی رپورٹ کا انتظار کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ کمیشن کی پریس ریلیز مورخہ بکرم سمبت 21/06/2082 کی کاپی کے ساتھ موصول ہونے والی شکایت اور دستاویزات کو ڈسٹرکٹ پولیس کمپلیکس، کاٹھمانڈو واپس بھیج دیا جائے گا۔" مذکورہ کمیشن کے بیان میں کہا گیا ہے کہ فوجداری جرائم میں ملوث افراد کو حکومتی طریقہ کار سے تحقیقات اور کارروائی کے لیے کمیشن کی رپورٹ کا انتظار کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس میں کہا گیا کہ کمیشن کو جسمانی اور انسانی نقصان سے متعلق معلومات یا درخواستوں کو حاصل کرنے اور ان کا تجزیہ کرنے اور کارروائی کے حوالے سے ضروری رائے دینے کا مینڈیٹ حاصل ہے۔ تین دن پہلے سدھن گرونگ اولی اور لیکھک کے خلاف شکایت لے کر کاٹھمانڈو کے ڈسٹرکٹ پولیس کمپلیکس پہنچے تھے۔ تاہم پولیس شکایت درج کرنے پر راضی نہیں ہوئی۔

نیپال کی آٹھ بڑی ندیوں میں پانی کی سطح خطرے کے نشان سے تجاوز کر گئی، کئی اضلاع میں سیلاب کا خطرہ۔

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبد القادر اویسی
کاٹھمانڈو

مسلسل بارشوں نے نیپال کے آٹھ بڑے دریاؤں کو خطرے کی سطح سے اوپر دھکیل دیا ہے۔ باگمتی کوسی ارون تمور، کوشی بدھی کھولا سنسری) اور بیر نگ کھولا (جھپا) ندیوں میں پانی کی سطح خطرے کے نشان سے تجاوز کر گئی ہے۔ فلڈ فورکاسٹنگ ڈویژن کے سربراہ بنود پاراجولی نے کہا کہ مزید 12 ندی

اسٹیشنوں نے پانی کی سطح الرٹ کے نشان سے اوپر بتائی ہے۔ انہوں نے کہا کہ کوشی صوبے میں دریا کی سطح اب بھی بڑھ رہی ہے، جبکہ باگمتی اور مدھیش صوبوں کے کچھ حصوں میں یا تو مستحکم ہیں یا آہستہ آہستہ کم ہو رہے ہیں۔ محکمہ نے یہ بھی اطلاع دی کہ کوشی مدھیش اور باگمتی صوبوں میں زیادہ تر ندیاں الرٹ کی سطح کے قریب ہیں۔ باگمتی اور مدھیش صوبوں میں بارش کم ہونا شروع ہو گئی ہے، لیکن کوشی صوبے کے کئی علاقوں میں درمیانی سے بھاری بارش جاری ہے۔ آج صبح جاری کردہ ایک بلیٹن میں محکمہ نے خبردار کیا کہ موسم کا موجودہ انداز اگلے چند گھنٹوں تک برقرار رہنے کا امکان ہے۔ متاثرہ دریاؤں کے لیے اتوار کی شام تک ایک اونچی سیلاب کے خطرے کی پیشین گوئی کی گئی ہے، جس میں پیر کی صبح تک درمیانے درجے کا خطرہ برقرار رہنے کی توقع ہے۔

سرزمینِ دھولا باڑی، جھاپا، نیپال میں ایک عظیم الشان روحانی اجتماع

نیپال اردو ٹائمز
پریس ریلیز
جھاپا نیپال

جھاپا (نیپال) میں جناب سمیر صاحب کے گھر روحانی رنگ و نور سے معمور ایک عظیم الشان محفلِ پاک بعنوان "جشنِ غوث الوریٰ" کا انعقاد عمل میں آیا۔ یہ پروگرام اپنی نوعیت کا منفرد اور ایمان افروز اجتماع ثابت ہوا جس میں سینکڑوں عاشقانِ غوثِ اعظم واہلِ سنت شریک ہوئے۔

اس بزمِ روحانی کے مہمانِ خصوصی تھے "پیرِ طریقت، رہبرِ راہِ شریعت، گلِ گلزارِ نقشبندیت حضرت علامہ و مولانا سید شاہ شمسُ اللہ جان مصباحی المعروف بہ ''سرکار بابو حضور قدس سرہ العزیز'' آپ کی پرنور موجودگی نے اسٹیج کو روحانی جلال و جمال سے منور کر دیا۔ پروگرام کا آغاز تلاوتِ کلامِ پاک اور نعتِ رسولِ مقبول ﷺ سے ہوا۔ اس کے بعد مختلف علماء و مشائخ نے اپنے اپنے نورانی بیانات سے سامعین کے دلوں کو

منور فرمایا۔ خصوصاً خطیبِ سیمانچل و بنگال، حضرت مفتی محفل اشرف صاحب قبلہ نے نہایت پر مغز، بصیرت افروز اور دل نشین خطاب فرمایا۔ آپ نے غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کی سیرتِ مبارکہ، آپ کے اخلاص، زہد، علم و عمل اور تصوف کے حقیقی مفہوم پر روشنی ڈالی۔ اسی دوران ناچیز مفتی محمد رضوان احمد مصباحی نے حالاتِ حاضرہ کے تناظر میں نہایت فکر انگیز اور بصیرت افروز گفتگو فرمائی، جس میں تعلیم، سماجی شعور اور ملی بیداری کی اہمیت پر زور دیا۔ آپ نے فرمایا کہ موجودہ دور میں قیادت، سیادت، سیاست اور تعلیم —— یہ چاروں پہلو ہماری ملی ترقی کے ستون ہیں۔ اور ان چاروں بنیادوں پر اپنی فکری و عملی تعمیر کرنی ہوگی۔ تعلیم ہی ہماری اصل طاقت اور ترقی کی کنجی ہے۔"

محفل میں حضرت مفتی مطیع الرحمٰن صاحب، حافظ نور اعظم صاحب، مولانا مطیع الرحمٰن صاحب اور شاعرِ بنگال جناب محتسم رضا صاحب سمیت متعدد علماء و شعراء نے نعت و منقبت کے اشعار اور تقاریر و بیانات پیش کیے اور سامعین کو روحانی سرور سے سرشار کیا۔ آخر میں سرکار بابو حضور قدس سرہ العزیز نے نہایت ناصحانہ و حکیمانہ کلمات ارشاد فرمائے، جن میں زندگی گزارنے کے اصول، سرکار غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کی سیرتِ طیبہ کے مختلف گوشوں اور ان کی تعلیمات کو اپنانے کی تلقین شامل تھی۔ آپ نے فرمایا کہ سرکارِ غوثِ اعظم کی زندگی ہم سب کے لیے ایک کامل نمونہ ہے۔ اگر ہم ان کے اخلاق، علم اور اخلاص کو اپنالیں تو دنیا و آخرت دونوں سنور جائے۔ محفل کا اختتام صلوٰۃ و سلام اور دعاے صحت و عافیت پر ہوا۔ شرکاءِ محفل نے دل کی گہرائیوں سے آمین کہا۔ یہ بزمِ پاک ہر لحاظ سے ایمان، محبت اور روحانیت کا حسین امتزاج ثابت ہوئی۔

رپورٹ: ___
محمد رضوان احمد مصباحی
نمائندہ: ہفت روزہ نیپال اردو ٹائمز

دار العلوم علیمیہ جمدا شاہی میں عرس امام العلماء کا انعقاد

نیپال اردو ٹائمز (پریس ریلیز)
بحمدہ تعالیٰ مورخہ 14 ربیع الآخر 1447ھ مطابق 6 اکتوبر 2025ء بروز دوشنبہ بعد نماز مغرب عالم اسلام کی عبقری شخصیت امام العلماء سلطان الاساتذہ حضرت علامہ الحاج الشاہ مفتی محمد شبیر حسن رضوی علیہ الرحمہ کی یاد میں ایک روحانی اور پُرنور تقریب بنام " عرس امام العلماء "کا انعقاد دارالعلوم علیمیہ جمدا شاہی کی نورانی مسجد میں ہوا۔ تلاوت کلام ربانی سے اس محفل کا آغاز ہوا

بعدہ! بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں نعت کے اشعار پیش کیے گئے۔

اس موقع پر استاذ مکرم حضرت علامہ محمد فاروق احمد نظامی علیمی صاحب پرنسپل دارالعلوم علیمیہ نسواں جمدا شاہی نے پر مغز خطاب کرتے ہوئے علم اور علماء کی افضلیت کو اجاگر کیا اور امام العلماء حضرت علامہ مفتی محمد شبیر حسن رضوی نور اللہ مرقدہ کی حیات و خدمات کو بھی اجمالاً ذکر کیا۔ محفل کے روح رواں استاذی المکرم ناشر فکر رضا خلیفۂ حضور تاج الشریعہ تلمیذ امام العلماء تاج الفقہاء حضرت علامہ مفتی محمد اختر حسین قادری علیمی اطال اللہ عمرہ صدر شعبہ افتا دارالعلوم علیمیہ جمدا شاہی نے خصوصی خطاب فرماتے ہوئے ایک حقیقی استاد کا مفہوم سمجھایا۔

امام العلماء حضرت علامہ مفتی محمد شبیر حسن رضوی علیہ الرحمہ کی صحبت کا تذکرہ کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ آپ اس طرح اپنے تلامذہ پر شفقت فرمایا کرتے تھے گویا کہ اس شفقت میں والد کی محبت بھی نظر آتی، بھائی کا احساس بھی، دوستانہ ماحول بھی اور استاد کا رعب و دبدبہ بھی۔ حضور مفتی صاحب قبلہ نے آپ کے علمی تبحر کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا: "کہ امام العلماء جب درس دیتے تو کسی بھی فن کی کوئی بھی کتاب ہو پیچیدہ سے پیچیدہ مسائل باآسانی حل فرما دیا کرتے تھے اور تادم حیات مسلک حقہ کی ترجمانی کرتے رہے"۔

بلاشبہ امام العلماء حضرت علامہ مفتی محمد شبیر حسن رضوی علیہ الرحمہ کی خدمات کا دائرہ بہت وسیع ہے آپ نے اپنے تلامذہ کی ایک عظیم ٹیم تیار کی جو آج بھی دین و سنیت کا نمایاں کارنامہ انجام دے رہی ہے۔ کثیر تعداد میں طلبۂ دارالعلوم علیمیہ نے اس تقریب میں شرکت کرکے اسلاف شناسی کا بہترین نمونہ پیش کیا۔ وصال مبارکہ کے وقت کے مطابق قل شریف کا اہتمام ہوا اور استاد محترم حضرت علامہ مفتی محمد اختر حسین صاحب قبلہ کی دعا پر اس محفل کا اختتام ہوا۔

ابر رحمت ان کی مرقد پر گہر افشانی کرے
حشر تک شـان کـریـمـی ناز بـرداری کـرے

از~ محمد الیاس رضا قادری علیمی
متعلم دورۂ حدیث سال اول دارالعلوم علیمیہ جمدا شاہی بستی

جامعہ احسن البرکات تولہوا کپلو ستو نیپال میں عرس حضور احسن العلماء

ملک نیپال کے انتہائی مشہور و معروف عالم و فاضل جامعہ اشرفیہ مبارک پور کے قابل فرزند فارغ التحصیل علمایے عرب و عجم کے مابین اپنی قابلیت و صلاحیت علمی لیاقت کی وجہ سے انتہائی معروف و مقبول، فخر نیپال مجاہد سنیت حضرت علامہ نور محمد خالد مصباحی برکاتی صاحب قبلہ بانی و متہم جامعہ احسن البرکات تولہوا نیپال و مرکزی خازن علما فاؤنڈیشن نیپال کے ادارہ جو حضور صاحب البرکات علیہ الرحمۃ مارہروی کے اسم مبارک سے منسوب ہے اور آج وہی ادارہ قوم و ملت کی بیٹیوں کے ایمان و عقیدے کی تحفظ کا ضامن ہے بحمد اللہ بتاریخ 8 اکتوبر بروز بدھ خانوادہ برکات کے چشم و چراغ، مرشد اعظم ہند، و مرشد اجازت حضور تاج الشریعہ و محدث بستوی علامہ صوفی نظام الدین علیھما الرحمۃ یعنی سیدی و سندی آقائی سید مصطفی حیدر حسن المعروف حضور احسن العلماء علیہ الرحمۃ کے عرس پاک کی مناسبت سے ایک پروگرام بنام (عرس احسن العلماء) منعقد ہوا جس کی سرپرستی بانی جامعہ حضرت علامہ نور محمد خالد مصباحی برکاتي صاحب قبلہ نے فرمائی جبکہ قیادت کا فریضہ راقم الحروف صابر علی نظامی نے انجام دیا پروگرام کا آغاز حضرت مولانا حافظ مظہر صاحب قبلہ کي تلاوت قرآن پاک سے ہوا بعدہ یکے بعد دیگرے مداحان خیر الانام نے نعت و منقبت کے گلدستہائے عقیدت انتہائی خوبصورت آواز و انداز میں پیش فرمایا خطیب باکمال حضرت مولانا اورنگ زیب صاحب قبلہ برکاتی صدر مدرس مدرسہ حنفیہ رضویہ پتھر دیا نے اولیاء اللہ کے فضائل و کمالات پر جامع گفتگو کی اور حضور احسن العلماء کی سیرت و سوانح پر قدرے روشنی ڈالتے ہوئے اپنی گفتگو کا اختتام کیا بعدہ خصوصی خطیب ناشر مسلک اعلی حضرت حضرت مولانا علی حسن صاحب قبلہ نظامی صدر مدرس مدرسہ نعیم تولہوا نے سیرت احسن العلماء کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے سامعین کو اولیاء اللہ سے محبت و الفت کرنے کی تلقین کی اور فاتحہ خوانی کے ساتھ نماز پڑھنے پر زور دیا اور خانوادہ برکات کے اوصاف و کمالات کو خوب بیان کیا بعدہ جامعہ کے متہم حضرت علامہ نور محمد خالد مصباحی برکاتی صاحب قبلہ تشریف لایے اور مختلف عناوین پر قدرے روشنی ڈالتے ہویے حضور احسن العلماء علیہ الرحمۃ کی سیرت پر انتہائی دلچسپ معلوماتی خطاب فرمایا آپ نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ سیدی حضور احسن العلماء صرف اس لیے مشہور نہیں ہویے کہ وہ ایک قدیم خانقاہ کے صاحب سجادہ اور بڑے باپ کے بیٹے تھے ہر گز نہیں بلکہ جہاں وہ بڑی خانقاہ سے تعلق اور صاحب سجادہ تھے وہیں دینی و عصری علوم و فنون کی بیشتر شاخوں پر دسترس رکھتے تھے۔ آپ اپنے وقت کے جید عالم و فاضل، مایۂ ناز مفتی، بے نظیر صوفی، قابل رشک شیخ طریقت اور بے مثال محقق و مفکر تھے۔ غیر معمولی قوتِ حافظہ کے مالک تھے۔ اردو اور فارسی زبان وادب کے اصول و مبادی پر گہری نظر رکھتے تھے۔ شعر و سخن میں کامل عبور حاصل تھا۔ شعر گوئی و سخن فہمی دونوں میدان کے اپ۔ فاتح تھے۔ علاوہ ازیں اپنی ہمہ جہت دینی، ملی اور علمی خدمات کے باعث اہل سنت کے عوام و خواص میں عزت واحترام کی نگاہوں سے دیکھے جاتے تھے۔

ایک زبردست عالم ربانی فقیہ العصر مفتی تھے شاندار مبلغ و مصنف تھے بہترین حافظ قرآن کے ساتھ بہترین قاری قرآن تھے اور علماء کے مابین وہ اپنی علمی دھمک کی وجہ سے مقبول عام و خاص تھے آپ علیہ الرحمۃ کی خوبصورتی اور حسن و جمال کا عالم تو پوچھیے ہی مت اب کی

خوبصورتی کا اندازہ اس واقعہ سے لگائیں کہ سیدی احسن العلماء بوقت پیدائش ایک قدرتی غلاف لپٹے ہویے تھے اور حسن و جمال کا عالم یہ تھا کہ لوگ زیارت کرنے کے لیے بے تاب رہا کرتے

سیدی احسن العلماء علیہ الرحمۃ نے اپنے چاروں شہزادوں کو اعلی تعلیم دلوائی آج سیدی امین ملت جو اس وقت ایک عظیم روحانی بزرگ شخصیت ہیں جو علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے سابق پروفیسر اور البرکات یونیورسٹی علی گڑھ کے بانی و متہم ہیں اسی طرح سید اشرف میاں جو انکم ٹیکس آفیسر ہیں اور مختلف یونیورسٹیوں کے اراکین و ناظم تعلیمات ہیں اور اردو ادب شعر و شاعری کی دنیا کے بادشاہ ہیں تیسرے صاحب زادہ جو اللہ. کے پیارے ہو گیے سید افضل میاں جو ڈی آئی جی تھے اور ہندوستان کے بہت مشہور و معروف مسلم یونیورسٹی علی گڑھ و جامعہ ملیہ اسلامیہ کے رجسٹرار، گوالیار کے ایس ایس پی و سی آئی ڈی و ڈی آئی جی بھی رہے، ایک خانقاہی صاحبزادہ اس قدر ترقی کی راہ پر گامزن رہا یہ حضور احسن العلما کے علم دوست ہونے کا زندہ ثبوت ہے آپ کے تیسرے صاحب کشف و کرامت حضور سیدي نجیب حیدر صاحب قبلہ دامت برکاتھم القدسیة ھین. جو اپنی غرباء پروری و علماء نوازي مین یکتائے زمانہ ہیں مزید حضرت والا نے بہت سارے اوصاف و کمالات پر سیر حاصل گفتگو فرمائی اور خاندان برکات کے بزرگوں سے سچی عقیدت و محبت رکھنے اور بزرگان مارہرہ کی. سیرت و سوانح سے درس لینے کی آگاہی فرماتے ہوئے اپنی گفتگو کا اختتام فرمایا حضرت مولانا بابا عدیل۔ نظامی صاحب قبلہ نے سیرت احسن العلماء پر روشنی ڈالی ۔ حضرت مولانا صلاح الدین نظامی صاحب قبلہ نے بارگاہ احسن العلماء مین منظوم خراج عقیدت پیش کیا۔ مولا نا امیر حمزہ صاحب امام وخطیب برکاتي جامع مسجد مدرسہ احسن البرکات تولھوا نیپال. اور جامعہ کي چھوٹی چھوٹی طالبات نے بارگاہ احسن العلماء مین منظوم خراج عقیدت پیش کیا بعدہ صلاۃ و سلام و روح حضور احسن العلما کو ایصال ثواب کیا گیا

صابر علی نظامی
خادم جامعہ اسلامیہ احسن البرکات
تولہوا نیپال

منقبتِ غوثِ اعظم

نہیں وہ قائلِ رفعت ہے یا غوث
گئی ماری عدو کی مت ہے یا غوث
ترے انکار کی حالت ہے یا غوث
اُسے حاصل فقط ذلت ہے یا غوث
کہیں اُس کو ہے تیری شان پہ حرف
کہیں کہنا کہے بدعت ہے، یا غوث،
ترے تذکار سے وہ خوش ہو، حاشا
اُڑی چہرے کی ہی رنگت ہے یا غوث
نِرا ہے وہ بُرا شیطاں کا چیلا
اُسی کی سمت اسے رغبت ہے یا غوث
وہ خود ڈوبا، لیے ڈوبا کسی کو
بُرے کی کیا بُری سنگت ہے یا غوث

از سید رضا علی رجا
اورنگ آباد مہاراشٹر

مدارس میں عصری تعلیم کی اہمیت پر قومی تعلیمی بیداری کانفرنس

نیپال اردو ٹائمز
نئی دہلی/نوح (میوات، ہریانہ):
پسماندہ وکاس فاؤنڈیشن کے زیرِ اہتمام قومی تعلیمی بیداری کانفرنس مدرسہ حفظ القرآن سیدنا امام حفص، پرانا بس اسٹینڈ، نوح میں منعقد کی گئی، جس میں مدارس کے طلبہ و طالبات میں عصری تعلیم کی اہمیت اجاگر کی گئی اور انہیں تعلیمی کٹس تقسیم کی گئیں تاکہ وہ جدید تعلیم کے ساتھ قدم سے قدم ملا سکیں۔

اس موقع پر فاؤنڈیشن کے ڈائریکٹر معراج راعین نے اپنے خطاب میں کہا کہ یہ تعلیمی کٹ محض ایک کٹ نہیں بلکہ عصری تعلیم سے جڑنے کی ایک مہم ہے، جسے ہم نے "تعلیمی جہاد" کا نام دیا ہے۔ جیسے دینی تعلیم ضروری ہے ویسے ہی عصری تعلیم بھی ناگزیر ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب مدارس کے طلبہ عصری تعلیم سے واقف ہوں گے تو وہ صرف ایک کمیونٹی نہیں بلکہ پورے ملک کے لئے کارآمد ثابت ہوں گے۔ ہندوستان ایک سیکولر ملک ہے جہاں مختلف مذاہب اور زبانوں کے لوگ بستے ہیں، اس لیے دیگر زبانوں کا علم حاصل کرنا بھی ضروری ہے تاکہ ہم ایک دوسرے کو بہتر طور پر سمجھ سکیں۔ معراج راعین نے کہا کہ ہمیں سیاست سے بالاتر ہوکر حکومت کی فلاحی اسکیموں سے فائدہ اٹھانا چاہیے، کیونکہ سرکار بدلتی ہے مگر نظام نہیں بدلتا۔ وقت کے ساتھ خود کو اپ ڈیٹ کرنا ہی کامیابی کی کنجی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک میں نفرت کا نشانہ ہمیشہ پسماندہ طبقہ بنتا ہے، اس لیے تعلیم پر توجہ مرکوز کرکے ہی ہم اپنی اور ملک کی ترقی ممکن بنا سکتے ہیں۔ نکہت پروین، ڈائریکٹر پسماندہ وکاس فاؤنڈیشن نے اپنے خطاب میں کہا کہ کسی بھی معاشرے کی ترقی خواتین کے بغیر ممکن نہیں۔ عورت اگر تعلیم یافتہ ہوگی تو ایک نہیں بلکہ پوری نسل تعلیم یافتہ ہوگی۔ تعلیم امیری اور غریبی نہیں دیکھتی، یہ صرف جذبہ اور ہمت مانگتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ پسماندہ طبقے کی خواتین کو آگے بڑھنے کے لیے تعلیمی بیداری اور خوداعتمادی پیدا کرنے کی ضرورت ہے تاکہ وہ معاشرتی سطح پر اپنا مؤثر کردار ادا کر سکیں۔

اس موقع پر نالہڑ میڈیکل کالج کے چیف میڈیکل آفیسر ڈاکٹر ایم۔ کے۔ دیال بطورِ مہمانِ خصوصی شریک ہوئے۔ انہوں نے پسماندہ وکاس فاؤنڈیشن کے اس اقدام کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ تعلیم ہی کسی بھی سماج کی ترقی کی سب سے مضبوط بنیاد ہے۔ اگر بچے تعلیم یافتہ ہوں گے تو نہ صرف ان کا مستقبل روشن ہوگا بلکہ پورے معاشرے میں بیداری اور ہم آہنگی پیدا ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ تعلیم کسی مذہب یا طبقے کی میراث نہیں بلکہ ہر انسان کا بنیادی حق ہے، اور مدارس کے طلبہ کو بھی جدید سائنسی اور سماجی تعلیم سے جوڑنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ اس موقع پر پسماندہ وکاس فاؤنڈیشن کے سرپرست قاری اسجد زبیر (صدر جامعہ عربیہ شمس العلوم، شاہدرہ، دہلی)، اشرف خان، سید فرخ سیر اور اشرف خان بھی پروگرام میں موجود رہے۔ علماء ٹیم کے صدر مفتی وسیم اکرم قاسمی اور مولانا زاہد عالم مظاہری نے رہنمائی کرتے ہوئے کہا کہ علم کی روشنی ہر دل تک پہنچانا ہم سب کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔ پروگرام کی صدارت ڈاکٹر قمر الدین نے کی، جبکہ نظامت کے فرائض مولانا زاہد عالم مظاہری (صدر ٹیم علماء پسماندہ وکاس فاؤنڈیشن) نے انجام دیے۔ شکریہ کے کلمات مولانا عباس ندوی (ناظمِ تعلیمات، مدرسہ حفظ القرآن سیدنا امام حفص، نوح، میوات) نے پیش کیے۔

اسٹیج پر رونق افروز رہنے والوں میں مولانا شریف، قاری یوسف، مولانا طیب، مولانا محمد اسرائیل، مولانا طالب، مولانا محمد انیس، مولانا قاسم، صابر قاسمی، صاحب ملاب اور دیگر معزز علماء کرام شامل تھے۔

اپنی نگارشات و مضامین ہمارے ای میل پر ارسال کریں
weeklynepalurdutimes@gmail.com
www.nepalurdutimes.com
+918795979383-
-+977 9817619786
+91 7398 208 053

شائع کردہ
علما فاؤنڈیشن
نوال پراسی نیپال

اداریہ

سیلاب اور نیپال

ایڈیٹر کے قلم سے۔۔۔۔۔۔۔۔

اللہ تعالیٰ جل شانہ کی عطا کردہ بے شمار نعمتوں میں سے پانی بھی ایک بڑی نعمت ہے جس سے نہ صرف انسان بلکہ خدا کی بیشتر مخلوقات متعدد طریقوں سے مستفید ہوتی رہتی ہیں اور تا قیامت ہوتی رہیں گی۔

مگر وہیں پانی جب سیلاب کی شکل اختیار کرلیتا ہے تو مخلوقات خدا کے لئے عذاب بن جاتا ہے جیسا کہ زمانے سے دیکھتے اور سنتے آرہے ہیں، کچھ ایسا ہی نظارہ حالیہ چند دنوں نیپال اور بہار کے کے اندر دیکھنے کو ملا، متعدد ذرائع سے ملی خبروں کے مطابق مسلسل کئی روز سے ہورہی موسلا دھار بارش نے صرف ہندوستان ہی نہیں بلکہ ملک نیپال میں بھی قہر برپا کر رہی ہے، مسلسل ہورہی بارش سے انسانی زندگی بہت متاثر نظر آرہی ہے، یوں تو نیپال میں بارش کا ہونا اور سیلاب کا آنا کوئی نئی بات نہیں ہے، کیونکہ ہمارا ملک ہمالیہ کے آغوش میں واقع ہے جہاں بارش اور سیلاب کے خطرات ہمیشہ لگے رہتے ہیں، مگر حالیہ سیلاب نے پچھلے سارے ریکارڈ توڑ کر ایک نئی تاریخ رقم کیا ہے، اس سے قبل 1968 میں ایک سیلاب آیا تھا جس وقت کوسی ندی کے دروازوں کو کھولا گیا تھا، اس کی رفتار اتنی تیز تھی کہ ہزاروں لوگ بے گھر ہوگئے تھے، غربت وافلاس کی چکی میں پورا ملک پس گیا تھا، ہمالیہ کی چوٹیوں سے ہوکر گذرنے والی بارش کا قہر ہمیشہ سے خوفناک رہا ہے، اس کی تاریخ دیکھیں تو 1977 میں سیلاب کی وجہ سے 200 سے زائد افراد ہلاک ہوئے، 1981 نیپال کے مشرقی حصے میں سیلاب کے قہر سے تقریباً 500 لوگوں کو اپنی جان گنوائی پڑی، 1993 میں کوسی ندی میں آنے والے بھیانک سیلاب سے بڑے پیمانے پر تباہی ہوئی، 2002ء مغربی نیپال میں سیلاب اور طوفان سے 100 سے زائد افراد ہلاک ہوگئے،

2007 میں سیلاب ہی کی وجہ سے 500 سے زائد افراد کو جان سے ہاتھ دھونا پڑا، 2014 میں نیپال کے مختلف اضلاع میں سیلاب کے قہر سے سیکڑوں مکانات زمین بوس ہوگئے۔ 2017 کا سیلاب انتہائی شدید تھا جس نے ملک کے کئی صوبوں میں تباہی مچائی، تاریخ ہمیں یہ بتاتی ہے ک نیپال میں سیلاب ایک مستقل مسئلہ ہے جس کے حل کے لیے موثر اقدامات کی ضرورت ہے۔ ملک نیپال میں طوفانی بارش کی وجہ سے ہندوستان کے صوبہ بہار اور اترپردیش میں بھی اس کے اثرات نظر آتے ہیں، ہندوستان کی معیشت کو بھی نیپال میں آنے والے سیلاب سے ہمیشہ خطرہ لاحق رہتا ہے خاص طور پر وہ کسان جن کی کھیتیوں کا انحصار نیپال سے گذرنے والی ندیوں پر ہوتا ہے، جس کے سبب ہزاروں ایکڑ زمین سیلاب کی نذر ہوجاتی ہیں، لوگوں کو ہر سال اپنے گھر بار چھوڑ اونچے ٹیلوں کے سہارے زندگی گزارنی پڑتی ہے، کوسی ندی جو نیپال اور ہندوستان کی مختلف ندیوں کو اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہے وہ اپنی برق رفتار پانی کے بہاؤ سے دونوں ملکوں میں مسلسل تباہی مچاتی رہتی ہے۔

لہذا دونوں ملکوں کی حکومتوں کو اس طرف اپنی خاص توجہ مبذول کرنے کی ضرورت ہے، تازہ ترین خبروں کے مطابق اس وقت کاٹھمانڈو کے شہر للت پور سمیت مختلف اضلاع کو جانی اور مالی بھاری نقصان کا سامنا کرنا پڑا ہے، جو کہ بے حد افسوسناک ہے، کوسی ندی نے اپنے سابقہ سارے ریکارڈ کو توڑ دیا اس سے پہلے 1977 یا 1978 میں یا تو اس کے سارے دروازے کھولے گئے تھے یا 2024 میں حالیہ سیلاب کی وجہ سے تمام دروازے کھولنے کی نوبت آن پہونچی تھی۔ ہر سال سیلاب سے پورا ملک پریشان اور تباہ و برباد ہوجاتا ہے، تجارتی معیشت پر ہمیشہ خطرات منڈلاتے رہتے ہیں، مگر اب تک دونوں حکومتوں کی جانب سے مذکورہ سیلاب اور اس سے ہونے والے خطرات سے نمٹنے کے لئے کوئی مضبوط لائحۂ عمل تیار نہیں کیا گیا، لہذا ہم نیپال اردو ٹائمز کے حوالے سے دونوں ملکوں کے سربراہان سے مضبوط لائحۂ عمل تیار کرنے کی پرزور اپیل کرتے ہیں تاکہ ہزاروں، لاکھوں جان ومال کی قربانی کے تحفظ کو یقینی بنا جاسکے۔

نیپال اور بہار کی حکومتیں اس پروجیکٹ پر سنجیدگی سے کام کریں تو اس قدر کثیر پانی کے سبب پورا خطہ خوشحال ہوسکتا ہے، وہ یوں کہ پانی کو اسٹور کرنے کے لیے نیپال اور بہار دونوں حکومتیں اپنی اپنی سطح پر ڈیمز تعمیر کریں، ڈیمز کی تعمیر کے بعد بھیانک سیلاب اور قیامت خیز تباہی کا جو سلسلہ ہے وہ روکا جاسکتا ہے، نیز اس سے دونوں حکومتیں بڑے پیمانے پر بجلی تیار کرکے اپنے ہم سایہ ملکوں اور ہمسایہ ریاستوں کو فروخت بھی کرسکتی ہیں۔

نوبل امن ایوارڈ کی حیثیت اور اس کی تاریخ

ادیب شہیر علامہ نور محمد خالد مصباحی

مرکزی خازن علما فاؤنڈیشن نیپال

نوبل انعام کا بانی: الفریڈ نوبیل ہے، جس کی ولادت 21/ اکتوبر 1833ء کو سویڈن (Sweden) کے مشہور شہر اسٹاک ہوم میں ہوئی، اور وفات 10 دسمبر 1896ء کو اٹلی کے شہر سان ریمو میں ہوئی۔

نوبل انعام کی ابتداء پہلی بار 1901 میں Physics (طبعیات)، Chemistry (کیمیا)، Medicine (طب)، Literature (ادب)، Peace (امن) کے شعبوں میں نمایاں کارکردگی حاصل کرنے والوں کو ہر سال 10 دسمبر سویڈن کے دارالحکومت اسٹاک ہوم میں الفریڈ نوبیل کے سالانہ برسی کے موقع پر پیش کی جاتی ہے۔

ہر سال نوبل انعام یافتگان کی لسٹ 1/اکتوبر سے 10 اکتوبر تک تیار کرلی جاتی ہے۔ مختلف شعبوں میں نوبل پرائز حاصل کرنے والوں کی بڑی اہمیت ہے بالخصوص نوبل امن انعام حاصل کرنے والوں کی۔ لیکن وقتاً فوقتاً متنازع شخصیت اپنے طاقت کے بل پر نوبل امن انعام حاصل کرنے کی کوشش کرتی ہے، چنانچہ اسرائیل کو اسلحہ دے کر 2 لاکھ فلسطینیوں کو قتل کروانے والے ڈونالڈ ٹرمپ بھی، امن نوبل پرائز کے حصول میں ایڑی چوٹی کا زور لگائے ہوئے ہیں۔

جب قاتل، ظالم، راہزن، غاصب، خائن ہی امنِ عالم کا فرضی مسیحا بن جائے تو قیامت کا انتظار کرو۔

اس کی ابتداء کیسے ہوئی؟ الفریڈ نوبل اپنے دور کے مایہ ناز موجد، انجینئر اور ماہر کیمیا تھے۔ انہوں نے 355 ایجادات کے ذریعہ بے پناہ دولت حاصل کی۔ ان کی دولت کا تخمینہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ 1880 میں وہ 165 ملین امریکی ڈالر کے مالک تھے۔ وہ میزائل میں استعمال ہونے والے دھماکہ خیز مواد بنانے والی فیکٹری کے مالک تھے۔ فیکٹری میں آگ لگنے سے ان کے بھائی لدوک کا انتقال ہوگیا، مگر کئی اخبارات نے لدوک کی وفات کی خبر شائع نہ کرکے الفریڈ نوبیل کی موت کی خبر شائع کی اور یہ ہیڈنگ لگایا: ”موت کے سوداگر کی موت“ الفریڈ نوبیل کو اس کا بڑا صدمہ ہوا کہ اس کی موت کے بعد لوگ اسے موت کے سوداگر کے طور پر یاد کریں گے۔ کیونکہ اس فیکٹری کا بارود ایٹم بم وغیرہ بنانے میں کام آتا تھا اور اس بم سے لاکھوں انسانوں کے جان جانے کا خطرہ تھا اس لئے لوگوں نے اسے موت کے سوداگر کے طور پر یاد کیا، چنانچہ اس نے اپنی اسی ذلت کو دور کرنے کے لئے اپنی دولت کا 94 فیصد حصہ نوبل فاؤنڈیشن کے نام وقف کردیا اور اپنے اہلِ خانہ کو وصیت کردی کہ فزکس، کیمسٹری، فزیالوجی، ادب، طب اور امنِ عالم میں قابلِ قدر خدمات انجام دینے والے افراد کو میری اس رقم سے نوبل انعام سے نوازا جائے۔ اور ان کی خدمات کو سراہ کر ان کی حوصلہ افزائی کی جائے۔

اپنے موضوع کی تفصیل میں جانے سے قبل قرآنی و اسلامی نقطۂ نظر سے ان علوم کی کیا اہمیت ہے اس پر روشنی ڈال دیتا ہوں تاکہ مضمون کو سمجھنے میں آسانی ہو۔

فزکس: ہدایۃ الحکمۃ نامی درس نظامیہ کی مشہور کتاب جنہوں نے پڑھی ہوگی انہیں معلوم ہوگا کہ فزکس کو عربی مین طبعیات کہا جاتا ہے، فزکس کی مثال ہیولیٰ و جزء لایتجزیٰ وغیرہ کی بحث ہے۔

سردست جزء لایتجزی سے بحث کرلیتے ہیں۔ قدیم یونانی فلاسفر کا عقیدہ تھا کہ ذرات تقسیم قبول نہیں کرتے، مگر قرآن عظیم نے ”ومزقناھم کل ممزق“ نازل فرماکر اس باطل نظریہ کی تردید کردی، بعد کے مسلمان سائنسدانوں نے جزء لایتجزی کا نظریہ قائم کیا اور سارے دنیا کے سائنسدانوں نے اس نظریہ کو قبول کیا، اور اسی نظریہ سے ایٹم بم وجود میں آیا۔ مگر بعد کے مسلمانوں نے قرآن کو تلاوت تک کرکے اس پر ریسرچ کرنا چھوڑ دیا، جس کا نتیجہ آج ہم بھگت رہے ہیں، اور دوسری قومیں ان پر عمل کرکے کہاں سے کہاں پہنچ گئیں۔

فزکس کا تعلق حواسِ خمسہ ظاہرہ سے ہے، الحمد زمانہ طالب علمی جامعہ اشرفیہ مبارک پور میں ھدایۃ الحکمۃ حضور محدث کبیر دامت برکاتھم القدسیۃ سے پڑھنے کا شرف حاصل ہوا ہے، اس لئے اس کی اکثر بحثیں ابھی تک مستحضر ہیں۔ فزکس کی ایک قسم Metaphysics جسے فلسفہ میں ما بعد الطبعیات کہا جاتا ہے، جسے ھدایۃ الحکمۃ میں الھیات کہا جاتا ہے۔

فزکس کی تعریف جو مادہ، ذرات، زمان و مکان ان کی حرکات و سکنات رویوں، نیز توانائی اور قوت سے متعلق چیزوں سے بحث کرے۔ ان علوم کا ذکر قران کریم کے متعدد آیتوں میں موجود ہے۔

قرآن اور نباتیات: قدیم زمانے میں لوگوں کو یہ معلوم نہیں تھا کہ پودوں میں بھی جوڑے ہوتے ہیں، مگر قرآن نے 1447 برس پہلے بتا دیا: ﴿سُبۡحٰنَ الَّذِیۡ خَلَقَ الۡاَزۡوَاجَ کُلَّہَا مِمَّا تُنۡۢبِتُ الۡاَرۡضُ وَ مِنۡ اَنۡفُسِہِمۡ وَ مِمَّا لَا یَعۡلَمُوۡنَ﴾ (الذاریات:۴۹)

ترجمہ: پاک ہے وہ ذات جس نے جملہ اقسام کے جوڑے پیدا کیے، خواہ وہ زمین کے نباتات میں سے ہوں یا خود اپنی جنس (یعنی نوعِ انسانی) یا ان اشیاء میں سے جن کو یہ جانتے بھی نہیں۔ اس علم کو انگریزی میں Botany کہا جاتا ہے۔

قرآن اور فلکیات (Astronomy): ﴿اَوَ لَمۡ یَرَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡۤا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ کَانَتَا رَتۡقًا فَفَتَقۡنٰہُمَا﴾ (الانبیاء:۳۰)

ترجمہ: کیا کافروں نے نہ دیکھا کہ آسمان اور زمین سب اکائی کی شکل میں جڑے ہوئے تھے تو ہم نے انہیں پھاڑ کر جدا کردیا۔

سورج، چاند، سیاروں کی گردش کے بارے میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے رسالہ ”فوز مبین در رد حرکت زمین“ میں ایسے دلائل پیش کیے جن سے قدیم وجدید سائنسی نظریے کی دھجیاں بکھر جاتی ہیں۔

اسی لیے تو زمانہ آپ کو اعلیٰ حضرت کہنے پر مجبور ہے۔

ملکِ سخن کی شاہی تم کو رضا مسلم
جس سمت آگئے ہو سکے بٹھادیے ہیں

قرآن اور فعلیات (Physiology): قرآن میں خون کی گردش اور دودھ کی تحقیق کا ذکر۔ سورۃ المؤمنون آیت 21 میں ”وان لكم في الانعام لعبرة نسقيكم مما في بطونها ولكم فيها منافع كثيرة. ومنها تاكلون“۔ ترجمہ: اور حقیقت یہ ہے کہ تمہارے لئے مویشیوں میں بھی ایک سبق موجود ہے ان کے پیٹوں میں جو کچھ ہے اسی میں ایک دودھ بھی ہم تمہیں پلاتے ہیں اور اس میں تمہارے لئے بہت فائدہ بھی ہے اس میں سے بعض کو تم کھاتے ہو۔ یہ ہے قرآن کی فعلیات۔

علم الکیمیاء (Chemistry): کیمیاء کا بھی ذکر قرآن میں موجود ہے۔ امام رازیؒ، جابر بن حیانؒ یہ سب کیمسٹری کے امام مانے جاتے ہیں اور انہوں نے کیمسٹری قرآن پاک سے سیکھی۔ قرآن اور علم طب (Medicine): اللہ پاک نے شہد کی اہمیت کو واضح کرنے کے لیے ایک سورۃ کا نام ہی سورۃ النحل رکھ دیا۔ آقا کریم ﷺ نے حبّۃ السوداء (کلونجی) کو موت کے علاوہ ہر بیماری سے شفاء بتادیا۔ امام بخاری نے اپنی صحیح میں کتاب الطب کے نام سے ایک مستقل باب ہی باندھ دیا۔

چنانچہ قرآن وحدیث کو اپنا ماخذ بناکر بڑے بڑے مسلم سائنسدان اسلام کی تاریخ میں پیدا ہوئے۔ جن کی ایک لمبی فہرست ہے جن میں ۔بوعلی سینا (980–1037) ہارون الرشید کے دور میں طب کے ممتاز طبیب سمجھے جاتے تھے۔ ابنِ سینا کو پوری دنیا میں طب کا امام مانا جاتا ہے، اور انگریز انہی کے نام پر دوا کو میڈیسن کہتے تھے جو آج تک رائج ہے۔ میڈیسن میں سین ”سینا“ کی طرف منسوب ہے اور آپ کو یونانی طب کا بانی سمجھا جاتا ہے۔ آپ کتاب الطب کے مصنف ہیں۔

قرآن اور علم ادب (Literature): قرآن مجید خود عربی ادب میں ایک معجزہ ہے: ﴿فَاۡتُوۡا بِسُوۡرَۃٍ مِّنۡ مِّثۡلِہٖ﴾۔ فصاحت و بلاغت، استعارات و کنایات، تشبیہات و تمثیلات کا قرآن پاک عطر مجموعہ ہے۔

قرآن اور امنِ عالم (World Peace): اس کے لیے ہمارا مضمون "رحمتِ عالم امنِ عالم کے علمبردار" نیپال اردو ٹائمز میں ملاحظہ کریں۔

قرآن پاک میں ان علوم کا ذکر اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ بحیثیت مسلمان بعض اوقات ان علوم کا سیکھنا واجب ہی نہیں بلکہ فرضِ کفایہ ہے۔ جیسے نماز صحیح ہونے کے لیے مصلیٰ کا باوضو ہونا فرض ہے۔ ایسے ہی جہاد فرض ہونے کی صورت میں ہر مسلمان پر آلاتِ حرب چلانے میں مہارت تامہ حاصل کرنا بھی فرض ہے۔

چنانچہ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَ اَعِدُّوۡا لَہُمۡ مَّا اسۡتَطَعۡتُمۡ مِّنۡ قُوَّۃٍ وَّ مِنۡ رِّبَاطِ الۡخَیۡلِ تُرۡہِبُوۡنَ بِہٖ عَدُوَّ اللّٰہِ وَ عَدُوَّکُمۡ وَ اٰخَرِیۡنَ مِنۡ دُوۡنِہِمۡ ۚ لَا تَعۡلَمُوۡنَہُمۡ ۚ اَللّٰہُ یَعۡلَمُہُمۡ ؕ وَ مَا تُنۡفِقُوۡا مِنۡ شَیۡءٍ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ یُوَفَّ اِلَیۡکُمۡ وَ اَنۡتُمۡ لَا تُظۡلَمُوۡنَ﴾ (الانفال:۶۰)

ترجمہ کنزالایمان: اور ان کے لیے جتنی قوت ہوسکے تیار رکھو اور جتنے گھوڑے باندھ سکو تاکہ اس تیاری کے ذریعے تم اللہ کے دشمنوں اور اپنے دشمنوں کو اور جو اُن کے علاوہ ہیں انہیں ڈراؤ، تم انہیں نہیں جانتے اور اللہ انہیں جانتا ہے اور تم جو کچھ اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے تمہیں اس کا پورا بدلہ دیا جائے گا اور تم پر کوئی زیادتی نہ کی جائے گی۔

تفسیر صراط الجنان: {وَ اَعِدُّوۡا لَہُمۡ مَّا اسۡتَطَعۡتُمۡ مِّنۡ قُوَّۃٍ} اس آیت میں قوت سے مراد یہ ہے کہ اسلحے اور آلات کی وہ تمام اقسام کہ جن کے ذریعے دشمن سے جنگ کے دوران قوت حاصل ہو۔ ایک قول یہ ہے کہ اس سے مراد قلعے اور پناہ گاہیں ہیں، اور ایک قول یہ ہے کہ اس سے مراد رمی یعنی تیر اندازی ہے۔ جیساکہ مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ سیدِ عالم ﷺ نے اس آیت کی تفسیر میں قوت کے معنی رمی یعنی تیر اندازی بتائے۔ فی زمانہ میزائل وغیرہ بھی اسی میں داخل ہوں گے۔

اس آیت سے تین باتیں معلوم ہوئیں:

1- جہاد کی تیاری بھی عبادت ہے اور جہاد کی طرح حسبِ موقع یہ تیاری بھی فرض ہے جیسے نماز کے لیے وضو ضروری ہے۔

2- عبادت کے اسباب جمع کرنا عبادت ہے اور گناہ کے اسباب جمع کرنا گناہ ہے۔

3- کفار کو ڈرانا، دھمکانا، اپنی قوت دکھانا، بہادری کی باتیں کرنا جائز ہیں تاکہ ان کے دلوں میں رعب بیٹھ جائے۔

یہ آیت فتح ونصرت اور غلبہ وعظمت کی عظیم تدبیر پر مشتمل ہے۔ سائنس کا کوئی ایسا شعبہ نہیں جس میں فزکس، کیمسٹری، بایولوجی، میتھ کی ضرورت نہ ہو۔ سوئی سے لے کر جہاز، میزائل، فائٹر جٹ، ٹینک، نیوکلیئر بم، بندوق جتنے بھی آلاتِ حرب ہیں سب کو بنانے کے لیے ان علوم میں ماہر ہونا شرط ہے ۔مگر آج کے 57 مسلم ممالک الا ماشاء اللہ اکثر آلاتِ حرب اور دوسری اشیاء میں یورپین، امریکن، رُسین اور چینیون کے محتاج ہیں۔ علماء کرام، مفتیانِ کرام، پیرانِ کرام نے ان علوم کے حصول کو شجرِ ممنوعہ سمجھ کر اس کے نام پر کالج واسکول قائم کرنے نیز اس کے لئے چندہ مانگنے کو ناجائز قرار دے دیا، جو کہ ایک بہت بڑا جرم ہے۔ اور ان سب نے یہ کہتے ہوئے اپنا دامن جھاڑ لیا کہ یہ سب میرا کام نہیں، یہ تو امیر مسلمانوں کا کام ہے، پھر تو دارالعلوم بھی امیر مسلمانوں کا کام ہونا چاہئے، ہاں اپنے لیے لنگر غوثِ اعظم، توشہ غوث اعظم، عرس، نذر و نیاز کے انعقاد کو ضروری قرار دے لیا۔

لائقِ مبارکباد ہیں خانقاہِ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ کے سجادہ نشین، حضور سیدی مرشدی ومولائی سرکار امینِ ملت دامت برکاتھم القدسیہ، بانی البرکات انسٹی ٹیوٹ علی گڑھ، جنہوں نے خانقاہی نظام سے مربوط ہوتے ہوئے اس نوعیت کا ادارہ قائم فرماکر دنیائے سنیت کو ایک ذہن دیا۔ اللہ پاک سرکاران مارہرہ مطہرہ کو سلامت رکھے۔ اور ان کے نقش قدم پر دوسرے خانقاھوں کو چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اب تو ہندوستان نیپال میں کثرت سے اسکول، کالج، مسلم انسٹی ٹیوٹ آف ٹکنالوجی میڈیکل کالج وغیرہ کھولنے کی سخت ضرورت ہے۔

نوبیل انعام حاصل کرنے کے شرائط

قابلِ قدر کارنامہ: انعام یافتہ شخص یا ادارہ کیمیا، فزکس، فیزیولوجی یا طب، ادب، یا امن کے شعبے میں سب سے نمایاں کام کرنے والا ہونا چاہیے۔

علمی شراکت: یہ کام انسانوں کو فائدہ پہنچانے والا ہونا چاہیے، جس میں انسانیت کی بہتری شامل ہو۔

نوبیل کا تصور:

نوبیل انعام کا مقصد انسانیت کی بہتری اور ترقی کے لیے کام کرنے والوں کو پہچان دینا ہے۔

منصفانہ انتخاب:

انعام حاصل کرنے کے لیے سب سے پہلے نامزدگی کا عمل ہوتا ہے، اور پھر متعلقہ ادارے ان نامزدگیوں پر غور کرکے سب سے بہترین فرد کا انتخاب کرتے ہیں۔

دیگر متعلقہ انعامات:

نوبل انعام کے ساتھ معاشیات کا انعام، جو کہ 1969ء سے دیا جارہا ہے۔

نوبیل انعام یافتگان کی ذمہ داریاں

نوبیل لیکچر:

انعام حاصل کرنے کے بعد ہر انعام یافتہ کو چھ ماہ کے اندر اپنے شعبے میں کیے گئے کام پر عوامی لیکچر دینا ہوتا ہے۔

اعزاز کا قبول کرنا:

انعام لینے والے کو انعام کے ساتھ ملنے والا میڈل اور ڈپلومہ قبول کرنا ہوتا ہے، تاہم یہ بھی اہم ہے کہ انعام لینے کے لئے اپنے ملک کے حکومت کی اجازت کی ضرورت نہیں ہے

نوبل انعام ایک سالانہ بین الاقوامی انعام ہے جو 1901ء میں پہلی بار طبیعیات، کیمیا، فعلیات یا ادویات، ادب اور امن کے متعلق کارکردگیوں پر نوازا گیا

ہر انعام یافتہ ایک طلائی میڈل، ایک عدد ڈپلوما اور کچھ رقم جو موجودہ دور مین 11 لاکھ ڈالر ہے، وصول کرتا ہے جس کے مقدار کا فیصلہ ہر سال نوبل فاؤنڈیشن طے کرتی ہے

1901 تا 2023ء سولہ مسلمانوں کو نوبل انعام دیا گیا سولہ میں سے نو کو امن کا نوبل انعام، چار کو سائنس اور تین کو ادب کے لیے نوبل انعام سے نوازا گیا۔

ان کی تفصیل یہ ہے 1۔ احمد زبول مصری اُمریکی۔ کیمیا۔ 2۔ عزیز سنجر ترک نژاد امریکی کیمیا۔ 3۔ مونگی باوندی تیونسی امریکی۔ کیمیا۔ 4۔ نجیب محفوظ مصری عربی ادب (جنھوں نے اعلیٰ حضرت کے حدایق بخشش کو منظوم عربی میں ڈھالا) 5۔ اورخان پاموک ملک۔ ترکی ادب۔ 6۔ عبدالرزاق گرناہ ملک تنزانیہ ادب میں۔ 7۔ امن نوبل انعام انورالسادات مصر۔ 8۔ یاسر عرفات فلسطینی صدران نوبل۔ 9۔ محمد البرداعی مصر۔ 10۔ محمد یونس بنگلہ دیشی معاشیات۔ 11۔ توکل کرمان یمنی خاتون۔ 12۔ ملالہ یوسف زئی پاکستانی خاتون۔ 13۔ نرگس محمدی ایرانی خاتون۔ 14۔ داکٹر عبدالسلام ۔طبعیات پاکستان۔ 15 و 16 نصیرالدین و محمد۔ یوسف صاحبان جو 2 عرب مسلم آبادی کے تناسب سے صفر کا مقام رکھتا ہے۔

مسلمانوں کو ان علوم میں مہارت تامہ ضروری ہوگیا ہے

نوبل پرائز حاصل کرنے والوں میں یورپین و امریکن کمیونٹی کی تعداد زیادہ ہے 1901 تا 1924 اب تک نوبل پرائز حاصل کرنے والے افراد یا تنظیم کی تعداد تقریبا 892 ہو چکی ہے جس میں مسلمانوں کی تعداد دال میں نمک کے برابر ہے جو مسلمانوں کے حالت زار کی عکاسی کرتا ہے۔

مسلمانوں میں جن کو ملا ان میں اکثر ملک و ملت کے غداروں کو ملا۔ رائل سویڈش اکیڈمی طبعیات، کیمیات معاشیات کا انعام کیرولنسکا طب وادب کا انعام، نارویجین نوبل امن کمیٹی امن کا نوبل انعام دیتی ہے لیکن ان میں اکثر متنازع فیہ امن نوبل، انعام ہی ہوتا ہے جو وقتا فوقتا غیر مستحق کو بھی مل جاتا ہے، جس کی لاٹھی اس کی بھینس پر عمل کرتے ہوئے۔

Published By: Ulama Foundation Nepal, Bhairahwa, Rupandehi Lumbini Pradesh Nepal, Reg: 372860
Email:- weeklynepalurdutimes@gmail.com, Web site: www.nepalurdutimes.com, Contact:- +91 8795979383, +977 9817619786, +9779821442810

مدرسہ فیضانِ رضا سینہنار میں جشنِ غوثُ الوریٰ تزک واحتشام کے ساتھ منایا گیا

سینہنار/باڑمیر (پریس ریلیز):
مدرسہ فیضانِ رضا سینہنار میں گیارہویں شریف کے موقع پر عظیم الشان جشنِ غوثُ الوریٰ مورخہ 7 اکتوبر 2025ء بروز منگل (بدھ کی رات) نہایت عقیدت واحترام اور تزک واحتشام کے ساتھ منعقد ہوا۔ یہ روح پرور محفل علم و عرفان، نعت و منقبت اور محبتِ اولیاء کے حسین امتزاج سے معمور رہی۔ علمائے کرام، مشائخِ عظام، طلبہ و نوجوانانِ اہلِ سنت اور عقیدت مندوں کی کثیر تعداد نے شرکت کر کے اس محفل کو یادگار بنادیا۔

تقریب کا آغاز تلاوتِ قرآنِ پاک سے ہوا، جس کی سعادت حضرت مولانا عبد الرؤف صاحب انواری نے حاصل کی۔ بعد ازاں مدرسہ فیضانِ رضا سینہنار اور دارالعلوم انوارِ مصطفیٰ سہلاؤ شریف کے طلبہ نے نعت، منقبت اور تقاریر کے روح پرور گلدستے پیش کیے، جنہیں حاضرینِ مجلس نے بے حد پسند کیا۔ ننھے طلبہ کے پُرجوش انداز اور خوبصورت آوازوں نے محفل کا سماں باندھ دیا۔

معروف نعت خواں بلبلِ باغِ مدینہ حضرت مولانا قاری محمد جاوید صاحب سکندری انواری اور واصف شاہ ہدیٰ حضرت حافظ عبدالمجید صاحب انواری میڑ تاسٹی نے نعت و منقبت کے نغماتِ عقیدت پیش کیے تو فضا درود و سلام کی صداؤں سے گونج اُٹھی اور محفل وجدو سرور سے معمور ہوگئی۔

اس موقع پر حضرت مولانا اکبر علی سہروردی نے اصلاحی خطاب فرمایا اور نبی کریم ﷺ کی سیرتِ طیبہ واخلاقِ حسنہ کو اہلِ ایمان کے لیے مشعلِ راہ قرار دیا۔

خطیب اہلسنت حضرت مولانا جمال الدین صاحب انواری، نائب صدر المدرسین دارالعلوم انوارِ مصطفیٰ سہلاؤ شریف نے اپنے خطاب میں فکرِ آخرت، اصلاحِ نفس اور عملی زندگی میں دینی اقدار کے نفاذ پر زور دیا۔

محفل کا صدارتی خطاب شہزادۂ مفتیِ تھار حضرت علامہ مولانا عبدالمصطفیٰ صاحب نعیمی (سربراہِ اعلیٰ دارالعلوم انوارِ غوثیہ سیڑوا) نے فرمایا۔ آپ نے حضور غوثِ اعظم سیدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی حیات و تعلیمات پر مفصل روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ غوثِ پاک نے امت کو علم، عمل، اخلاص اور خدمتِ دین کی راہ دکھائی۔ والدین کو نصیحت فرمائی کہ وہ اپنی اولاد کو دینی و دنیاوی دونوں تعلیمات سے آراستہ کریں تاکہ ان کی زندگیوں میں نورِ ایمان اور اخلاق کی روشنی قائم رہے۔

مزید فرمایا کہ "اخلاقِ مصطفیٰ ﷺ مومن کا سب سے قیمتی زیور ہے، اور جس کے اندر اخلاق نہیں، وہ ایمان کی روح سے محروم ہے۔"

محفل کی نظامت کے فرائض نقیبِ اہلِ سنت حضرت مولانا محمد حسین صاحب انواری اور مولانا ریاض احمد سکندری انواری نے نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ انجام دیے۔

محفل میں شریک معزز مہمانانِ کرام میں حضرت پیر سید ابراہیم شاہ بخاری مدظلہ العالی، حضرت سید جمن علی شاہ بخاری، مولانا الحاج سخی محمد قادری (چیف خلیفہ جیلانی جماعت)، حضرت مولانا شار علی قادری انواری (میڈیا انچارج، محبانِ جہانیاں کمیٹی دارالعلوم انوارِ مصطفیٰ سہلاؤ شریف)، حضرت مولانا عبدالرؤف انواری، حضرت مولانا محمد اسماعیل انواری، حضرت مولانا عبدالمطلب سکندری انواری، مولانا محمد علی سکندری اور جیلانی جماعت باڑمیر کے دیگر علمائے کرام و خلفاء شامل تھے۔

اختتامی لمحات میں صلوۃ و سلام کی پرنور صداؤں سے فضا معطر ہوگئی، اور حضرت علامہ عبدالمصطفیٰ صاحب نعیمی نے دعا فرمائی۔ آپ کی دعا میں امتِ مسلمہ کی بھلائی، عالمِ اسلام میں امن و محبت کے فروغ اور حضور غوثِ پاک رضی اللہ عنہ کے فیوض و برکات کے عام ہونے کی خصوصی دعائیں شامل تھیں۔

رات کے پروگرام میں علاقہ کے مشہور نعت خواں حضرات نے سندھی زبان میں مولودِ شریف پیش کر کے محفل کو مزید روحانی رنگ عطا کیا۔

یہ روح پرور پروگرام اہلِ سنت کی محبتِ اولیاء، وابستگیِ غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ اور عقیدتِ اولیاء کا حسین مظہر ثابت ہوا۔

مذکورہ اطلاع مدرسہ فیضانِ رضا، سینہنار، تحصیل: سیڑوا، ضلع: باڑمیر، راجستھان کے مدرس حضرت مولانا محمد حسن رضا صاحب فیضانی انواری نے پریس ریلیز کے ذریعہ دیا۔

دارین اکیڈمی کے بارہ سالہ طالب علم نے گیارہ ماہ میں حفظ قرآن مکمل کر کے نام روشن کیا

دارین اکیڈمی جمشید پور کے ایک ہونہار طالب علم محمد ریحان رضا بن شفاء الانصاری ساکن مدھو پور جھارکھنڈ نے صرف گیارہ مہینے پانچ دن کی قلیل مدت میں پورا قرآن کریم حفظ کرنے کی سعادت حاصل کی محمد ریحان رضا اکیڈمی میں اسکولنگ کے اعتبار سے چھٹی کلاس میں زیر تعلیم ہے۔ اس موقع پر دارین اکیڈمی جمشید پور میں ایک باوقار محفل دعا کا اہتمام کیا گیا جس میں شہر آہن کے چنندہ نمایاں علم دوست، دینی، مذہبی، علمی، ادبی، سیاسی اور سماجی شخصیات نے شرکت کی۔ مہمان خصوصی کے طور پر سرائے کیلا کھرساواں کے صدر اسپتال کے سول سرجن عالی جناب ڈاکٹر سید محمد شہنواز شریک محفل تھے جبکہ مہمان اعزازی کے طور پر ورکرس کالج کے پروفیسر جاوید انصاری، ٹاٹا اسٹیل والی بال ایسوسی ایشن کے چیئرمین عالی جناب ڈاکٹر محمد حسن امام، ہند آئی ٹی آئی کے ڈاکٹر محمد طاہر موجود تھے میں اسہرا عالی جناب ماسٹر الحاج محمد اتالیق صاحب صدر دارین اکیڈمی کے سر رہا۔

نظامت کا فریضہ ادارہ کے صدر مدرس اور ضلع سرائے کیلا کھرساواں کے ادارہ شرعیہ کے مفتی محمد بدر عالم نظامی نے انجام دیا محفل کا آغاز قاری محمد فرید انصاری استاذ دارین اکیڈمی کی تلاوت سے ہوا۔ نعتیہ کلام ادارہ کے کئی طلبا نے پیش کر کے سامعین کو محظوظ کیا۔ ادارہ کے بانی پیر طریقت رہبر شریعت، معمار ملت حضرت علامہ الحاج مفتی عبدالمالک مصباحی نے اپنے گراں قدر خطاب میں کہا کہ یہ قرآن کریم کا معجزہ اور اللہ تبارک وتعالیٰ کا فضل خاص ہے کہ وہ اس انداز سے چھوٹے چھوٹے بچوں کے سینوں میں قرآن کو محفوظ فرما کر قیامت تک قرآن کی حفاظت وصیانت کا انتظام فرمارہا ہے۔ آج جب کہ لوگ قرآن سے دوری اور دینی تعلیم سے بے اعتنائی برت رہے ہیں جناب شفاء الانصاری کا اپنے لخت جگر کو دارین اکیڈمی میں داخلہ کروانا بڑی نیک بختی کی بات ہے۔ حضور معمار ملت نے حافظ ریحان رضا کے والدین اور اہل خانہ کو مبارک باد پیش کرتے ہوئے ان کے استاذ حافظ و قاری مزمل صاحب استاذ دارین اکیڈمی کی محنت وکاوش کو بھی سراہا اور کہا کہ کسی بھی طالب علم کو ترقی کے بام عروج پر پہچانے میں اس کے استاذ کی بھی محنت شاقہ اور ایثار وقربانی کا بڑا اہم کردار ہوتا ہے۔ واضح رہے کہ دارین اکیڈمی ملک کی وہ منفرد اقامتی درس گاہ ہے جس میں سو فیصد دینی اور عصری دونوں تعلیم دی جاتی ہے۔ اس سال ادارہ میں چار ایسے طالب علم ہیں جو حافظ قرآن ہونے کے ساتھ میٹرک کا بھی امتحان دیں گے۔ محفل دعا میں حضرت مولانا مفتی عرفان عثمانی فردوسی مصباحی، حضرت قاری مشتاق عارف نقشبندی، جناب حاجی محمد حسین صاحب جناب محمد ظفر صاحب، جناب محمد ؟ جناب محمد صدیق صاحب، جناب محمد بلال صاحب، جناب محمد حنیف رضا برکاتی صاحب، جناب محمد ذکی صاحب، جناب محمد عرفان انصاری صاحب، جناب سیف الاسلام صاحب، جناب محمد یعقوب صاحب وغیرہ معززین شہر موجود تھے۔ اس پروگرام کو کامیاب بنانے بالخصوص جناب محمد انور موذن، مولانا محمد عاشق حسین، مولانا محمد شمیم رضا مصباحی، قاری مزمل، حافظ محمد ظفیر عالم، حافظ محمد کلیم الدین انصاری، حافظ مصدق، محمد ضیاء الحق، ماسٹر سوپر سورین، ماسٹر ہیمنت کمار، اساتذ و دارین اکیڈمی نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ صلوۃ و سلام پر محفل اختتام پذیر ہوئی۔

فتنۂ ارتداد کی ایک اہم وجہ نمائش والی شادی بھی ہے، غلام ربانی مصباحی

،پریس ریلیز،
نیپال اردو ٹائمز
سوشل میڈیا کے ذریعے آئے دن یہ روح فرساں خبر موصول ہوتی رہتی ہیں کہ مسلم دوشیزائیں اپنے مذہب مہذب کو چھوڑ کر ارتداد کی راہ پر چل پڑی ہیں اس کے کئی وجوہات ہیں ان میں ایک اہم وجہ نمائش والی شادی بھی ہے ہمارا معاشرہ آئے دن شادی کو نمائش اور نام ونمود کے نام پر مہنگا کرتا جارہا ہے، جس کی وجہ سے عام آدمی پریشان ہے کہ بچیوں کی شادی کے اخراجات کیسے پورے ہوں گے میں مبارکباد دیتا ہوں مولانا مصباحی کو جنہوں نے بغیر مطالبہ جبری جہیز کے شادی کر کے قوم کو اہم پیغام دیا ہے، مذکورہ باتیں ماہر درسیات پیکر علم و فن حضرت علامہ مولانا محمد غلام ربانی مصباحی نوری محلہ سہرواٹولہ پریہار نے بیر گیانیپال میں منعقدہ حضرت مولانا عبدالقیوم برکاتی خطیب و امام سنی رضا جامع مسجد پریہار کے صاحبزادے حضرت مولانا محمد ارشد رضا مصباحی استاذ دارالعلوم فیض القران مٹیہانی کی شادی کے موقع پر منعقدہ مجلس سے خطاب کرتے ہوئے کہا، اس پروگرام کی صدارت مولانا مظفر حسین امجدی نے کی جبکہ نظامت کے فرائض مفتی رجب علی امجدی نے کی، نکاح مولانا برکاتی نے اپنے صاحبزادے کا خود پڑھایا، دیگر خطاب کرنے والوں میں مفتی رضا اللہ مصباحی ازہری مولانا عیسی رونق مصباحی مولانا غلام رضا مصباحی مولانا تنویر رضا قادری کا نام شامل ہے جبکہ شعراء میں مداح رسول حضرت امیر حمزہ برق نیپالی بلبل باغ مدینہ تسکین رضا شاعر اسلام حضرت ارشد امام ورحمت علی نے بھی اپنے کلام سے سامعین کو خوب محظوظ کیا، شرکاء میں حافظ متین اشرف اور اسلامی یتیم خانہ پریہار وفیض القران مٹیہانی کے اساتذہ کے علاوہ قیصر علی مولانا عظمت اللہ قادری افضل اکمل ایوب انصاری محفوظ نیتا جی ماسٹر حیدر علی حاجی محبوب رضا عباس انصاری انجینئر الطاف رضا مولانا سمیع اللہ مولانا غلام مصطفی قاری ضیاء المصطفیٰ قاری ساجد رضا وغیرہ موجود تھے، رپورٹ ابو افسر مصباحی، نمائندہ نیپال اردو ٹائمز

اسلام کی شہزادیوں کے لیے ملک نیپال میں نئے باب کا آغاز

بتاریخ 11 ربیع الاخر 1447ھ بمطابق 4 اکتوبر 2025ء بموافق 18 گتے آسن 2082 بکرمی بروز سنیچر "کلیہ فاطمۃ الزہرا للبنات، جنکپور" کے وسیع وعریض ہال میں عرس حضور غوث الاعظم دستگیر کا انعقاد کیا گیا، جس میں مہوتری، دھنوشا اور سرہا کے علماء ومشائخ عظام کی شرکت ہوئی۔

بہت سے جلسے اور کانفرنس بے مقصد ہوتے ہیں، جس کا کچھ مقصد نہیں ہوتا ہے، محض ایک جلسہ ہوتا ہے جس میں قوم کے پیسوں کو پانی کی طرح بہادیا جاتا ہے۔

بحمدہ تعالیٰ عرس حضور غوث الاعظم دستگیر کے موقع سے کئی ایک حسین مقاصد تھے۔

1 اسلام کی شہزادیوں کے لیے افتتاح شعبہ اختصاص فی الفقہ۔

2 تدریسی ٹرننگ کورس۔

3 جشن دستار قرآت۔

4 حضور مجاہد دوراں حضرت علامہ عیسی برکاتی صاحب قبلہ دام ظلہ علینا کے نواسے اور حضرت مولانا ضیاء المصطفیٰ قادری امجدی کے نومولود نور نظر حسان المصطفیٰ سلمہ کا عقیقہ مسنونہ کے ساتھ پانچ سو سے زیادہ افراد کیلئے لنگر غوثیہ کا انتظام وانصرام بھی کیا گیا تھا۔ بہر حال 11 بجے دن میں تلاوت قرآن کریم سے محفل کا آغاز ہوا، پھر دارالعلوم نوری برکاتی اور دارالعلوم فیضان مدینہ کے طلباء کرام نے نعت و منقبت کے گلدستے پیش کیا، بعدازاں شاعر اہل سنت حضرت قاری چمن رضا غزالی بانی اقراء مدرستہ البنات سرپلو و شاعر اسلام حضرت مولانا نور الہدیٰ فیضی منقبت اور تہنیت نامہ پیش کئے اس کے بعد راقم الحروف (محمد زاہد رضا منظری نقشبندی) کا بیان ہوا، پھر حضرت مولانا صدام حسین امجدی صاحب کا تاثراتی بیان ہوا۔

اخیر میں قائد ملت مفسر قرآن مؤرخ نیپال حضرت مفتی محمد رضا قادری مصباحی استاذ جامعہ اشرفیہ کی 45 منٹ تک حضور غوث الاعظم دستگیر کے فضائل ومناقب بیان کرتے ہوئے حضور غوث الاعظم دستگیر کے مجاہدانہ کردار اور تصوفانہ طرزِ زندگی پر بہت ہی زبردست خطاب فرمایا، اہل دل، اہل خرد اہل علم وفن اس عظیم ترین ہستی کی انداز گفتگو سن کر عش عش کرنے لگے، آپ نے تعلیم نسواں پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا سماج سوسائٹی اور گھر میں بہترین نظام قائم کرنے کے لیے تعلیم نسواں نہایت ضروری ہے اور یہ بھی فرمایا کہ آج سے بیس سال پہلے میں اپنی دونوں ہمشیرہ کو ساتھ لیکر گھوسی یوپی کی سرزمین پر جاتا تھا اس وقت کافی دقتوں اور صعوبتوں کا سامنا کرنا پڑتا تھا دو دو تین تین کلو میٹر پیدل چلنا پڑتا تھا آج اس کا ثمرہ ہمارے اور آپ کے نگاہوں کے سامنے ہیں یعنی عالمہ فاضلہ مقتیہ مہر النساء امجدی عالمہ فاضلہ زیب النساء امجدی جی ہاں یہ وہی عظیم شخصیت ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے ملک نیپال میں بڑا بڑا کام لیا ہے۔ مثلاً راشٹریہ علماء کونسل کی بنیاد، نیپال میں اسلام تاریخ، سمبھدھان کے اردو ترجمہ، ہفت روزہ اخبار نیپال اردو ٹائمز، الفجر عربی اخبار جو پچاس صفحات سے زائد کے ہوتے ہیں۔

اوران شاءاللہ آپ کی ذات بابرکات سے مستقبل میں بہت سارے دینی ملی سماجی رفاہی کام کی امیدیں ہم علماء اہلسنت نیپال رکھتے ہیں۔ پھر رسم دستار بندی ادا کی گئی اور حضرت علامہ ومولانا ضیاء المصطفے قادری امجدی صاحب قبلہ کی محنت ولگن، تصنیفی کارکردگی ودیگر خدمات کی بنیاد پر ناشر مسلک اعلیٰ حضرت مفکر اسلام قاضی نیپال مولانا مفتی محمد عثمان برکاتی مصباحی دام ظلہ العالی کے مقدس ہاتھوں امام احمد رضا ایوارڈ سے نوازا گیا مولانا ضیاء المصطفے صاحب قادری امجدی کی ایک نایاب کتاب بنام اعلیٰ کاذکر جمیل کا بھی رسم اجراء کیا گیا۔

کلیہ فاطمۃ الزہرہ للبنات ملک نیپال کا ایک مثالی ادارہ ہے جہاں دو سو سے زائد شہزادیان اسلام زیر تعلیم ہیں تقریباً آٹھ سال سے مسلسل دور حدیث یعنی فضیلت تک تعلیم ہوتی تھی اب الحمدللہ شعبہ تخصص فی الفقہ کا بھی افتتاح کر دیا گیا ہے جو یقیناً خوش آئند قدم ہے

پھر سارا مجمع مل کر بارگاہ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم میں صلاۃ وسلام کا نذرانہ پیش کئے۔

اور ہزاروں شہزادیان اسلام کے محسن و مربی مجاہد دوراں علامہ الحاج عیسی برکاتی صاحب قبلہ دام ظلہ علینا بانی ومتہم کلیہ فاطمۃ الزہرا للبنات جنکپور کی رقت انگیز دعاؤں پر محفل کا اختتام ہوا۔

واضح رہے اس پروگرام میں درجنوں علماء خطباء اور آئمہ کرام کی شرکت ہوئی، خصوصیت کے ساتھ محبوب العلماء، ناشر علم وفن مولانا احمد حسین برکاتی صاحب، مولانا سلامت حسین رضوی صاحب، مولانا تسلیم الدین رضوی صاحب، مولانا رضاء اللہ علیمی امام وخطیب جامع مسجد جئے نگر، مولانا منیر الدین صاحب حافظ کلیم احمد اشرفی جئے نگر مولانا افسر علی نقشبندی مولانا غلام محی الدین مبارک پور، مولانا خورشید عالم صاحب، مولانا غلام یسین صاحب، مولانا فاروق برکاتی صاحب، مولانا اکبر علی صاحب، مولانا شرافت علی امجدی صاحب ہنسپور، مولانا رضاء المصطفیٰ صاحب کے علاوہ دیگر علماء کرام اور کثیر تعداد میں عوام اہلسنت کی شرکت ہوئی۔

علما فاؤنڈیشن روپندیہی کی اہم نشست کا اعلان

31 گتے اسوج 2082 * مطابق 17 اکتوبر 2025ء 24 ربیع الغوث 1447ھ بعد نماز جمعہ * وقت 3 بجے (دھکدھئی)

مجلس مشاورت ہمیشہ قائم ہوتی ہے لیکن وہی مجلس دینی ہو یا دین متین کی خدمت کے لیے ہو تو اس میں برکتوں کا نزول ہوتا ہے، قلبی سکون، ذہنی راحت دستیاب ہوتی ہے، انسان اپنی زندگی میں نہایت ہی مصروفیت کا حامل ہے لیکن ایسے دور میں بھی جب مجلس مشاورت اور وہ بھی دینی ہو تو ذہن میں ایک بات ضرور آتی ہے کہ ہمیں کچھ بھی اس مجلس سے فایدہ ضرور ہوگا۔ علما فاؤنڈیشن روپندیہی کی یونٹ کے میٹنگ ابھی تک منسوخ رہی جس کے وجوہات ہر کس وناکس کو معلوم ہے، ایک طرف ملک زین.جی کا شکار دوسری جانب موسم کا حال، خیر اب ان شاءاللہ حالات بہتر ہورہے ہیں تو اب اس جانب ہماری توجہ ہونی چاہیے آیئے اپنے مشن پر لوٹ چلتے ہیں اور علما فاؤنڈیشن نیپال روپندیہی یونٹ کی سرگرمیوں کو از سر نو تیز کرتے ہیں مندرجہ ذیل امور۔ 1۔ علما فاؤنڈیشن کا بینک اکاؤنٹ۔ 2۔ جملہ ممبران کی آئی ڈی کارڈ۔ 3۔ علما فاؤنڈیشن روپندیہی کی رسید 4۔ علما فاؤنڈیشن روپندیہی برانچ کے لیے مخصوص جگہ کی تخصیص برائے مجلس مشاورت۔ 5۔ اہم شخصیات کو مجلس مشاورت کے لیے ممبری شپ۔

محمد ارشاد عالم نوری۔ سکریٹری علما فاؤنڈیشن روپندیہی نیپال۔

Published By: Ulama Foundation Nepal, Bhairahwa, Rupandehi Lumbini Pradesh Nepal, Reg: 372860
Email:- weeklynepalurdutimes@gmail.com, Web site: www.nepalurdutimes.com, Contact:- +91 8795979383, +977 9817619786, +9779821442810

بنگلہ دیش: انسدادِ دہشت گردی قانون کے تحت نئی کریک ڈاؤن مہم

نیو یارک: ہیومن رائٹس واچ نے بنگلہ دیش کی عبوری حکومت، جس کی قیادت نوبیل انعام یافتہ محمد یونس کر رہے ہیں، پر الزام عائد کیا ہے کہ وہ حال ہی میں ترمیم شدہ انسدادِ دہشت گردی قانون کو استعمال کرتے ہوئے معزول شدہ عوامی لیگ کے حامیوں کو نشانہ بنا رہی ہے۔ تنظیم نے بنگلہ دیش میں موجود اقوامِ متحدہ کے انسانی حقوق کے دفتر سے اپیل کی ہے کہ وہ بلاجواز گرفتار کیے گئے افراد کی رہائی کے لیے فوری طور پر مداخلت کرے۔

یہ عبوری حکومت اگست 2024 میں اُس وقت اقتدار میں آئی جب سابق وزیرِ اعظم شیخ حسینہ کی حکومت عوامی احتجاج کے نتیجے میں گر گئی۔ ان احتجاجات میں تقریباً 1400 افراد ہلاک ہوئے تھے۔ عبوری حکومت نے انسدادِ دہشت گردی قانون میں سخت ترامیم کے ذریعے عوامی لیگ پر پابندی لگا دی ہے، جس کے تحت پارٹی سے متعلق اجلاس، اشاعتیں اور آن لائن اظہارِ خیال پر بھی پابندی عائد ہے۔

ہیومن رائٹس واچ کی میناکشی گنگولی نے کہا کہ عبوری حکومت وہی سیاسی انتقامی رویہ اختیار کر رہی ہے جو عوامی لیگ کے دور میں دیکھا گیا تھا۔ یعنی مخالفین کو جیلوں میں بھرنا اور پُرامن آوازوں کو دبانا۔ اُنہوں نے کہا کہ اقوامِ متحدہ کے انسانی حقوق کے دفتر کو فوری طور پر صورتِ حال کی نگرانی کرنی چاہیے اور سیاسی بنیادوں پر ہونے والی گرفتاریوں کو روکنے کے لیے مداخلت کرنی چاہیے۔ رپورٹس کے مطابق ہزاروں افراد کو گرفتار کیا جا چکا ہے، جن میں سے کئی پر جھوٹے قتل کے الزامات لگائے گئے ہیں، جبکہ درجنوں افراد کو انسدادِ دہشت گردی قانون کے تحت حراست میں رکھا گیا ہے۔ کئی قیدیوں نے دورانِ حراست تشدد اور علاج کی سہولت سے محرومی کی شکایت کی ہے، جو سابقہ حکومت کے طرزِ عمل کی یاد دلاتی ہے۔

ایک نمایاں واقعہ اُس وقت پیش آیا جب منچ 71 نامی تنظیم کے زیرِ اہتمام ایک پُرامن مذاکرے کے دوران پولیس نے 16 صحافیوں اور ماہرینِ تعلیم کو گرفتار کر لیا۔ شرکاء میں بزرگ اساتذہ اور سابق وزیر بھی شامل تھے۔ پولیس نے مظاہرین کو گرفتار کرنے کے بجائے مذاکرے میں شریک افراد کو دہشت گردی کے قانون کے تحت حراست میں لے لیا۔

ہیومن رائٹس واچ کا کہنا ہے کہ محض ایک علمی گفتگو کو دہشت گردی قرار دینا خطرناک ہے اور یہ سیاسی دباؤ کی علامت ہے۔ حکومت کا مؤقف ہے کہ 2025 کی ترامیم عوامی لیگ کے ان ارکان کا احتساب کرنے کے لیے کی گئی ہیں جو اقتدار میں رہتے ہوئے بدعنوانی کے مرتکب ہوئے، مگر ناقدین، بشمول بنگلہ دیش ایڈیٹرز کونسل، نے خبردار کیا ہے کہ یہ قانون آزادئ اظہار اور صحافت کو شدید نقصان پہنچائے گا۔ عبوری حکومت مذہبی انتہا پسند گروہوں پر قابو پانے میں بھی ناکام رہی ہے، جو مبینہ عوامی لیگ حامیوں اور خواتین کے حقوق کے کارکنوں پر حملے کر رہے ہیں۔ آئین و صالح مرکز (ASK) کے مطابق رواں سال 152 افراد ہجوم کے تشدد میں ہلاک ہوئے ہیں۔

جولائی 2025 میں بنگلہ دیش نے اقوامِ متحدہ کے انسانی حقوق کے دفتر کے ساتھ تین سالہ معاہدہ کیا تھا تاکہ ملک میں انسانی حقوق کے فروغ کے لیے ایک مشن قائم کیا جا سکے۔ حکومت نے وعدہ کیا ہے کہ فروری 2026 میں انتخابات کرائے جائیں گے، لیکن ناقدین کا کہنا ہے کہ موجودہ حالات میں یہ وعدہ محض زبانی دعویٰ بن کر رہ گیا ہے۔

میناکشی گنگولی نے آخر میں کہا "یونس حکومت کو انسدادِ دہشت گردی قانون کو سیاسی انتقام کے ہتھیار کے طور پر استعمال کرنے کے بجائے ایسے حالات پیدا کرنے چاہئیں جہاں آزاد اور منصفانہ انتخابات ممکن ہو سکیں۔

ٹرمپ ہندوستان سے فوری تعلقات بہتر کرے: امریکی قانون سازوں کا صدر کو خط

واشنگٹن: (ایجنسیاں) وائٹ ہاؤس کو سخت پیغام دیتے ہوئے، 19 امریکی کانگریس کے ایک گروپ نے صدر ڈونالڈ ٹرمپ کو ایک خط لکھا ہے۔ کانگریس مین ڈیبورا راس اور رو کھنہ کی قیادت میں، خط میں صدر ٹرمپ پر زور دیا گیا کہ وہ ہندوستان کے ساتھ امریکہ کے کشیدہ تعلقات کو فوری طور پر ٹھیک کریں اور حکومت کے ٹیرف میں اضافے کے فیصلے کو فوری طور پر واپس لیں۔ امریکی قانون سازوں نے، جنہوں نے 8 اکتوبر کو خط لکھا، کہا کہ ہندوستان پر پچاس فیصد ٹیرف میں اضافے نے دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت، ہندوستان کے ساتھ امریکہ کے تعلقات کو نقصان پہنچایا ہے اور دونوں ممالک پر منفی اثرات مرتب کیے ہیں۔ قانون سازوں نے صدر پر زور دیا کہ وہ ہندوستان کے ساتھ فوری طور پر تعلقات بہتر کریں۔ قانون سازوں نے اگست 2025 میں ایک خط اور لکھا تھا جس میں کہا گیا تھا کہ ٹرمپ انتظامیہ نے ہندوستانی اشیا پر ٹیرف بڑھا کر 50 فیصد کر دیا ہے اور ہندوستان پر اضافی 25 فیصد ٹیرف لگا دیا ہے۔ اس اقدام نے ہندوستانی مینوفیکچررز اور امریکی صارفین کو متاثر کیا ہے اور سپلائی چین میں خلل ڈالا ہے۔

تجارتی شراکت دار کے طور پر ہندوستان کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے، قانون سازوں نے کہا کہ امریکی صنعت کار سیمی کنڈکٹرز سے لے کر صحت کی دیکھ بھال اور توانائی تک مختلف شعبوں میں کلیدی مواد کے لیے ہندوستان پر انحصار کرتے ہیں۔ ہندوستان میں سرمایہ کاری کرنے والی امریکی کمپنیاں دنیا کی سب سے تیزی سے بڑھتی ہوئی صارفین کی منڈیوں میں سے ایک تک رسائی حاصل کرتی ہیں۔ امریکہ میں ہندوستانی سرمایہ کاری نے مقامی کمیونٹیز کے لیے روزگار اور اقتصادی مواقع پیدا کیے ہیں۔

انہوں نے خبردار کیا کہ ٹیرف میں مسلسل اضافہ ہندوستان اور امریکہ کے درمیان تعلقات کو نقصان پہنچاتا ہے، جس سے امریکی خاندانوں کی استطاعت متاثر ہوتی ہے اور عالمی سطح پر امریکی کمپنیوں کی مسابقت میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے۔ خط میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ ٹرمپ انتظامیہ کے ان اقدامات نے ہندوستان کو چین اور روس کے قریب لا کھڑا کیا ہے۔

اسرائیلی عہدیداروں کا مسجد اقصیٰ کے احاطے میں داخلہ قابل مذمت ہے: سعودی عرب

ریاض: (ایجنسیاں) سعودی وزارت خارجہ نے اسرائیلی عہدیداروں اور آباد کاروں کی جانب سے قابض افواج کے تحفظ میں مسجد اقصیٰ شریف کے احاطے میں گھسنے کی سخت مذمت کا اظہار کیا ہے۔

وزارت نے مسجد اقصیٰ کے تقدس کی بار بار کی جانے والی ان خلاف ورزیوں پر اپنی شدید ترین الفاظ میں مخالفت اور مذمت کا اعادہ کیا۔ سعودی وزارت خارجہ نے فلسطینی مسئلے کے حوالے سے سعودی عرب کے ٹھوس اور غیر متزلزل موقف اور القدس اور اس کے مقدس مقامات کی تاریخی اور قانونی حیثیت کا احترام کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ وزارت نے خبردار کیا کہ ان اشتعال انگیز خلاف ورزیوں کا تسلسل علاقائی سلامتی اور استحکام کے لیے ایک سنگین خطرہ ہے۔ سعودی عرب نے عالمی برادری سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ مسلم اور عیسائی مقدس مقامات کے خلاف قابض اسرائیلی حکام کی مسلسل خلاف ورزیوں کا محاسبہ کرنے اور مقبوضہ فلسطینی علاقوں میں بے گناہ شہریوں کے خلاف حملوں کو روکنے کی اپنی ذمہ داری اٹھائے۔

شیخ ابو بکر کو دبئی کانفرنس میں گرانڈ ٹولرنس ایوارڈ سے سرفراز

امارات: (ایجنسیاں) گرانڈ مفتی آف انڈیا شیخ ابو بکر احمد مسلیار کو دبئی گرانڈ میلاد سلور جبلی کانفرنس کے موقع پر، ہورالانز دبئی کے زیر اہتمام گرانڈ ٹولرنس ایوارڈ سے سرفراز کیا گیا۔ یہ ایوارڈ شیخ ابو بکر احمد کی ہمہ جہت شخصیت کے اعتراف میں بالخصوص کمیونٹیز کے درمیان امن اور بقائے باہمی، ہم آہنگی کو فروغ دینے کیلئے ان کی انتھک کوششوں کے اعتراف میں پیش کیا گیا

یہ ایوارڈ ڈاکٹر محمد سعید الکندی سابق وزیر برائے ماحولیات اور پانی سمیت دیگر ممتاز شخصیت متحدہ عرب امارات کے ہاتھوں سرفراز کیا گیا۔

اس موقع پر شیخ ابو بکر احمد کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے ایوارڈ کے اعتراف پر اظہار تشکر کیا اور امن اور ثقافتی پائیدار وزن کیلئے متحدہ عرب کی خدمات کو سراہا۔ شیخ نے کہا کہ یہ ایوارڈ عالمی ہم آہنگی کو فروغ دینے کیلئے متحدہ عرب امارات کے دیرینہ عزم کی عکاسی کرتا ہے جو آپسی رواداری، امن و محبت کی عظیم مثال ہے۔

فوٹو کیپشن: گرانڈ مفتی آف انڈیا شیخ ابو بکر احمد دبئی سلور جبلی کانفرنس میں گرانڈ ٹولرنس ایوارڈ سے سرفراز۔

بنگلادیش: عدالت نے شیخ حسینہ کے خلاف جاری کیا گرفتاری وارنٹ

ڈھاکا: بنگلادیش کی بین الاقوامی جرائم عدالت نے بدھ کے روز برطرف وزیرِاعظم شیخ حسینہ اور کئی دیگر افراد کے خلاف گرفتاری کے وارنٹ جاری کر دیے۔ یہ کارروائی عوامی لیگ کی حکومت کے دوران لوگوں کو جبراً لاپتہ کرنے اور انسانیت کے خلاف جرائم کے الزامات کے سلسلے میں کی گئی ہے۔

میڈیا میں شائع خبروں کے مطابق، جسٹس محمد غلام مرتضیٰ مجومدار کی سربراہی میں قائم تین رکنی بین الاقوامی جرائم عدالت (ICT) کی بنچ نے دو الگ الگ مقدمات میں درج الزامات کا نوٹس لیا ہے۔ بی ڈی نیوز 24 کے مطابق، ان مقدمات میں شیخ حسینہ اور 29 دیگر افراد پر سلامتی اداروں کے زیرِانتظام خفیہ مراکز میں سیاسی مخالفین کو حراست میں لینے، تشدد دینے اور غائب کرنے کے الزامات عائد کیے گئے ہیں۔

سرکاری خبر رساں ایجنسی BSS کے مطابق، عدالت نے حسینہ اور دیگر ملزمان کے خلاف گرفتاری کے احکامات جاری کرتے ہوئے انہیں عدالت میں 22 اکتوبر کو پیش کرنے کی ہدایت دی ہے۔ خیال رہے کہ شیخ حسینہ گزشتہ سال 5 اگست کو حکومت مخالف طلبہ کی قیادت میں ہونے والے احتجاجی مظاہروں کے دوران ملک چھوڑ کر ہندوستان چلی گئی تھیں۔

پہلے مقدمے میں استغاثہ نے 13 افراد کے خلاف پانچ الزامات عائد کیے ہیں، جن میں حسینہ اور اُن کے سابق سلامتی و دفاعی مشیر طارق احمد صدیقی بھی شامل ہیں۔ یہ الزامات فوجی انٹیلی جنس کے مشترکہ تفتیشی مرکز میں کیے گئے مبینہ جرائم سے متعلق ہیں۔ دوسرا مقدمہ شیخ حسینہ، صدیقی اور 15 دیگر افراد پر ریپڈ ایکشن بٹالین (RAB) کے تفتیشی یونٹ کے زیرِانتظام ایک خفیہ مرکز میں قیدیوں کو لاپتہ کرنے اور تشدد دینے کے الزامات پر مبنی ہے۔

غزہ معاہدہ کابینہ کی منظوری کے بعد ہی نافذالعمل ہوگا: اسرائیل

آواز دی وائس اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو کے دفتر نے جمعرات (9 اکتوبر 2025) کو کہا کہ غزہ میں اغواشدگان کی رہائی کے لیے طے پانے والا معاہدہ کابینہ کی منظوری کے بعد ہی نافذ العمل ہوگا۔ اس سے پہلے، اسرائیل اور حماس نے امن منصوبے کے "پہلے مرحلے" پر اتفاق کیا، جس کے تحت لڑائی کو روکنے اور کم از کم کچھ اغواشدگان اور قیدیوں کو رہا کرنے کا فیصلہ کیا گیا، جیسا کہ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ

نے بدھ (8 اکتوبر 2025) کو دو سال پرانے جنگ میں مہینوں بعد سب سے بڑے پیش رفت کے خاکے پیش کرتے ہوئے بتایا۔ حماس کے ایک ذرائع نے بتایا کہ معاہدے کے پہلے مرحلے کے تحت 20 زندہ اغواشدگان کو 2,000 فلسطینی قیدیوں کے بدلے میں رہا کیا جائے گا۔ یہ تبادلہ معاہدے کے نفاذ کے 72 گھنٹوں کے اندر عمل میں آئے گا۔ ذرائع نے مزید بتایا کہ اغواشدگان کی رہائی کے بدلے میں 250 فلسطینی قیدی جو عمر قید کی سزا پا چکے ہیں اور 1,700 دیگر فلسطینی جو 7 اکتوبر 2023 سے جاری جنگ کے آغاز کے بعد اسرائیل نے گرفتار کیے ہیں، کو رہا کیا جائے گا

بلقریا کے دارالحکومت نالچک میں تاریخی بین الاقوامی کانفرنس کا انعقاد

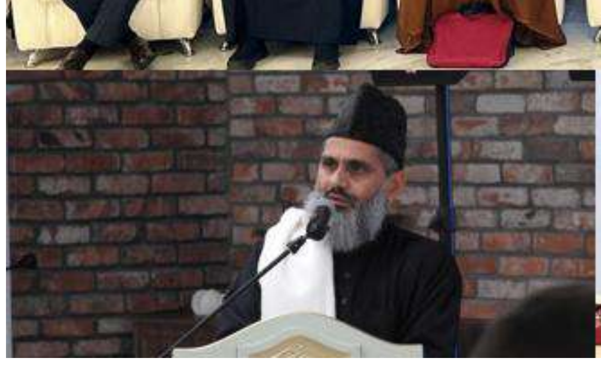

خصوصی رپورٹ: ابوالفاتح توصیف رضا علیمی

نالچک (خصوصی نامہ نگار): روسی جمہوریہ کبردینا- بلقریا کے دارالحکومت نالچک میں عصر حاضر میں اسلامی تعلیمات کے تحفظ کے موضوع پر ایک عظیم الشان بین الاقوامی کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ یہ علمی و فکری اجتماع 6 اکتوبر 2025 بروز پیر کو منعقد ہوا، جس میں روس کے مختلف خطوں اور دنیا کے کئی ممالک کے ممتاز علماء، مشائخ اور اسکالرز نے شرکت کی۔ کانفرنس کا مرکزی عنوان "عصر حاضر میں تقلیدی، اخلاقی و روحانی اساسات کی حفاظت اور عالمی چیلنجز" تھا، جس کے تحت شرکاء نے جدید دنیا میں درپیش ان گنت چیلنجز کا جائزہ لیا اور ان کے مقابلے میں دینی اقدار، اخلاقیات اور روحانیت کو برقرار رکھنے کے طریقہ کار پر سیر حاصل گفتگو کی۔ اس موقع پر معروف محدث و محقق شیخ محمد عوامہ (شامی) نے اپنی خطاب میں مذہبیت کی اہمیت پر اہم گفتگو فرمائی اور عصر حاضر میں دعوے اجتہاد کو بے بنیاد قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ امام نووی اور امام سرخسی جیسی بلند پایہ شخصیات جو فقہ پر غایت درجہ قدرت رکھتے تھے اس کے باوجود انہوں نے اجتہاد کا دعویٰ نہیں کیا بلکہ مذاہب اربعہ میں سے مخصوص کی تقلید کی، عصر حاضر میں وہ لوگ جو اجتہاد کا دعوی کرتے ہیں وہ ان مجتہدین فقہی شخصیات کے پایہ کے برابر بھی نہیں ہے اس کے باوجود اجتہاد کا دعوی کرتے ہیں جو نا قابل قبول ہے ہندوستان سے تعلق رکھنے والے عالمی شہرت یافتہ اسلامی اسکالر ڈاکٹر انوار احمد خان بغدادی نے اپنے کلیدی خطاب میں فرمایا کہ "تقلید کا ثبوت قرآن و حدیث ہی سے ہے، یہ مجتہدین کی طرف سے امت پر تھوپا ہوا نظام نہیں، بلکہ شریعت کے دلائل ہی سے ثابت ہے۔" انہوں نے لا مذہبیہ (مذہب بیزاری) کی واضح تردید کرتے ہوئے کہا کہ "کسی معتبر فقہی مسلک کی پیروی درحقیقت قرآن و سنت کی ہی پیروی ہے، کیونکہ ائمہ مجتہدین نے اپنے اجتہادات براہ راست انہی مصادر سے ہی اخذ کیے ہیں۔"

کانفرنس میں دیگر مقررین نے بھی خطاب کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ دین اسلام کی اساس تقلید، اخلاق اور روحانیت پر قائم ہے، لہٰذا ان تینوں شعبوں میں درپیش چیلنجز کا مقابلہ کرنے کے لیے عالمی سطح پر اجتماعی کوششوں کی ضرورت ہے۔ یہ کانفرنس اپنے اعلیٰ معیار، علمی مباحث اور بین الاقوامی شرکاء کی کثیر تعداد کی وجہ سے خصوصی اہفرنس کے انعقاد میں انتہائی خوش اسلوبی سے اپنا کردار ادا کیا۔ فاؤنڈر: انٹرنیشنل اسکالرز ایسوسیشن, ترکیا

موبائل: 00919760169776

Published By: Ulama Foundation Nepal, Bhairahwa, Rupandehi Lumbini Pradesh Nepal, Reg: 372860
Email:- weeklynepalurdutimes@gmail.com, Web site: www.nepalurdutimes.com, Contact:- +91 8795979383, +977 9817619786, +9779821442810

حضور خطیب البراہین واقعات کی روشنی میں

مولانا محمد طاہر القادری نظامی مصباحی: شیخ الحدیث دار العلوم اہل سنت غوثیہ نظامیہ حسنی بستی

محی السنہ تاج الاصفیاء خطیب البراہین حضرت علامہ الحاج الشاہ صوفی مفتی محمد نظام الدین رضوی مصباحی نوراللہ مرقدہ سابق شیخ الحدیث دارالعلوم اہل سنت تنویر الاسلام امرڈوبھاسنت کبیر نگر یوپی کاعرس مبارک آنے والے 23اکتوبر 2025کو نہایت ہی تزک احتشام کے ساتھ خانقاہ عالیہ قادریہ برکاتیہ نظامیہ اگیاشریف سنت کبیر نگر میں منایا جائے گا پورے ملک سے عقیدت مندان حضور خطیب البراہین ان کی بارگاہ میں خراج عقیدت پیش کرنے کے لیے کشاں کشاں آتے ہیں اوراپنے دامن مراد کو بھر کر واپس جاتے ہیں انہیں کی بارگاہ میں خراج عقیدت پیش کرنے کے لیے چندسطر حاضر خدمت ہے ملاحظہ فرمائیں

حضور خطیب البراہین اور احترام سادات

ابھی گزشتہ مہینے میں نیپال میں ایک پروگرام میں جاناہواعاشق حضور خطیب البراہین حضرت علامہ مولانا محمد قاسم برہانی صاحب قبلہ نچلول خلیفہ حضور حبیب العلماء ساتھ تھے انہوں نے بتایاکہ اس آبادی میں حضور خطیب البراہین کا کئی مرتبہ آناہواہے،ایک مرتبہ حضور خطیب البراہین اس آبادی میں آئے ہوئے تھے کثیر تعداد میں علماء مشائخ کی آمد ہوئی تھی پروگرام ختم ہوالوگ داخل سلسلہ ہوئے گرمی کا مہینہ تھااس لیے تمام علماء کرام کابستر باہر ہی لگادیا گیا

تھاانھیں حضرات کے بغل میں تھوڑی دوری پر حضور خطیب البراہین کا بھی بسترہ لگا دیا گیا اور حضرت کو آرام کرنے کے لیے لٹادیا گیاحضرت ابھی بستر پر لیٹے ہی تھے کہ اٹھ کر بیٹھ گیے سب لوگوں نے ہر چند کوشش کی کہ حضرت لیٹ جائیں مگر حضرت نہیں لیٹے بستر پر بیٹھے ہی رہے میں بہت فکر مند تھا کہ حضرت آرام کیوں نہیں کررہے ہیں اچانک میری نگاہ تھوڑی دوری پر لگی ہوئی ایک چار پائی پر پڑی اس پر ایک آل رسول آرام فرمارہے تھے وہ چارپائی حضرت کے پائتین جانب پڑ رہی تھی میں سمجھ گیا کہ حضرت اسی لیے نہیں لیٹ رہے ہیں میں نے انتظامیہ سے کہہ کر حضرت کی چارپائی دوسری جگہ لگوائی جب دوسری جگہ چارپائی لگ گئی حضرت کواس پر آرام کرنے کے لیے کہا گیاتو حضرت آرام سے اس پرلیٹ گیے اورآرام کرنے لگے

سرکاران مارہرہ کااحترام

حضور خطیب البراہین ہر سال عرس قاسمی کے موقع پرمارہرہ مقدسہ نہایت ہی پابندی کے ساتھ حاضری دیاکرتے تھے اور ہر سال آپ کی تقریر ہواکرتی تھی مگر حضرت کبھی خانقاہ میں نہیں ٹھرے بلکہ حضرت مسجد کے ایک گوشے میں رک جاتے تھے اپنا وقت اوراد وظائف گزارتے جب تقریر کرنے کاوقت ہوتاتو تشریف لے جاتے سادات کرام بیٹھے رہتے آپ کے لیے کرسی لگائی جاتی آپ تقریر کرتے تقریر کے بعدہ باادب ایک کنارے بیٹھ جاتے تھوڑی دیرا سٹیج پر رہتے اس کے بعد سادات کرام سے اجازت لے کر حضرت پھراسے مسجد میں چلے جاتے

حضور خطیب البراہین کی شان اشتغناء

عصر حاضر کے خطیبوں کے لیے نمونہ عمل

دارالعلوم اہل سنت تنویر الاسلام امرڈوبھا سنت کبیر نگرمیں جب آپ کی سروس ختم ہوگئی اورآپ گورنمنٹ کے کاغذ میں ریٹائر ہوگیے تو ادارے کے ارباب حل وعقد سے حضور خطیب البراہین کی بارگاہ میں درخواست کی حضور آپ حسب سابق ادارے کی خدمت کرتے رہیں انشاءاللہ تعالیٰ انتظامیہ کمیٹی آپ کی خدمت کرتے رہے گی آپ نے ادارے کی خدمت کرنے کی درخواست تو قبول کرلی اور 2008تک ادارے کی خدمت کرتے رہے مگر اہل کمیٹی سے کبھی ایک روپیے کامطالبہ نہ کیا انتظامیہ کمیٹی نے کچھ مشاہرہ طے کرکے دیناچاہامگر آپ نے صاف انکار کردیا اس طرح تقریبا دودوہائیوں تک آپ ادارے کی خدمت کرتے رہے اورفی سبیل اللہ درس بخاری دیتے رہے

لگژری گاڑی لینے سے انکار کردیا

2000عیسوی کے اس پاس کی بات ہے ایک سیٹھ صاحب ایک مرتبہ دارالعلوم اہل سنت تنویر الاسلام امرڈوبھاسنت کبیر نگرآپ کی خدمت میں پہونچے اورآپ سے عرض کرنے لگے حضور اب آپ کی عمردوسری ہوگئی ہے ہرروزدوردراز کا پروگرام آپ کرتے ہیں لوگ طرح طرح کی گاڑی سے آپ کو لے کرجاتے ہیں آپ کو سفر میں بہت تکلیف ہوتی ہوگی حضوراگرآپ اجازت دیں تو ایک بات عرض کروں حضور خطیب البراہین علیہ الرحمہ نے ارشاد فرمایا کہیے سیٹھ صاحب اپنی نئ ٹاٹا سفاری گاڑی کی چابھی سامنے رکھتے ہوئے عرض کیایہ میری نئ لگژری کار کی چابھی ہے اسے قبول فرمائیں میری خواہش ہے کہ آج کے بعد آپ اسی گاڑی سے چلیں آپ کوسفر کرنے میں آسانی ہوگی حضور خطیب البراہین علیہ الرحمہ نے ارشاد فرمایا حاجی صاحب آپ اپنی گاڑی اپنے پاس رکھیں فقیر کو اکثر مریدین ہی پروگرام میں بلاتے ہیں وہ جس طرح بھی لے جائیں گے فقیرتاحیات خدمت دین متین کرتارہے گا ہمیں اس گاڑی کی ضرورت نہیں ہے یہ کہااور چابھی واپس سیٹھ صاحب کے ہاتھ میں پکڑادیا

پروگرام میں کبھی نذرانے کاڈیمانڈ نہیں کیاجوملارکھ لیا

حضور خطیب البراہین جہاں ایک بہترین مدرس ومصنف تھے وہیں مقبول انام خطیب اور شیخ بھی تھے آپ کی تقریر قرآن سنت سے لبریز ہواکرتی تھی آپ اپنی ہر بات کے ثبوت میں پہلے قرآن پاک پھر حدیث پاک پھر اقوال صحابہ ائمہ وعلماء اور اخیر میں سیدی سرکاراعلی حضرت کے اشعار پیش کرتے تھے یہی وجہ ہے کہ ملک کے طول وعرض میں آپ اکثر خطاب فرمانے کے لیے جایاکرتے تھے

استاذالعلماء حضرت قاری ظہوراحمد صاحب قبلہ سابق استاذ دارالعلوم اہل سنت تنویر الاسلام امرڈوبھاسنت کبیر آپ کے بہت قریبی رہےایک زمانے میں حضور خطیب البراہین علیہ الرحمہ کے ساتھ پروگرام میں بھی جایاکرتے تھے حضرت سے آپ کی بے تکلفی تھی آپ نے حضرت سے بہت فیض حاصل کیا

ایک مرتبہ حضرت کہیں پروگرام سے آئے ہوئے تھے حضرت قاری ظہور صاحب حضرت کے پاس پہونچے اور عرض کیا حضور چائے پلائیں اتفاق سے ادارے کے دواستاذ اور بھی بیٹھے ہوئے تھے حضرت مسکراتے ہوئے جیب میں ہاتھ ڈالے اورکچھ رقم نکالے اور قاری صاحب سے فرمایا لیجیے قاری صاحب چائے منگالیجئے حضرت قاری صاحب نے عرض کیا حضور ہم لوگ آج کے نذرانے سے چائے پیناچاہتے ہیں حضرت نے فرمایاٹھیک ہے بیگ میں لفافہ ہے نکال لیجئے قاری صاحب نے لفافہ نکالا حضرت نے کہااسے کھولیے حضرت قاری صاحب نے اس لفافے کوکھولا اسلفافے میں صرف ایک ہی روپیہ تھا قاری صاحب نے عرض کیا حضوراس میں توایک ہی روپیہ ہے حضرت نے فرمایاچائے کتنے کی ملتے ہے قاری صاحب نے عرض کیا حضور 25پیسے میں حضرت نے فرمایا قاری صاحب آپ تین لوگ ہیں تین چائے منگالیں اللہ کاشکر ہے پھر بھی ہمارے لیے 25پیسے بچ جائیں گے

از قلم

مولانا محمد طاہر القادری نظامی مصباحی
شیخ الحدیث دارالعلوم اہل سنت غوثیہ نظامیہ حسنی

سعادت گنج میں "بزمِ ایوانِ غزل" کے زیرِاہتمام عظیم الشان سالانہ نعتیہ طرحی مشاعرہ

بارہ بنکی (ابوشحمہ انصاری) سعادت گنج کی نہایت ہی فعال ادبی تنظیم "بزمِ ایوانِ غزل" کے زیرِاہتمام ایک شاندار اور بے حد کامیاب سالانہ نعتیہ طرحی مشاعرے کا انعقاد کیا گیا۔ اس یادگاری، کامیاب اور تاریخی نعتیہ مشاعرے کی صدارت بھارت کے عزت مآب صدرِ جمہوریہ صاحب کے ہاتھوں سندیافتہ سینئر مدرس اور بہترین شاعر عدیل منصوری نے فرمائی، وہیں مہمانِ خصوصی کی حیثیت سے ہزیل احمد ہزیل، مہمانِ ذی وقار کے طور پر عاصی چوکھنڈیوی اور مہمانِ اعزازی کی حیثیت سے قیوم بہٹوی نے شرکت کی۔

اس حسین اور پُروقار مشاعرے کی نظامت کی ذمہ داری طنز ومزاح کے مشہور شاعر بیڈھب بارہ بنکوی نے اپنے منفرد، دلکش اور جداگانہ انداز میں انجام فرمائی۔ نعتیہ مشاعرے کا آغاز صغیر قاسمی نے حمدِ باری تعالیٰ سے کیا جس نے مشاعرے کو روحانی فضا سے بھر دیا۔ اس کے بعد نعتِ پاک کے دلنشین اور بے انتہا خوبصورت مصرعہ طرح:

"زندگی کٹ جائے ذکرِ مصطفیٰ کرتے ہوئے"

پر باقاعدہ سالانہ نعتیہ طرحی مشاعرے کا آغاز ہوا۔ مشاعرہ نہایت کامیاب رہا۔

پیشِ خدمت ہیں چند منتخب اشعار جو کہ شعرائے کرام اور سامعین کے ذریعہ بے حد پسند کیے گئے اور داد و تحسین سے نوازے گئے۔

لے چلیں دائی حلیمہ آمنہ کے لعل کو
ظلمتوں میں ماہِ تاباں سے ضیا کرتے ہوئے
عدیل منصوری

اس قدر ہم سے محبت تھی کہ دنیا سے گئے
ہم گنہگاروں کا آقا تذکرہ کرتے ہوئے
ذکی طارق بارہ بنکوی

جب پڑھی سورتِ شفاتو دی خدانے تب شفا
یوں توا ک عرصہ ہوا ہم کو دوا کرتے ہوئے
بیڈھب بارہ بنکوی

عہد نامہ جب سے میں پڑھنے لگا ہوں دوستو
شرم سی محسوس ہوتی ہے خطا کرتے ہوئے
عاصی چوکھنڈیوی

ذکر سے ان کے دل اپنا آئینہ کرتے ہوئے
عمر کٹ جائے محمدؐ سے وفا کرتے ہوئے
ہزیل احمد ہزیل

ان شعراء کے علاوہ قیوم بہٹوی، اسلم سیدن پوری، قمر سکندرپوری، صغیر قاسمی، ابوذر انصاری، دانش رامپوری، پروفیسر ظہیر رامپوری، کلیم طارق، اثر سیدن پوری، راشد ظہور، بلال رونق بھونڈی، مشتاق بزمی، ظہیر انصاری سیدن پوری، اقبال بانسوی، آفتاب جامی، نعیم سکندرپوری، شفیق رامپوری، مصباح رحمانی، قاری ابو ہریرہ احمد، سحر ایوبی، ماہر بارہ بنکوی، اسرار حیات رامپوری اور ارشد بارہ بنکوی نے بھی اپنا طرحی کلام پیش کیا اور سامعین سے خوب داد و تحسین حاصل کی۔

سامعین میں آئیڈیل انٹر کالج کے مینیجر محمد مستقیم انصاری، ماسٹر محمد وسیم انصاری، ماسٹر محمد قسیم انصاری، ماسٹر محمد حلیم انصاری اور ماسٹر محمد راشد انصاری کے نام بھی قابل ذکر ہیں۔

"بزمِ ایوانِ غزل" کا آئندہ ماہانہ طرحی مشاعرہ 26 اکتوبر کو درج ذیل مصرع پر منعقد ہوگا:

"تو بھی ہو جائے گا بدنام مرے ساتھ نہ چل"

قافیہ: بدنام
ردیف: مرے ساتھ نہ چل

یہ مشاعرہ بھی آئیڈیل انٹر کالج میں ہی منعقد ہوگا۔ اس اعلان کے ساتھ مشاعرے میں شریک ہونے والے تمام شعراء اور سامعین کرام کا شکریہ ادا کرتے ہوئے بزم کے صدر ذکی طارق بارہ بنکوی نے محفل کا اختتام فرمایا۔

Abushahma

غزل

چاہئے تکمیل کی منزل کو پانے کے لئے
مجھ کو اک کردارِ نسوانی فسانے کے لئے

اب فقط اس زندگانی کے سوا اے میرے یار
اور باقی کیا بچا تجھ پر لٹانے کے لئے

تیرے بن جی ہی نہیں پاؤں گا اب یہ زندگی
کیا کروں آخر تجھے اپنا بنانے کے لئے

آپ کو حساس نظریں رکھنی ہوں گی آنکھ میں
میرے دل کی کیفیت کو جان پانے کے لئے

جسم کی قربت سے رہنا ہوگا جاناں دور دور
زندگی بھر پیار کی لذت اٹھانے کے لئے

میں نے جس کے واسطے ٹھکرا دیا سنسار کو
اف اسی نے مجھ کو چھوڑا ہے زمانے کے لئے

لے لو اپنے خوبرو لب سے ہمارا نام بھی
تم ہمارے نام کی قیمت بڑھانے کے لئے

ذکی طارق بارہ بنکوی
Zaki Tariq Barabankavi
Saadatganj
Barabanki.up.india

نعت

سکون بخش ہیں تخلیق انس وجاں کے لیے
بہار آپ ہیں ہر موسم خزاں کے لیے

کرم کی آس لیے صف بصف کھڑے ہیں سبھی
حضور پاک تو رحمت ہیں دوجہاں کے لیے

خدا کے حکم پہ معراج کے لیے آقا
سفر براق سے کرتے ہیں لامکاں کے لیے

جہاں ملائکہ آتے ہیں حاضری دینے
نظر ترستی ہے اس سنگ آستاں کے لیے

مرے حضور کی سیرت پڑھے بنظر عمیق
یہ مشورہ ہے ہراک میر کارواں کے لیے

یہ سر ملا ہے کہ سجدے کروں خدا کے حضور
"زباں ملی ہے مجھے نعت کے بیاں کے لیے"

مرے حضور کو اپنی طرح جو کہتے تھے
ترس رہے ہیں وہ محشر میں سائباں کے لیے

نبی کی نعت میں ذوق ادب رہے ملحوظ
مرا پیام ہے فیضی یہ نعت خواں کے لیے

محمد فرقان فیضی
امام احمد رضا لائبریری
برہم پوری سرلاہی نیپال

تحریک اردو جمشید پور کا قیام

نیپال اردو ٹائمز پریس ریلیز

۷/کتوبر ۲۰۲۵ء بروز منگل بعد نماز عشا کثیر مسلم آبادی علاقہ آزاد نگر میں شہر کی مشہور ومعروف شخصیت، معمار ملت حضرت علامہ مفتی عبدالمالک مصباحی بانی دارین اکیڈمی جمشید پور کی قیام گاہ نزد مدینہ مسجد آزاد نگر میں شہر آہن کے معززین کی ایک پروقار تقریب حضرت معمار ملت کی سرپرستی اورالحاج ماسٹر محمد اتالیق حسین کی صدارت میں منعقد کی گئی جس میں شہر آہن کی کئی ممتاز اور علمی ، ادبی ملی اور سماجی خدمات گار شخصیات نے شرکت کی۔ اس نشست کا مقصد اردو زبان کی ترویج واشاعت پر غور و خوض اور اس کے تحفظ و بقا کے عملی اقدامات پر گفت و شنید تھی۔ الحمد للہ اتمام شرکا نے اپنی بھرپور دلچسپی اور قربانی کا مظاہرہ کیا۔ نیز باد مخالف کی تیز و تند آندھیوں میں اردو کی شمع جلائے رکھنے اور مخالفین اردو کی نازیبا حرکتوں کا بروقت تدارک کرنے کے لیے تحریک اردو جمشید پور کے نام سے ایک ایسی انجمن کی داغ بیل ڈالی جو زبان وتہذیب کی حفاظت کے ہمہ وقت سرگرم رہے گی۔ ان شاءالمولی تعالی

اس موقع پر پروفیسر جاوید انصاری نے کہاکہ عوام تو عوام خواص کا ذہن اردو سے بہتا جارہاہے جو قوم کے لیے نہایت تشویش کی بات ہے۔ زندہ قومیں اپنی تہذیب اور اپنی زبان کی حفاظت اپنی جان سے زیادہ کیا کرتی ہیں مگر مسلمان اس حقیقت سے عملی طور پر دور ہوتے جارہے ہیں جو افسوس کا مقام ہے۔ ایسے وقت میں تحریک اردو کی بنیاد وقت کی اہم ضرورت ہے۔ ہم سب کو مل کر اسے آگے بڑھانااوراس راہ کی تمام روکاوٹوں کو دور کرنے کی کوشش کرنا ہے۔ وہیں ڈاکٹر افروز شکیل نے اس تحریک کو صرف جمشید پور ہی نہیں بلکہ پورے ملک کے لیے زندگی کی ایک رمق قرار دیااور کہاکہ اس تحریک کوگھر گھر پہچانا ہم سبھوں کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔ دوران گفتگو مدرسہ فیض العلوم کے سکریٹری عالی جناب انجینئر بلال ناصر نے کہاکہ ہمیں اپنی نسل کی حفاظت کے لیے اردو زبان کی ترویج واشاعت کے لیے دل و جان سے لگنا ہوگا۔ اس کے لیے عصری تقاضوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے آف لائن اور آن لائن دونوں طرح سے کوشش کرنی ہوگی۔ ڈاکٹر محمد طاہر حسین اے پی جے ابوالکلام کالج کے بانی نے کہاکہ سرکار اردو کے حوالے سے مخلص نہیں ہے جگہ جگہ سے پرانے پرانے اردو کے سائن بورڈ ہٹائے جارہے ہیں اس طرح سے اردو زبان کولوگوں کے ذہن سے مٹانے کی ناپاک کوشش کی جارہی ہے ہم اردو مخالفین کوان کی کوششوں میں کامیاب ہونے نہیں دیں گے اور اردو کے تحفظ وبقا کے لیے اپناسب کچھ داؤ پر لگادیں گے۔ تحریک اردو جمشید پور اس سلسلے کی ایک بنیادی کڑی ہے۔ ماسٹر محمد اتالیق حسین صدر دارین اکیڈمی نے کہاکہ تعلیم یافتہ حضرات کواس سلسلے میں سرجوڑ کر بیٹھنے اوراس پر ہمہ جہت غور فکر کرنے کی ضرورت ہے کہ آخر اردو ہمارے درمیان سے کیوں کر غائب ہوتی جارہی ہے۔ قوم کی اردو سے بے اعتنائی حد درجہ قابل افسوس ہے۔ تحریک کے مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے مفتی عبدالمالک مصباحی صاحب نے کہاکہ اردوزبان وادب کے فروغ، ترویج واشاعت اورتحفظ کے علمی وعملی کوشش کرنا جملہ روحانیت، اخلاقیات اور تہذیبی اقدار کوادب و تعلیم کے ذریعے زندہ رکھنا ہی اردو مشاعرے، سیمنار، تربیتی ورکشاپس اور ملی مذاکروں کا انعقاد کرنا یہ طلبا وعوام میں اردو کے محبت اور ذوق مطالعہ پیدا کرنا ہی یتیموں، نادار طلبا و معلمین کی فلاح کے لیے اسکیمیں، حکومت جھارکھنڈ یا دیگر اداروں کے ساتھ تعلیمی وثقافتی اشتراک۔

Published By: Ulama Foundation Nepal, Bhairahwa, Rupandehi Lumbini Pradesh Nepal, Reg: 372860
Email:- weeklynepalurdutimes@gmail.com, Web site: www.nepalurdutimes.com, Contact:- +91 8795979383, +977 9817619786, +9779821442810

کفار و مشرکین کے ظلم و ستم سے نجات کا راستہ

از خلیفۂ حضور بدر ملت گدائے کوئے رضوی اور نگ آبادی

اے مسلمانو! اٹھو دیں کی حفاظت کے لیے
کوششیں دل سے کرو مذہب و ملت کے لیے
کوششِ کفار ہے دیں کی اہانت کے لیے
غوثِ اعظم کو پکارو تم اعانت کے لیے
(حضور شیر بیشۂ اہل سنت)

مرکز اہل سنت بریلی شریف میں نہتھے مسلمانوں پر بغیر کسی آئینی جرم کے حکومتی سطح پر جو ظلم و تشدد کا پہاڑ ڈھایا جارہا ہے وہ کسی پر مخفی اور پوشیدہ نہیں ہے بلکہ وہ سب پر عیاں اور ظاہر ہے۔ جب کہ ظالم و جابر یوپی حکومت کو اس بات پر خوب اچھی طرح غور و فکر کرنا اور سوچنا چاہئے کہ ہندوستان ایک جمہوری اور سیکولر ملک ہے۔ یہاں متعدد مذاہب کے ماننے والے لوگ رہتے اور بستے ہیں اور اس ملک کے دستور و قانون میں یہ بات بھی شامل ہے کہ یہاں کے ہر شہری کو مذہبی آزادی حاصل ہے۔ اس کے باوجود حکومت کے نشے میں چور ہو کر بلا وجہ مسلمانوں کو ہراساں و پریشاں کیا جا رہا ہے اور متکبرانہ بیانات اور دھمکی بھی سامنے آرہے ہیں۔ ہم ایسی قبیح حرکتوں اور ظلم و ستم کی شدید مذمت کرتے ہیں۔ اور حکومت اتر پردیش کے پولیس انتظامیہ سے یہ سوال کرتے ہیں کہ اگر آئی لو رام اور آئی لو یوگی وغیرہ کہنا اور لکھنا جرم نہیں تو آئی لو محمد ﷺ کہنا اور لکھنا کیسے جرم ہو گیا؟ اور یہ ہم کہتے ہیں کہ یہ جرم نہیں اور یقیناً جرم نہیں، تو بلا قصور مسلمانوں کو زد و کوب کرنا، ان پر ایف آئی آر درج کرنا اور انہیں سلاخوں کے اندر کر دینا یہ سراسر جرم و تشدد ہے۔ لہٰذا یوپی حکومت سے ہمارا مطالبہ ہے کہ فوراً یہ ظلم و ستم کا سلسلہ بند کیا جائے اور مسلمانوں کو جلد سے جلد رہا کیا جائے تاکہ ہمارے ملک میں امن و امان اور شانتی کی فضا قائم رہے۔ اس سلسلے میں ہمارے وہ دینی بھائی بھی قابل مبارک باد ہیں جو اس ظلم و ستم کی بے باکی کے ساتھ مذمت کر رہے ہیں اور حق گو مسلمانوں کی شان ہی یہی ہے ۔۔۔۔۔ اسی کے متعلق شعر ہے کہ

آئین جواں مرداں حق گوئی و بے باکی
اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی

ایسے اندوہ ناک حالات میں مسلمانوں کو دوسری جانب بھی غور و فکر کرنے اور اپنے اندر شریعت مطہرہ کی سختی کے ساتھ پابندی کا جذبہ اور حوصلہ پیدا کرنے کی ضرورت ہے

ماضی قریب کے ایک ہمارے عظیم پیشوا جنہیں مظہر اعلیٰ حضرت حضور شیر بیشۂ اہل سنت، مناظر اعظم حضرت علامہ مفتی محمد حشمت علی خاں رضوی علیہ الرحمۃ والرضوان کا نام عالم اسلام میں جانا اور پہچانا جاتا ہے جنہوں نے اپنی حیات مبارکہ میں سیکڑوں مناظرہ کئے۔ شان مناظرہ کا یہ عالم تھا کہ عیسائیوں کے چھکے چھڑا دیئے اور شدھی تحریک کے زمانے میں بت کے پجاریوں، آریوں، ناریوں کے قلعے ڈھا دیئے۔ رافضیوں کو سامنے آنے کی ہمت نہ ہو سکی، فرقہائے باطلہ کو موت کے گھاٹ اتار دیئے اور ان کا جنازہ نکال دیئے۔ جہاں پہنچے دین حق کا پرچم بلند فرمایا۔ ہر جگہ فتح و نصرت نے آپ کے قدم چومے کامیابی کا سہرا آپ ہی کے سر رہا۔ بحمدہ تبارک و تعالیٰ آپ کو مختلف زبانوں پر ایسا عبور تام حاصل تھا کہ مخالفین آپ کے سامنے آتے ہوئے کانپتے تھے۔

وہ بارگاہ اعلیٰ حضرت کا فیض یافتہ ہمارا رہنما اور پیشوا آج سے تقریباً ایک سو پانچ سال قبل شدھی تحریک کے زمانے میں تقریر منیر قلب کے نام سے ۱۳۴۲ ھج میں چند صفحات پر مشتمل ایک کتاب تحریر فرمائی۔

جس میں کفار و مشرکین کے مظالم کو سامنے رکھتے ہوئے آپ رقم طراز ہیں:-

"کیول اتنی سی بات ہے فقط یہ امر ہے کہ ادھرمیوں کے ہاتھوں سے جو دکھ مسلمانوں پر آرہے ہیں اور کفار کے جن جن مظالم نے اسلام کو نرغے میں لے لیا ہے ان کو دیکھتے ہوئے میرے دل میں جو تکلیف ہے میرے من میں جو درد ہے وہ آپ کے سوا میں کس سے بیان کروں۔ آہ! ایک زمانہ تھا کہ عالم کی سلطنتیں ہمارے قدموں کے بوسے لینے کو اپنا فخر جانتی تھیں۔ شہنشاہان جہاں کے تاج ہم اپنے پیروں کے جوتوں سے ٹھکراتے تھے۔ بڑے بڑے جبروت والے بادشاہوں کے تخت کو ہم نے الٹ دیا، فرمارو ایان عالم ہمارے فرماں بردار تھے، کشور کشایان جہاں ہمارے ہی بندۂ فرمان تھے۔ پرتھوی کے راجہ مہاراجہ اپنی پگڑیاں ہمارے چرنوں میں ڈالا کرتے تھے۔ قیصر و کسریٰ کے محل میں ہمارے ہی نعرہائے تکبیر نے زلزلہ ڈال دیا۔ جدھر رخ کرتے تھے فتح و کامیابی ہمارے قدموں پر لوٹتی تھی کسی کافر اور مشرک کو اتنی جرأت نہ تھی کہ وہ ہمیں بری نگاہ سے دیکھ سکے۔ افسوس آج وہ وقت آگیا ہے کہ یہ پتھروں کے پجاری، پاخانہ اور پیشاب کو پوتر سمجھنے والے، ۳۳ کروڑ دیوتاؤں کے ماننے والے اسلام اور مسلمین کو مٹانے کے لیے تیار ہیں۔ ان کے دعوے ہیں کہ ہندوستان کے ساڑھے سات کروڑ ملِکش مسلمانوں کو جلد سے جلد ہندو بنا ڈالو اور اگر یہ ہندو نہ ہوں تو انہیں بھارت ورت یعنی ہندوستان سے نکال دو" (تقریر منیر قلب ص ٦) ہمارے اسلامی اور دینی بھائیو! غور کرو حضور شیر بیشۂ اہل سنت نے ۱۰۵ سال قبل جن مظالم اور درد و دکھ کا اپنی تحریر میں اظہار فرمایا کیا اس سے بدتر حالات اس وقت ہمیں در پیش نہیں ہیں؟ ہیں اور یقینی ہیں

ایسے نازک ترین حالات میں قانونی کاروائی ملک کے آئین اور دستور کے دائرے میں رہ کر کرنا ہماری اہم ذمہ داری ہے۔ اس سے روکا نہیں جائے گا مگر ہر ایک مسلمان پر یہ بھی ضروری اور اشد ضروری ہے کہ وہ اپنا محاسبہ کرے کہ آخر یہ بت پرست ہم پر عذابِ الٰہی بن کر کیوں نازل ہو گئے ہیں اور معاملہ یہ ہے کہ یہ ظالم ہم پر ظلم ڈھا رہے ہیں اور ہمارا حال یہ ہے کہ "ٹک ٹک دیدم دم نکشیدم" والی صورت بنی ہوئی ہے آخر ہمارے اندر کل کون سی خوبی تھی جس کے باعث ظالم اور مخالف ہمارے سامنے آتے ہوئے کانپتے تھے۔ اور آج ہم میں کون سی کمی ہے کہ مسلمانوں پر ظلم ستم کا پہاڑ ڈھایا جارہا ہے۔

ایسی کٹھن گھڑی میں ہمارے سچے رہنما و پیشوا نے ہمیں جو پیغام دیا ہے اس پر عمل کرنے کی سخت حاجت وضرورت ہے اور اپنا محاسبہ کر کے اپنے اندر جو شرعی کمی ہے اسے پورا کرنے کی جانب کامل توجہ کی ضرورت ہے۔ خلیفۂ اعلیٰ حضرت حضور صدر الشریعہ علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں:-

"ہر مسلم کا فرض اہم و اعظم اصولِ اسلام کی پابندی ہے۔ اسی پر فلاح و نجاح ترقی و عزت موقوف ہے۔ مسلمانوں نے جو کچھ ترقیاں کیں اسلام کے سایۂ نے ہمیں جو پیغام دیا ہے اس پر

عمل کرنے کی سخت حاجت و ضرورت ہے اور اپنا محاسبہ کر کے اپنے اندر جو شرعی کمی ہے اسے پورا کرنے کی جانب کامل توجہ کی ضرورت ہے۔

خلیفۂ اعلیٰ حضرت حضور صدر الشریعہ علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں:-"ہر مسلم کا فرض اہم و اعظم اصولِ اسلام کی پابندی ہے۔ اسی پر فلاح و نجاح ترقی و عزت موقوف ہے۔ مسلمانوں نے جو کچھ ترقیاں کیں اسلام کے سایۂ عاطفت میں رہ کر کیں۔ اور جتنا اسلام کا ساتھ چھوڑا اسی قدر پستی میں گرتے گئے۔ قرآن مجید کا ارشاد کریم ہے "وَ اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ" یعنی اگر تم ایمان والے ہو تو تم ہی غالب آؤ گے۔ مسلمان اگر اپنی ترقی چاہتے ہیں تو احکام اسلام کے پابند ہو جائیں۔ اور کفار و مشرکین کے پس رو و متبع بن کر مسلمان کیوں کر ترقی کر سکتا ہے۔ کافر کب چاہے گا کہ مسلمان کو فروغ ہو۔ قرآن عظیم فرماتا ہے " لَا يَأْلُوْنَكُمْ خَبَالًا " کفار تمہیں نقصان پہنچانے میں کمی نہ کریں گے۔" وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ "ان کی تو دلی آرزو یہ ہے کہ تم مشقت میں پڑو اور ان تعلیموں کو پس پشت ڈال کر فرزندان اسلام کو جو مصیبتیں اٹھانی پڑیں وہ دنیا نے دیکھیں مگر لیڈران قوم اب بھی اسی لکیر کو پیٹتے ہیں اور مسلمانوں کو گمراہ کرنے سے اب بھی باز نہیں آتے"۔

(فتاویٰ امجدیہ جلد ٤ ص ٣١) حضور فقیہ ملت مفتی جلال الدین احمد صاحب امجدی علیہ الرحمہ

اپنی کتاب بدمذہبوں سے رشتے کے ص ٣٦ تا ٤١ پر تحریر فرماتے ہیں۔

برائی نہ روکنے پر عذاب

بہت سے مسلمان اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ اگر لوگ برا کام کر رہے ہیں تو وہ اس کا جواب دیں گے ہم سے کیا غرض؟ اور یہ سوچ کر وہ خاموش رہتے ہیں کچھ نہیں بولتے۔ بلکہ بعض لوگ تو برائی روکنے والے کی مخالفت کرتے ہیں اور کہتے ہیں آپ سے کیا مطلب؟ حالانکہ اس برائی سے روکنا سب لوگوں پر لازم ہے۔ اگر قدرت کے باوجود نہیں

کامیابی و کامرانی نے ہمارے قدم چومے

اور اگر ان پر آج بھی عمل کیا جائے تو دونوں جہان کی کامیابی قدموں کو بوسہ دے گی۔ مولی عزوجل ایمان کے ساتھ اعمال صالحہ کی توفیق خیر عطاء فرمائے آمین ثم آمین (سوانح شیر بیشۂ اہل سنت ص ٢٨٦) اب استغاثہ کے لیے چند اشعار قلمبند کیے جاتے ہیں جسے صحیح العقیدہ سنی مسلمان کم از کم بعد نماز عشاء ایک بار اپنے سرکاروں کی بارگاہ عالی جاہ میں ضرور پیش کریں۔ اور اس کے بعد اپنی بے بسی اور مجبوری کو یاد کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی شان قہاری و جباری کو دھیان میں رکھتے ہوئے بھیگی آنکھیں اور دکھے دل کے ساتھ دونوں ہاتھ اٹھائے ہوئے بارگاہ الٰہی میں گڑگڑاتے ہوئے کفار و مشرکین، یہود و نصاریٰ جملہ دشمنان اسلام اور ظالم حکومت کی ہلاکت کی دعا کریں اور ان کے ظالمانہ رویہ سے محفوظ و مامون رہنے کے لیے نیز دین و ایمان، جان و مال عزت و آبرو کی حفاظت کے لیے بارگاہِ الٰہی میں فریاد کریں۔

مولائے کریم سب مسلمانوں کو ان قیمتی باتوں پر عمل کرنے کی توفیق بخشے اور ہمارا پالن ہار مسلمانوں کو دین و دنیا کی فلاح و بہبودی عطاء فرمائے اور ظالموں کو خائب و خاسر کرے۔ آمین ثم آمین

پیش کردہ: فقیر قادری عفی عنہ

کیا واقعی آزاد ہے مسلمان ؟؟

از- محمد تحسین رضا نوری
شیر پور کلاں پورن پور پیلی بھیت

سرزمینِ ہندوستان پر مسلمانوں کی موجودہ صورتِ حال دیکھ کر بار بار یہ سوال ذہن و فکر کے دریچوں میں گردش کرتا ہے کہ کیا واقعی آزاد ہے مسلمان؟ روز مرہ بڑھتے ظلم و تشدد، قتل و خونریزی، ناجائز کارروائیاں، مسلمانوں کے خلاف اہل اقتدار کا ناروا سلوک اور یکطرفہ ہوتے فیصلے یہ باور کراتے ہیں کہ مسلمانوں کو ابھی بھی کھل کر سانس لینے کی اجازت نہیں ہے۔ جگہ جگہ سڑکوں اور چوراہوں پر نوجوان نسلیں اسلاموفوبیا کو بڑھاوا دے رہی ہیں کہ کبھی زعفرانی رومال گلے میں ڈالے نوجوان لڑکوں کا گروہ کسی مسلمان کو درخت سے باندھ کر زور و زبردستی کلمۂ کفر کہلواتا ہے تو کہیں خاکی وردی میں ملبوس قوم کا مسیحا کہلانے والا نوجوان بھری ٹرین میں سر پر ٹوپی اور چہرے پر داڑھی دیکھ کر مسلمانوں کے گولی مار دیتا ہے۔ کہیں روڈ پر نمازِ جمعہ کے دوران نمازیوں پر پولیس اہلکاروں کا نامناسب سلوک، مسلم لڑکیوں کا حالتِ حجاب میں اسکول جانے پر روک، یہاں تک کہ صاحبِ لولاک، جانِ عالمین، سید کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے اظہارِ محبت پر پابندیاں، دیکھتے ہی دیکھتے حالات اس قدر بگڑ گئے کہ پرامن احتجاج (جو کہ اس ملک کے ہر باشندے کا آئینی حق ہے) کرنے کی وجہ سے مسلمانوں پر پولیس کی جانب سے زد و کوب کرنا یہ سوچنے پر مجبور کر دیتا ہے کہ کیا واقعی آزاد ہے مسلمان؟

آخر اس نفرت کی وجہ کیا ہے؟؟_

گزشتہ دنوں کانپور کی سرزمین پر عید میلاد النبی ﷺ کے موقع پر "آئی لو محمد ﷺ" کا بینر لگانے کے جرم میں ابتداً تقریباً ۲۵ مسلمانوں پر ایف آئی آر درج کر انہیں جیل بھیج دیا گیا، جس کے خلاف ہندوستان کے مختلف اطراف و اکناف میں احتجاجات ہوئے، لوگوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ اس طرح اپنے محسن اعظم سے اظہارِ محبت پر ایف آئی آر کا کیا مطلب؟ یہ تمام ہو رہیں کارروائیوں پر فی الفور روک لگائی جائے۔ جواباً بجائے معاملات سلجھانے اور حق فیصلہ کرنے کے مزید جبراً مقدمات بڑھا دیے گئے اور یک طرفہ پولس مسلم نوجوانوں کو حراست میں لینے لگی، جس کی مخالفت کرتے ہوئے شہرِ بریلی میں بعد نمازِ جمعہ امن و سکون کے ساتھ پولس کو گیاپن دینے کے ارادے سے مولانا توقیر رضا صاحب کی قیادت میں جیسے ہی مسلمان جمع ہوئے، کسی منصوبہ بندی کے تحت چھت پر بیٹھے غیر مسلم نوجوانوں نے عوام پر پتھراؤ شروع کر دیا جس کو نشانہ بنا کر پولس نے نہتے مسلمانوں پر پتھراؤ کے الزام میں لاٹھی چارج کر دی، ساتھ ہی ساتھ مسلمانوں کے گھروں پر بلڈوزر چلائے گئے، انگنت نوجوانوں کو گرفتار کیا گیا، خود مولانا توقیر رضا صاحب اور اُن کے قریبی دوست و احباب کو پکڑ کر جیل بھیج دیا گیا مزید برآں کہ یوپی حکومت کی جانب سے غیر مناسب رویہ دیکھنے کو ملا۔ ایک محفل میں یوپی کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے غیر ذمہ دارانہ اور نامناسب بیان دیتے ہوئے کہا کہ: "مسلمانوں کو ایسا سبق سکھائیں گے کہ نسلیں یاد رکھیں گی"۔ ایک اور مقام پر دورانِ بیان مسلمانوں کو ٹارگیٹ کرتے ہوئے یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ: "بریلی میں مولانا بھول گیا تھا کہ کس کی حکومت ہے"۔

اب ذرا دل پر ہاتھ رکھ کر سوچیں جس قوم کا رہبر و قائد ہی ایسی زبان استعمال کرے جس سے نفرتیں پیدا ہوں تو لوگوں کے دلوں میں محبتوں کے بیج کیسے جنم لیں گے؟ قدیم گنگا جمنی تہذیب و ثقافت، ہندو و مسلم کے مابین بھائی چارے کا سرِعام خون کیا جا رہا ہے۔ سیاسی لیڈران اپنی کرسی سنبھالنے کے لیے کم پڑھے لکھے لوگوں کو بیوقوف بنا کر انہیں نفرتوں کے سبق سکھا رہے ہیں، آئے دن پیغمبرِ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخیاں ہو رہی ہیں، جس کے خلاف آواز اٹھانے پر ہمیں زد و کوب کیا جاتا ہے۔ آج عوام کو ہوش میں آنے کی ضرورت ہے کہ کس طرح ہمارے مذہب و مسلک کو ٹارگٹ کر کے ہمارے بیچ نفرتیں پیدا کی جا رہی ہیں۔ مسلمان کیا کریں؟

ہماری کمزوری کی سب سے بڑی وجہ آپسی نااتفاقیاں ہیں، ہمارا کوئی ایسا قائد موجود نہیں ہے جس کے پیچھے ہم سر اٹھا کر چل سکیں، ہماری اندرونی خانہ جنگی اس قدر عروج پر ہے کہ ہمیں ملت اسلامیہ کے بارے میں سوچنے کا وقت ہی نہیں ملتا۔ سب کے اپنے اپنے الگ الگ قائد موجود ہیں، کسی ایک مسئلہ پر سب کا جمع ہونا غالباً محال ہو چکا ہے، موجودہ صورتِ حال کو دیکھتے ہوئے ہمیں اپنا کوئی ایک سیاسی قائد چننا ہوگا جو کھل کر پوری مسلم عوام کی جانب سے بات کرے۔ یاد رکھیں! جب تک متحد نہیں ہوں گے اسی طرح ذلیل و رسوا ہوتے رہیں گے۔ وہ قوم کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی جس کا کوئی رہبر نہ ہو۔ لہٰذا موجودہ نازک ترین حالات میں ہمیں سر جوڑ کر بیٹھنے کی اشد ضرورت ہے۔ تاکہ ہم امن و سکون کے ساتھ بغیر کسی چوں چراں کے اس سیاسی قائد کا ساتھ دیں جو ہمارے تعلق سے بات کرے۔ یاد رکھیں! ہم تب تک آزاد نہیں ہو سکتے جب تک متحد نہیں ہوں گے۔ ہماری مذہبی آزادیاں ایک ایک کر کے چھینی جا رہی ہیں کیا یہی ہماری آزادی ہے؟ اپنے ضمیر سے پوچھیں کہ کیا واقعی ہم آزاد ہیں؟

علامہ اقبال نے کہا تھا کہ:

مُلّا کو جو ہے ہند میں سجدے کی اجازت
ناداں یہ سمجھتا ہے کہ اسلام ہے آزاد

محمد تحسین رضا نوری
شیر پور کلاں پورن پور پیلی بھیت

اولیائے کرام میں حضرت غوثِ پاک رضی اللہ عنہ کا مقامِ رفیع

از قلم:
ڈاکٹر مفتی محمد علاؤالدین قادری رضوی
ثنائی صدر افتاء:
محکمہ شرعیہ سنی دارالافتاء والقضاء
میرا روڈ ممبئی

اولیائے کرام امتِ مسلمہ کے وہ گل ہائے رنگا رنگ ہیں جن کی خوشبو سے تاریخِ اسلام معطر ہے۔ یہ برگزیدہ ہستیاں اپنی زندگی میں قرآن و سنت کی کامل اتباع اور خدمتِ دین کے ذریعے خلقِ خدا کے لیے منبعِ نور و ہدایت ثابت ہوئیں۔ ان بزرگوں میں سب سے نمایاں اور اعلیٰ مقام رکھنے والی شخصیت حضرت سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، جنہیں تاریخ نے غوث الاعظم، محی الدین اور قطبِ ربانی جیسے عظیم القاب سے نوازا۔ آپ کا مقام نہ صرف اولیائے کرام میں ممتاز ہے بلکہ آپ کی روحانی ریاست آج بھی زندہ و تابندہ ہے۔

نسب و ابتدائی زندگی: حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ 470ھ میں جیلان (ایران) کے قصبہ نَعیف میں پیدا ہوئے۔ آپ حسنی و حسینی سید تھے۔ والد ماجد کی طرف سے آپ کا سلسلہ نسب امام حسن رضی اللہ عنہ تک پہنچتا ہے جبکہ والدہ ماجدہ کی طرف سے یہ سلسلہ امام حسین رضی اللہ عنہ تک متصل ہوتا ہے۔ یوں آپ کو "سید حسنی و حسینی" ہونے کا شرف حاصل ہے۔ یہ وہ مقام ہے جس نے آپ کو نسبی طور پر بھی ایک منفرد عظمت عطا کی۔

تو حسینی حسنی کیوں نہ محی الدیں ہو
اے خضر مجمع بحرین ہے چشمہ تیرا
اے رضاؔ یوں نہ بلک تو نہیں جید تو نہ ہو
سید جید ہر دہر ہے مولا تیرا

علمی مقام: حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے بغداد میں علومِ ظاہری و باطنی کی تکمیل کی۔ فقہ، حدیث، تفسیر اور علمِ کلام میں آپ کو یدِ طولیٰ حاصل تھا۔ علامہ ابنِ کثیر اور دیگر محدثین نے آپ کو اپنے وقت کے امام اور مرجعِ خلائق قرار دیا۔ بغداد کے علمی حلقے آپ کی مجلسوں کو مرجعِ کاملین سمجھتے تھے۔ آپ کا کلام دلیل، استدلال اور اخلاص سے لبریز ہوتا۔

آپ کی مجالس میں ہزاروں طلباء شریک ہوتے اور محدثین و فقہاء بھی آپ سے فیضیاب ہوتے۔ آپ کے علمی مرتبہ کا اندازہ اس سے ہوتا ہے کہ جلیل القدر محدثین نے آپ کو "امام الاولیاء" کا لقب عطا کیا۔ روحانیت و تصوف: اولیائے کرام میں حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کا مرتبہ سب سے بلند ہے۔ آپ کو "غوث" یعنی حاجت روا اور فریاد رس کا لقب دیا گیا، جو اس بات کی دلیل ہے کہ آپ روحانیت کے اعلیٰ ترین مرتبے پر فائز تھے۔ صوفیاء کرام کے نزدیک ہر زمانے میں ایک قطب ہوتا ہے، مگر حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کو قطبیتِ کبریٰ اور ولایتِ عظمیٰ نصیب ہوئی۔

آپ نے تصوف کو شریعت کے ساتھ جوڑ کر بتایا کہ بغیر اتباعِ رسول کے کوئی بھی سالک راہِ حق پر نہیں چل سکتا۔ آپ کا قول مشہور ہے:

"قدمی ہذہ علی رقاب کل ولی اللہ"

یعنی میرا قدم تمام اولیاءِ اللہ کی گردنوں پر ہے۔ یہ کلمہ آپ کے روحانی اقتدار اور ولایتِ کبریٰ کی کھلی دلیل ہے، جسے اولیائے وقت نے بھی تسلیم کیا۔

اصلاحی و دعوتی کردار: حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی حیاتِ مبارکہ میں وعظ و نصیحت کو نمایاں مقام حاصل ہے۔ آپ کے خطبات آج بھی "الفتح الربانی" اور "فتوح الغیب" کی صورت میں موجود ہیں، جو طالبانِ حق کے لیے مینارۂ نور ہیں۔ آپ نے عوام کو شرک، بدعت، جھوٹ، ریاکاری اور دنیا پرستی سے بچنے کی تعلیم دی اور قرآن و سنت کی حقیقی روح کو ان کے دلوں میں جاگزیں کیا۔

مقامِ رفیع کی بلندیاں:

1. نسبی شرافت: حسنی و حسینی سید ہونے کا شرف۔
2. علمی کمال: فقہ و حدیث میں امام العصر ہونا۔
3. روحانی مرتبہ: ولایتِ کبریٰ اور قطبیتِ عظمیٰ کا تاج سر پر سجنا۔
4. تصوف کا احیاء: شریعت و طریقت کا حسین امتزاج قائم کرنا۔
5. قبولِ عام: صدیوں گزرنے کے باوجود آپ کی بارگاہ سے فیضِ روحانی جاری رہنا۔

حضرت سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کا مقام اولیائے کرام میں یکتائے زمانہ ہے۔ آپ نے امت کو یہ درس دیا کہ حقیقی ولایت صرف اس کے لیے ہے جو قرآن و سنت کو اپنی زندگی کا سرمایہ بنائے اور اپنی روحانیت کو خدمتِ خلق کے ساتھ جوڑ دے۔ آج بھی دنیا کے کونے کونے میں لاکھوں عاشقانِ غوثیہ آپ کی تعلیمات کو مشعلِ راہ سمجھ کر اللہ اور رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی قربت حاصل کر رہے ہیں۔

یقیناً حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کا مقامِ رفیع امتِ مسلمہ کے لیے ایک ایسا مینار ہے جس کی روشنی رہتی دنیا تک پھیلی رہے گی۔

ترسیل: ثنائی دارالبنات کڑوس بھیونڈی مہاراشٹرا 922445597

Published By: Ulama Foundation Nepal, Bhairahwa, Rupandehi Lumbini Pradesh Nepal, Reg: 372860
Email:- weeklynepalurdutimes@gmail.com, Web site: www.nepalurdutimes.com, Contact:- +91 8795979383, +977 9817619786, +9779821442810

دنیاو آخرت میں کامیابی کے لئے غوث الاعظم کی پاک زندگی کو مشعل راہ بنائیں: عالمہ ریشماں خاتون فاطمی

قادری کمیٹی گلرہا کے زیرِ اہتمام جشن غوث الوری کا انعقاد، لنگر تقسیم

نیپال اردو ٹائمز
(پریس ریلیز)

مہنداول، سنت کبیر نگر (اخلاق احمد نظامی) قادری نونہال نسواں کمیٹی مقام و پوسٹ گلرہا، مہنداول سنت کبیر نگر کے زیر اہتمام یک روزہ عظیم الشان جشن غوث الوری کا انعقاد ہوا۔ جس کی صدارت عالمہ فاضلہ کنیز حفصہ رضوی صدر معلمات جامعہ رابعہ بصریہ البنات تنہواں و نظامت عزیزہ فہمیدہ خاتون نے کی اس موقع پر معروف خطیبہ عالمہ فاضلہ ریشماں خاتون فاطمی معلمہ جامعہ رابعہ بصریہ للبنات نے جشنِ غوث الورٰی کو خطاب کرتے ہوئے کہاکہ دینِ محمدی ایک زندہ و متحرک دین ہے جو ابدی حقائق، عقل و منطق پر پورا اترنے والے عقائد، اپنی روشن خیال اور اعتدال پر مبنی تعلیمات، امن و سلامتی، اخوت و محبت، تحمل و بردباری، رواداری اور برداشت جیسی منفرد خوبیوں اور کمالات کا حامل دین ہے۔ تاریخِ انسانی گواہ ہے کہ اس دینِ محمدی نے ہر عہد کو ایسی نابغہ روزگار ہستیاں دی ہے جنہوں نے دلوں کی مردہ کھیتیوں میں ایسی روح پھونکی کہ چمنستانِ حیات میں ہر طرف خلقِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بہاریں خوشبوئی ں بکھیرنے لگیں۔ مسلمانوں کی سنہری تاریخ ان جگمگاتے ستاروں سے بھری پڑی ہے جنہوں نے ابتلاء و آزمائش کی گھڑی میں مسلمانوں کو روشنی عطا کی۔ معلمہ فاطمی نے کہاکہ انہی سر برآوردہ رجال میں سے ایک شخصیت حضور غوث الاعظم شیخ سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی ہے جنہوں نے پانچویں صدی ہجری میں اپنی مسیحاصفت اور روح پرور تعلیمات وافکار کے ذریعے امتِ مسلمہ کے عروقِ مردہ میں اس طرح حیاتِ نو کی روح پھونکی کہ اس وقت سے لے کر آج تک آپ کا فیض جاری و ساری ہے۔ دنیا کا کوئی ایسا خطہ یا کوئی ایسی علمی و فکری اور اصلاحی تحریک نہیں جس کی بنیادوں میں آپ کا فیض موجود نہیں۔ آپ نے محض گوشہ نشین ہو کر زندگی بسر نہیں کی بلکہ آپ فیضانِ محمدی کی وہ قندیل تھے کہ جس کے فیض سے ہر شعبہ زندگی مستفیض ہوا۔ آپ کی نگاہِ کیمیاء کے اثر نے معاشرے کے گم کردہ راہ لوگوں کا علاج ایک حاذق حکیم کی طرح کیا۔ حالات کی نبض پر ہاتھ رکھ کر بیماروں کے دکھوں کی نہ صرف تشخیص کی بلکہ ان کے اندر اتر کر انہیں حیاتِ تازہ سے سرفراز کیا۔ عالمہ فاضلہ زینب حسینی بصری اور صائمہ خاتون بصری نے کہاکہ غوث اعظم سیدنا عبدالقادر جیلانی نے علم و فضل کا وہ دریا بہایا کہ امت مسلمہ آج تک سیرابی حاصل کر رہی ہے اور آئندہ نسلیں بھی ان کی پاک زندگی سے مستفیض ہوتی رہیں گی۔ معلمات نے خواتین سامعین سے کہاکہ اگر ہم دنیاو آخرت میں کامیابی حاصل کرنا چاہتے ہیں تو شیخ عبدالقادر جیلانی کی تاریخ ساز زندگی کو مشعل راہ بنائیں اور انہوں نے جو عبادات و ریاضات کا تصور دیا ہے اس پر عمل کر کے دکھائیں۔ شریعت مطہرہ پر عمل کرنے اور غوث اعظم کی و ان کے حاملین برگزیدہ ہستیوں کے طرز زندگی کو اپنائے بغیر قیام امن کا تصور ناممکن ہے۔ معلمات نے کہاکہ یہ سن کر بڑی خوشی ہوئی کہ گلرہا کی چھوٹی چھوٹی بچیاں ہر سال غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کی یاد میں ڈھیروں سرمایہ خرچ کر کے جشن کا انعقاد کرتی ہیں یہ ان کی خوش بختی کی علامت ہے مولی تعالی مذکورہ بچیوں کو دین کی داعیہ بنائے اور غوث پاک کی والدہ ماجدہ کے نقش قدم پر چلائے اس سے قبل جشن کا آغاز عزیزہ صابرین فاطمہ نے تلاوت قرآن مجید اور عزیزہ بشریٰ فاطمہ نے حمد باری تعالی سے کیا

اس کے بعد عالمہ صائمہ خاتون بصری، عالمہ نزہت فاطمہ امجدی، عالمہ فردوسیہ خاتون امجدی، عالمہ زینب، مہرالنساء، ظہیر النساء، آسیہ خاتون بشریٰ فاطمہ، افسانہ خاتون اور اقصی نوری سمیت درجنوں دختران اسلام نے بارگاہِ رسالت میں اپنی عقیدتوں کا خراج اور غوث الاعظم کی شان میں منقبت کے اشعار نذر کئے پروگرام میں کثیر تعداد میں خواتین اسلام اور دختران ملت موجود تھیں پروگرام کا اختتام صلوۃ و سلام اور عالمہ فاضلہ نزہت فاطمہ امجدی کی دعاسے ہوا اخیر میں لنگر غوثیہ کا اہتمام ہوا جس میں کثیر لوگوں کی ضیافت کی گئی اخیر میں پروگرام کی کنویزان بشریٰ فاطمہ، صابرین فاطمہ اور اقصی نوری سمیت کمیٹی کی دیگر ارکان نے سبھی شرکاء کا شکریہ ادا کیا اور پروگرام ختم کرنے کا اعلان کیا۔

www.nepalurdutimes.com

جیل میں جنم، قید میں بچپن اور لڑکپن میں شہادت

ابو خالد بن ناظر الدین قاسمی۔
(دنیا کا کم ترین قیدی شہید)

دجالی قابض فوج نے کل ہفتے کی صبح غزہ شہر میں ڈرون حملہ کر کے 17 سالہ فلسطینی نوجوان یوسف الزق کو شہید کر دیا، جو دنیا کا کم عمر ترین سابق اسیر شمار کیا جاتا تھا۔ فلسطینی اسیران کے میڈیا دفتر نے ایک بیان میں تصدیق کی کہ "یوسف الزق، دنیا کا سب سے کم عمر سابق اسیر، اسرائیلی حملے میں اُس وقت شہید ہوا جب قابض فوج نے غزہ شہر کے وسط میں واقع شارعِ الثورۃ پر اُس کے خاندان کے اپارٹمنٹ کو نشانہ بنایا۔" جیل میں جنم اور قید میں پرورش: یوسف الزق کی زندگی جدوجہد اور قربانی کی ایک زندہ علامت تھی۔ وہ 2008ء میں اسرائیلی جیل میں پیدا ہوا، جب اُس کی والدہ مشہور فلسطینی خاتون فاطمہ الزق کو اُس وقت حراست میں لیا گیا جب وہ علاج کے لیے غزہ سے باہر جا رہی تھیں اور اُنہیں اپنے حمل کا علم بھی جیل میں جانے کے بعد ہوا۔ فاطمہ نے جیل کی تنگ و تاریک کوٹھڑی میں سخت ترین حالات میں حمل مکمل کیا اور یوسف کو قید کے دوران جنم دیا۔ انہوں نے اپنے بیٹے کی پرورش تقریباً دو سال تک جیل کے اندر کی، جہاں نہ صرف وہ خود طبّی سہولیات سے محروم رہیں، بلکہ شیر خوار یوسف بھی بار بار بیماری میں مبتلا ہوتا رہا اور اُسے بنیادی طبّی سہولیات تک میسر نہ آئیں۔ فاطمہ کے مطابق، اُنہوں نے اپنے بیٹے کا نام "یوسف" اس لیے رکھا، کیونکہ جیل میں اُنہیں ہمیشہ حضرت یوسف علیہ السلام کی کہانی یاد آتی تھی۔ رہائی اور پھر شہادت: ء میں ایک معاہدے کے تحت فاطمہ الزق اور ان کا بیٹا یوسف رہا ہوئے، جس کے بدلے میں مزاحمت نے اسرائیلی فوجی قیدی جلعاد شالیت کی ویڈیو جاری کی۔ بعد ازاں 2011ء میں صفقۂ وفاء الاحرار کے تحت شالیت کو چھوڑا گیا، جس میں ایک ہزار کے قریب فلسطینی قیدی رہا ہوئے۔ یوسف کی رہائی اس وقت عالمی خبروں میں رہی تھی، کیونکہ وہ اپنی والدہ کے ہمراہ جیل سے باہر آیا تھا جب اُس کی عمر صرف ایک سال 8 مہینے تھی اور یوں وہ دنیا کا کم عمر ترین اسیر کہلایا۔

اسرائیلی جارحیت کی نئی قسط:
مارچ 2025ء سے اسرائیلی جارحیت کے دوبارہ آغاز کے بعد سے 7300 سے زائد فلسطینی شہید ہو چکے ہیں اور زخمیوں کی تعداد 26 ہزار کے قریب پہنچ گئی ہے۔ اقوام متحدہ کے حکام کے مطابق اسرائیلی افواج نے غزہ میں امدادی مراکز کے باہر بھوکوں کو بھی نشانہ بنایا، جن میں 800 سے زائد افراد شہید ہو چکے ہیں۔ ان مراکز کو انسانی امداد کی تقسیم کی بجائے "موت کے جال" میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ اسرائیل، امریکی حمایت سے 7 اکتوبر 2023ء سے جاری نسل کشی میں اب تک ایک لاکھ 95 ہزار سے زائد فلسطینیوں کو شہید یا زخمی کر چکا ہے، جن میں اکثریت عورتوں اور بچوں کی ہے،

یوسف، ایک قوم کی علامت:
یوسف الزق نہ صرف ظلم کی پیداوار تھا، بلکہ اُس کی پوری زندگی قابض قوتوں کے خلاف ایک مسلسل احتجاج تھی۔ وہ جیل میں پیدا ہوا، قید میں پلا، آزاد ہوا تو بھی قید کا سایہ ساتھ رہا اور آخر کار اُسی دشمن کے ہاتھوں شہادت کی عظمت پا گیا۔ اللہ تعالیٰ یوسف الزق کو شہدائے فلسطین کے ساتھ بلند مقام عطا فرمائے اور اُس کی شہادت پوری امت کو بیداری اور مزاحمت کا پیغام دے۔

قفس سے نکلے تو آزادیاں رہ گئیں پیچھے
شہید ہو کے بھی قیدی رہا مظلوم کا بچہ!

اناللہ وانا الیہ راجعون

تذکرہ کچھ اردو زبان کا!!

javedbharti508@gmail.com

تحریر: جاوید بھارتی

ہندوستان میں اردو زبان کو زندہ رکھنے والا سب سے مؤثر ذریعہ ہزاروں کی تعداد میں پھیلے ہوئے دینی اسلامی مدارس ہیں،، جو بالخصوص مسلمانوں میں اردو زبان کو باقی رکھنے کے ہر ممکن ذرائع تحریر و تقریر، درس و تدریس نیز کتب ورسائل فراہم کرتے ہیں،، اور دوسرا اردو زبان کے فروغ کا غیر ارادی ذریعہ ہندوستانی فلمیں ہیں جو بنام ہندی ملک و بیرون ملک قبول عام کا درجہ رکھتی ہیں تمام ہندوستانی فلموں میں آسان اردو ہی استعمال کی جاتی ہے اور سنسکرت نما ہندی سے انہیں دور کا بھی واسطہ نہیں ہوتا اور چند خطوں و علاقوں کو چھوڑ کر ان فلموں کو آل انڈیا پیمانے پر دیکھا اور سمجھا جاتا ہے جو اردو زبان کی مقبولیت کا عام ثبوت ہے اس کے باوجود بھی اگر اہل تعصب صرف مسلمانوں کی زبان کہتے ہیں،، ایسی صورت میں تو ان کے دماغوں کا فتور ہی کہا جائے گا۔ 1989 کے آخر میں اردو زبان کو اترپردیش کی دوسری سرکاری زبان کا درجہ دیئے جانے کا اعلان سابق وزیراعظم نے کیا،، اس پر رائے زنی اور تبصرہ فضول ہے کہ مسلمانوں کی کہی جانے والی زبان کے ساتھ یہ دریا دلی الیکشنی حربوں میں سے ایک حربہ تھا،، یا کچھ اور،، لیکن ہم اتنا ضرور جانتے ہیں کہ اس اعلان کی وجہ سے بدایوں کا علاقہ خون سے لالہ زار کر دیا گیا،، اس وقت بہت سے لوگوں نے کہا تھا کہ اتنا سب کچھ ہونے کے بعد بھی نہیں کہا جاسکتا ہے کہ معشوقہ اردو کو ان قیمتی جانوں کی قربانی دینے کے بعد بھی درحقیقت پنپنے کا موقع دیا جائے گا کہ نہیں؟ اترپردیش کے علاوہ اور کئی صوبوں میں اردو نوازی کے اعلانات ہوئے تھے اور آج بھی بسا اوقات کچھ سیاسی رہنمائوں کی طرف سے اردو زبان کے فروغ کی بات ہوتی ہیں اب تو یہ آنے والا وقت ہی بتلائے گا کہ مادر وطن کی اس زبان کے نام پر مسلمانان ہند کا ذائقہ مزاج تبدیل کرنے کی کوشش کی جارہی ہے یا حقداروں کو حق دے کر ادائے فرض کیا جارہا ہے۔

اردو زبان کسی ایک مذہب کی زبان نہیں ہے بلکہ اس ملک میں جیسے ہندی زبان ویسے ہی اردو زبان ہے بلکہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ ہندوستان کی زبانوں میں ہندی و اردو دو سگی بہنیں ہیں، ہندی اور اردو ملک کی دو آنکھیں ہیں، دو ہاتھ ہیں ایک دل ہے تو دوسری اس کی دھڑکن ہے اور اردو زبان کا دائرہ بڑا وسیع ہے اس کے شامیانے میں بڑی کشادگی ہے اس کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ ایک انگریزداں انگریزی میں تقریر کرے اور درمیان میں اردو کا جملہ استعمال کرے تو معاملہ بالکل عجیب سا محسوس ہوگا لیکن ایک زبردست مقرر اپنی اردو زبان کی تقریر میں بیچ بیچ میں انگریزی کا جملہ استعمال کرتا ہے تو اس کی تقریر میں جہاں نکھار آتا ہے وہیں اردو زبان کے صدقے میں انگریزی کا قد اونچا ہوتا ہے اور مقرر کی بھی تعریف ہوتی ہے وہ اس لئے کہ اردو کی تقریر میں انگریزی کے جملے کے استعمال سے معاملہ الگ الگ نہیں ہوا کیونکہ اردو زبان نے انگریزی جملے کو اپنے دامن میں سمیٹ لیا جیسے ایک کلو دودھ میں سو گرام پانی ملادینے سے معاملہ جدا نہیں ہوا اسی طرح اردو کی چاشنی اور مٹھاس میں انگریزی کا جملہ بھی میٹھا ہو گیا اس سے معلوم ہوا کہ اردو زبان کا دامن تنگ نہیں بلکہ بہت وسیع ہے۔

یہ انتہائی افسوس کی بات ہے کہ کچھ لوگوں کو اردو زبان نہیں بھاتی اور وہ دو سگی بہنوں میں سے ایک کو ہندو اور دوسری کو مسلمان سمجھنے لگے اسی طرح اردو اور ہندی اخباروں کو ایسی پہچان دیتے ہیں کہ یوں محسوس ہوتا ہے کہ دو سگے بھائیوں میں سے ایک ہندو اور دوسرا مسلمان ہو گیا۔

ایک زمانہ تھا جب اردو کی تعمیر و ترقی کے لئے بڑے بڑے اسٹیج لگائے جاتے تھے مشاعروں کا انعقاد ہوتا تھا ہندوستان کے مشہور ناظم مشاعرہ عمر قریشی گورکھپوری جب شعراء کرام کا تعارف کرانے کے لئے مائک کے سامنے کھڑے ہوتے اور جب تعارف کرانا شروع کرتے مجمع میں موجود ہر شخص کی گردن اوپر ہوتی ان کا انداز ہی نرالا تھا جس شاعر کا تعارف کراتے گویا تصورات کی دنیا میں کھو کر سامعین کو اس شاعر کے علاقے اور گاؤں میں پہنچاتے جب سفر کا نقشہ کھینچتے تو سننے والے کو یوں محسوس ہوتا کہ وہ خود سفر کر رہا ہے عمر قریشی جہاں بہت ساری باتیں کرتے وہیں ایک بات ضرور کہتے کہ یہ مشاعرہ اور میری بات دونوں کا صرف ایک مقصد ہے کہ اردو زبان کو فروغ حاصل ہو اردو زبان کا بول بالا ہو اس لئے آپ مشاعروں کو صرف سیر و تفریح کا سامان نہ سمجھیں اور تجارت و کمائی کا ذریعہ نہ بنائیں۔

جاوید اختر بھارتی
سابق سکریٹری
یوپی بنکر یونین محمد آباد گوہنہ ضلع مئو یو پی

کرن ودیا سے لوٹ مار ڈکیتی کا روحانی و قرآنی علاج

السلام علیکم
محترم عامل کامل ڈاکٹر محمد عارف صاحب قبلہ ماہر علوم مخفیہ استاد العالمین ہمارے علاقے میں اچانک کوئی گھر پر آتا ہے اور گھر کے لوگ جب اس کی آواز پر دروازہ کھولتے ہیں تو اس کی انکھوں کو دیکھتے برابر اپنے گھر کا سارا سامان، سونا، چاندی رنگ وغیرہ اس کو دے دیتے ہیں یہ بہت سے علاقوں میں دیکھا گیا ہے اچھے اچھے ہوشیار آدمی، عورت یہاں تک کہ بعض پولیس والوں کے گھر میں بھی اس طرح کا معاملہ دیکھا گیا ہے یہ کون سا علم ہے یہ کون سی ودیا ہے کہ ان لوگوں کے بس میں ہو کر اپنا سارا سونا پیسہ اور قیمتی سامان ان کو دے دیتے ہیں علاقے میں خوف کا ماحول ہے بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ ان کے پاس کوئی ہپناٹزم دیسی چیز ہوتی ہے۔

عمران حنفی گلبرگہ کرناٹک

وعلیکم السلام محترم مکرم جناب آپ نے یہ سوال کیا اس سے بہت سے امتی پریشان ہیں یہ ایک قسم کا وشی کرن کا عمل ہوتا ہے وشی کرن یعنی انسان کو اپنے بس میں کر لینا یہ خاص قسم کا جل تیار کیا جاتا ہے اور اس کو لگا کر جس کی انکھوں میں دیکھا جائے وہ آدمی مسخر ہو جاتا ہے یعنی اس کے بس میں چلا جاتا ہے یہ الگ عملیات کی قسم ہوتی ہے اور بہت خطرناک ہوتا ہے آج کل مسلم بچیوں کو بس میں کرنے کے لیے یہی عمل کیا جارہا ہے بریلی شریف میں ایک جگہ ایک سفلی عامل اسی طرح کا عمل کر کے مسلم بچیوں کو بھگا رہا ہے اور یہ وشی کرن، پاکٹ مار، چور، قبر کی مٹی، عمل والی سوتے شخص پر ڈالتے ہیں وہ سوتا ہے پاکٹ مار، اپنا سا کا عمل کر کے نکلتے ہیں یہ لوگ وقتی غفلت طاری کرتے ہیں اس میں کچھ پیسہ سونا ڈبل کرنے، پتھر نگینہ وغیرہ منگوا کر دینے کا ڈھونگ بھی جانتے ہیں ایک زمانہ تھا حیدرآباد میں اسپیشل بھانہ متی جاننے والے آفیسر کو مقرر کر لیا جاتا ہے سی ای ڈی ڈپارٹمنٹ میں، بھانا متی بھی ایک قسم کا وشی کرن کا جادو ہوتا ہے ڈاکو لٹیرے لوگ جانتے ہیں، یہ اس میں ماہر ہوتے ہیں۔ یہ عمل مہاراشٹر کے علاقے، تیلنگانہ کے علاقے اور حیدر اباد کے علاقوں میں ہوتا ہے اور راجستھان میں نارسنگ کا ہوتا ہے پانی پت، کردار پنجاب میں لونا چماری کا ہوتا ہے افریقہ وغیرہ میں زومبی کا ہوتا ہے یہ الگ الگ وشی کرن کے عملیات ہوتے ہیں بنگال میں بیر کالا کلوا کا عمل ہوتا ہے اس طرح الگ الگ علاقے میں الگ الگ وشی کرن ہوتا ہے اور سب کی کاٹ الگ الگ عمل سے ہوتی ہے یہ سفلی عمل جلدی کاٹ کرنے والے ملتے نہیں اس کے لیے ہمارے علاقے سیلانی مہاراشٹر میں بہت کیس ہونے لگے ہمارے دوست قاضی صاحب نے ہم سے گزارش کی کہ آپ اس کا کچھ ایسا علاج بتائیں کہ گھر میں کوئی چیز رکھی جائے تو یہ جادو اثر نہ کرے تو میں نے پھر اس پر ریسرچ کی، میں نے بتایا کہ جب بھی گھر میں کوئی آئے دروازے پر تو، یا حفیظ یا رقیب کا ورد کرے اور کسی کی انکھ میں آنکھ نہیں ملانا ہے اور جمعہ کے دن جو سرمہ لگاتے ہیں اس کو زمزم میں پیس کر اللہ نور السموت والارض یہ 313 بار پڑھیں اور اور آیت الکرسی تین بار سورہ کرم کی اخری دو آیت نو بار پڑھ کر رکھ لیں شرف شمس میں یا گرہن میں وشی کرن نہیں ہوگا عمل کے بعد ہر جمعہ لگایا کرے تو جو وہ کاجل یا سرمہ لگا کر تسخیر کا عمل یا وشی کرن کرنے آئے گا وہ ہم سے خود مسخر ہو جائے گا اس کی اجازت مجھ سے لے لے، کرنے کے پہلے اس کا طریقہ میں بتا دوں گا اور اس کے لیے سرمہ وغیرہ اور شکرا کی بندش کے لیے ایک موہنی عمل ہوتا ہے ادارے نے بہت پہلے تیار کیا تھا کچھ خاص لوگوں کے لیے اس سے کافی فائدہ ہوتا ہے وہ اپنے گھر کے دروازے کے اوپر رکھ دے اور اس میں یہ سرمہ ہوتا ہے اس کو لگا سکتے ہیں اور سعودی عرب میں اونٹ کی ہڈی کی یا ہڈی سے بنی تسبیح پر عمل کر کے بندش تیار کی جاتی ہے وہ بھی لگا سکتے ہیں کچھ لوگ گھوڑے کا نال لگاتے ہیں جس کو عمل کر کے لگانا چاہیے وہ کالے گھوڑے کا چلتے وقت گرا ہونا چاہئے یا چھوٹے ناریل پہ ایک عمل ہوتا ہے کا جو قدرتی چھوٹا ہوتا ہے وہ ناریل جو پیڑ سے گرا ہو وہ بھی لگاتے ہیں اس پر خاص طریقہ کا عمل ہوتا ہے اس طرح سے بچاؤ کر سکتے ہیں۔

اس معاملے میں ادارے کا بنایا ہوا اسلامی تسخیر کا عمل جو غیر اسلامی وشی کرن موہنی عمل کو روکنے کے لیے ہے۔ وہ موہنی محبت باکس گھر کی مین چوکھٹ پر رکھیں۔ زیور و دولت و گھر کے اندر سب کی مکمل حفاظت ہوگی۔

Published By: Ulama Foundation Nepal, Bhairahwa, Rupandehi Lumbini Pradesh Nepal, Reg: 372860
Email:- weeklynepalurdutimes@gmail.com, Web site: www.nepalurdutimes.com, Contact:- +91 8795979383, +977 9817619786, +9779821442810

خدمت خلق کانفرنس میں 101 سماجی تنظیموں کو ایوارڈ سے نوازا گیا

پریس ریلیز

نیپال اردو ٹائمز

نئی دہلی:
ایوانِ غالب، ماتاسندری روڈ آئی ٹی او دہلی میں پسماندہ وکاس فاؤنڈیشن اور سب جن سیوا منچ کے زیرِ اہتمام "خدمتِ خلق کانفرنس" کا انعقاد کیا گیا، جس میں 101 سماجی تنظیموں کو ان کی نمایاں خدمات کے اعتراف میں ایوارڈ سے نوازا گیا۔

اس موقع پر پدم شری پروفیسر اخترالواسع نے اپنے خطاب میں کہا کہ ہندوستان اس وقت محبت کے بجائے نفرتوں کا بوجھ اٹھا رہا ہے، لہٰذا ضروری ہے کہ محبت کے چراغ جلائے جائیں۔ اس کامیاب پروگرام کے انعقاد پر میں منتظمین کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

معراج راعین، ڈائریکٹر پسماندہ وکاس فاؤنڈیشن نے اس کانفرنس کو اپنی نوعیت کا پہلا اور اہم پروگرام قرار دیتے ہوئے کہا کہ این جی اوز کا اصل کام خدمت ہے، لیکن افسوس کہ بعض لوگ اسے مذہبی رنگ دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ سیاسی رہنما اکثر تعلیم، صحت اور سماجی خدمات پر توجہ نہیں دیتے، جبکہ این جی اوز اس خلا کو پُر کر رہی ہیں۔ بہتر ہے کہ یہ تنظیمیں سماجی خدمات پر ہی توجہ مرکوز رکھیں اور سیاست سے دور رہیں۔ ساتھ ہی ساتھ دینی تعلیم کے ساتھ عصری تعلیم پر بھی بھرپور توجہ دینا وقت کی اہم ضرورت ہے، تاکہ ایک متوازن اور بامقصد نسل تیار ہو سکے۔

اس موقع پر سماجی کارکن وسب جن سیوا منچ کے صدر اور نائب صدر دینی تعلیمی بورڈ جمیعت علماء ہند جاوید قاسمی نے کہا کہ جو تنظیمیں خدمتِ خلق کی نیت سے کام کر رہی ہیں، انہیں اعزاز دینا ہمارے لیے فخر کی بات ہے۔ ملک کے وقار اور قربانی کی بات ہو تو کوئی مذہب آڑے نہیں آتا، ہر شخص اس کے لیے تیار رہتا ہے۔

مولانا زاہد عالم مظاہری، رکن علماء ٹیم پسماندہ وکاس فاؤنڈیشن نے کہا کاس کانفرنس میں ہر مذہب کے افراد کی موجودگی نے ہم آہنگی اور بھائی چارے کا واضح پیغام دیا۔ پسماندہ وکاس فاؤنڈیشن ہر میدان میں نمایاں خدمات انجام دے رہی ہے۔ قومی تعلیمی بیداری پروگرام کے تحت مدارس میں کمپیوٹر اور تعلیمی کٹس تقسیم کی جا رہی ہیں تاکہ وہ طلبہ، جنہیں کسی وجہ سے تعلیمی راہ میں رکاوٹوں کا سامنا ہے، آگے بڑھ سکیں اور عصری تعلیم کے ذریعے ترقی کی منازل طے کریں۔ یہ سلسلہ آئندہ بھی جاری رہے گا اس موقع پر پسماندہ وکاس فاؤنڈیشن سے اشرف خان (سرپرست)، محمد سمیر، اور محمد مشرف نے بھی شرکت کی۔

ڈاکٹر تاج الدین انصاری نے کہا کہ سماجی خدمات ہی بہتر معاشرے کی تشکیل کا ذریعہ بن سکتی ہیں، اس لیے یہ سلسلہ جاری رہنا چاہیے۔

شری مہاراج جی نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہ پروگرام آنے والے وقت میں سنگِ میل ثابت ہوگا۔ جو لوگ ملک میں بھائی چارے اور سماجی ہم آہنگی کے لیے کام کر رہے ہیں وہ مبارکباد کے مستحق ہیں۔ موجودہ حالات کسی سے پوشیدہ نہیں، لیکن این جی اوز کی خدمات نے فرقہ پرست طاقتوں کو منہ توڑ جواب دیا ہے۔ اس کانفرنس میں متعدد شخصیات نے شرکت کی

ایک خط مولانا محمد میکاءیل احمد رضوی کے نام

از قلم:- شان پریہار
9470038099

نازش قلم عزت مآب
جناب حضرت مولانا محمد میکائیل احمد رضوی صاحب قبلہ!
خطیب وامام جامع مسجد، ہرپوروا، بلاک باج پٹی ضلع سیتامڑھی صوبہ بہار
ہدیہ پرخلوص وعقیدت،،،،!
میرے،،،،،،
محترم!
آپ کی تحریر (شخصی ادارہ امت کے لیے مفید یا مضر؟؟؟) کا مطالعہ کیا-
میرے ہمدم!
اگر شخصی ادارہ سے واقعی دین وملت کا کام ہو رہا ہے تو ٹھیک ہے، ورنہ ایسے اداروں کو بند کر/کروا دینا چاہیے جس سے قوم ملک وملت کا نقصان ہو-
میرے حضور!
میں ایک روز راستے سے گزر رہا تھا، ایک روم، رو،،، رو کر دھوم مچا رہا تھا، جیسے ہی مجھ پر نظر پڑی اور چلانے لگا، گوہر بھائی، گوہر بھائی، بس کیا تھا میں پلٹا اس بے بس روم کی طرف، جیسے ہی میں اس روم (کمرہ) کے پاس پہونچا، تو وہ مجھے دیکھ کر اور بھی زیادہ رونے لگا، اس کے بہتے آنسوؤں کو دیکھ کر میں بھی رونے لگا-
کچھ دیر کے بعد میں نے پوچھا، کیا بات ہے، کیوں اتنا بلک بلک کر رو رہے ہیں آپ؟
اس نے کہا آپ شان پریہار ہیں میرے درد کو تحریری شکل میں اپنے دستاویز گروپ میں ڈال دیں تاکہ لوگ مجھ پر رحم کر سکے،،، میں نے کہا دستاویز گروپ میں تو ڈالوں گا ہی پہلے مولانا محمد میکائیل احمد رضوی صاحب کے گروپ میں ڈال دیتا ہوں، پہلے آپ اپنا درد تو بتائیں—
اس روم نے کہا
گوہر صاحب مجھے دیکھیے، میں فقط ایک روم (کمرہ) ہوں، جس میں نہ کھڑکی ہے نہ پلاسٹر، سر پر چدرا ہے تو اس میں بھی کئی سوراخیں، برسات کا سارا پانی اسی میں گرتا ہے، جاڑے میں ٹھٹھرتا ہوں اور گرمی میں پسینے سے تربتر، ایک پنکھا بھی ہے جو کٹ،، کٹ، کر کے دس بارہ کے اسپیڈ چلتا ہے،
میں نے پوچھا تب تو ساری کتابیں، ڈیکس بینچ، قلم کاپی جازم، چٹائی سب کے سب بھیگ جاتی ہوں گی
کہا!
یہی تو رونا ہے شان پریہار پروفیسر محمد گوہر صدیقی برکاتی صاحب!!
ایک روم ہوں کوئی مدرسہ کا بورڈ لکھ کر لگا دیتا ہے تو کوئی دارالعلوم، تو کوئی جامعہ،، تو کوئی یونیورسٹی، کوئی طبّی کالج تو کوئی دارالبنات، کوئی دارالافتاء، کا بورڈ لگا کر میرے سینہ پر چینز کیل ٹھوک دیتا ہے
اب تو حیرت اس بات کی ہے کہ سارے ادارے کا نام ایک ہی بورڈ پر لکھ کر میری عزت کو نیلام کیا جا رہا ہے- میرے یہاں ایک بھی باہری بچہ نہیں پڑھتا پھر بھی سنہرے حرفوں میں لکھا جاتا ہے اس مدرسہ میں بیرونی 70/60 سے زیادہ بچے ہیں جو علوم وفنون کی دولت سے مالا مال ہو رہے ہیں جس کا سارا کا سارا انتظامات مدرسہ کو ہی کرنا پڑتا ہے- حد تو یہ ہے کہ
میرے نام پر لاکھوں لاکھ کا چندہ، زکواۃ، خیرات، صدقات، فطرات، ودیگر عطیات کا روپیہ پیسہ، دال چاول آنٹا، تیل، چینی تک کھا جاتا ہے، ظلم وستم اتنا کہ مجھے ہی دی گیء ماچس سے میری تمناؤں کو، میری ضروریات کو آگ لگا دی جاتی ہے،،،، اور میں،، میں ایک خاموش تماشائی کی طرح دیکھتا ہی رہ جاتا ہوں ،،
سچ،،، گوہر صاحب، میں کر بھی کیا سکتا ہوں میں تو ایک غیر ذی روح ہوں، نرجیو پدار تھ ہوں،،،، بس آپ سے اتنی گزارش ہے ایسے مدارس ہوں یا مکاتب اسے ہر گز ہر گز چندہ نہ دیں، آپ کے علاقے میں بھی بعض ایسے شخصی ادارے جو جھوٹے، فریبی، مکار، دھوکے باز بے ایمان، شخص کے قبضے میں ہیں، جو ادارے کے نام پر ٹھگی گئی دولت سے اپنی زمین جائیداد، مکان ودکان بنواتے ہوئے نظر آئیں گے۔
اس نفع بخش تجارت کو دیکھتے ہوئے بعض لوگ مستقبل قریب میں ادارہ قائم کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ ان کے دام تزویر میں نہ خود آئیں نہ اللہ کے بندوں کو پھنسنے دیں-
ایک بات اور نوٹ فرمالیں گوہر بابو
قوم کا نقصان برے لوگوں سے نہیں اچھے لوگوں کے چپ رہنے سے ہوتا ہے!!
میرے ممدوح!
اگرچہ میں نے فکشن کے انداز میں آپ کی تحریر پر تبصرہ کرکے جو آپ کے نام خط لکھا ہے، کل بھی اور آج بھی میں اسی بات پر قائم ہوں کہ اس طرح کے شخصی ادارے اور شخصیات سے ایسے مدارس و مکاتب جو واقعی میں اصل حق دار ہیں ان سب کا بڑا نقصان ہو رہا ہے بعض ایسے مدارس ہیں جہاں پچاس پچاس، سوسو، کہیں کیں دو دو سو طالبان علوم نبویہ ہیں ان کے خورد و نوش ودیگر ضروریات وغیرہ کا سارا کا سارا انتظامات کمیٹی، یا مدرسین حضرات کو ہی کرنا پڑتا ہے ایسے حالات میں انہیں بہت ،،،، بہت پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے-
پیکر وفا!
اس تناظر میں آپ کا مضمون حقیقت کا آئینہ ہے جس میں ان لوگوں کو اپنا سیاہ چہرہ ضرور دیکھنا چاہیئے جو دین کے نام پر ملت کو دیمک کی طرح چاٹ رہے ہیں
پروردگار رحم فرمائے
فقط
محمد گوہر صدیقی
سابق ضلع پارشد براہی بلاک پریہار ضلع سیتامڑھی صوبہ بہار
7اکتوبر 2025

ناموس رسالت کی حفاظت کرنے میں اہل ایمان کی کامیابی

مولانا اختر حسین قادری

مقام وپوسٹ گلرہاوا یا مہنداول
ضلع سنت کبیر نگر

اللہ رب العالمین کے بعد جس ہستی کا ہم پر سب سے زیادہ احسان ہے؛ وہ سرور کائنات رحمت عالم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس ہے.

مسلمانوں کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو تعلق ہے؛ وہ تعلق تمام دوسرے انسانی تعلقات سے بالاتر ہے۔ دنیا کا کوئی رشتہ اُس رشتے سے اور کوئی تعلق، اس تعلق سے جو نبی کریم اور اہل ایمان کے درمیان ہے، ذرہ برابر بھی کوئی نسبت نہیں رکھتا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کے لیے ان کے ماں باپ سے بھی بڑھ کر شفیق ورحیم اور ان کی اپنی ذات سے بڑھ کر خیر خواہ ہیں. لہٰذا وہی سب سے زیادہ قریب بھی ہیں یہاں تک کہ جان سے بھی زیادہ قریب، حقدار اور ولی بھی ہیں.

یہی وجہ ہے کہ امتی کا ایمانی و روحانی وجود نبی کی روحانیت کبریٰ کا پرتو اور ظِل ہوتا ہے اور جو شفقت و تربیت نبی کی طرف سے ظہور پذیر ہوتی ہے، ماں باپ تو کیا تمام مخلوق میں اس کا نمونہ نہیں مل سکتا۔ باپ کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے ہم کو دنیا کی عارضی حیات عطا فرمائی تھی۔ لیکن نبی کے طفیل ابدی اور دائمی حیات ملی ہے۔ نبی کریم صل اللہ علیہ وآلہ وسلم ہماری وہ ہمدردی اور خیر خواہانہ شفقت و تربیت فرماتے ہیں جو خود ہمارا نفس بھی نہیں کر سکتا۔ اسی لیے پیغمبر کو ہماری جان و مال میں تصرف کرنے کا وہ حق پہنچتا ہے جو دنیا میں کسی کو حاصل نہیں.

یہ انسانی فطرت ہے کہ اسے جس شخص سے جتنی محبت ہوتی ہے اس کی عزت وناموس اس کے لیے اتنی ہی اہم ہوتی ہے، جو سب سے زیادہ محبوب ہوتا ہے اس کے ناموس کے تحفظ کے لیے ہر قربانی دینے کو تیار رہتا ہے.. رسول اللہ کی ذات چوں کہ اہل ایمان کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے اس لیے محبت کے تقاضے کے عین مطابق حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین اور سلف صالحین نے محبت رسول اور اس کے تقاضوں پر عمل پیرا ہوکر سرفروشی اور جاں سپاری اور فدائیت کے ایسے انمٹ نقوش قائم کیے ہیں جو قیامت تک ہم سب کے لیے مشعل راہ ہیں. اپنے بڑوں کی طرح مسلم امۃ کے بچے بھی اپنے رسول کے لیے جان نثاری کے جذبات سے لبریز تھے اس حوالے سے سینکڑوں واقعات کتب سیر میں موجود ہیں.. یہاں صرف ایک واقعہ پر اکتفا کیا جاتا ہے.

سیدنا عبدالرحمن بن عوف سے روایت ہے کہ اُنہوں نے کہا میں بدر والے دن صف میں کھڑا تھا۔ میں نے اپنے دائیں بائیں جانب نظر ڈالی تو دیکھا کہ میرے دونوں طرف دو نوجوان انصاری لڑکے کھڑے ہیں۔ میں نے تمنا کی: کاش! میرے نزدیک کوئی طاقتور اور مضبوط آدمی ہوتے۔ ان میں سے ایک مجھے میرے پہلو میں ہاتھ مار کر کہنے لگا: چچا! کیا آپ ابوجہل کو پہچانتے ہیں؟" میں نے کہا: ہاں، بھتیجے! تمہیں اس کی کیا غرض ہے؟ اُس نے کہ 'مجھے خبر دی گئی ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو گالیاں دیتا ہے۔ اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر میں نے اسے دیکھ لیا تو میرا جسم اس کے جسم سے اتنی دیر تک جدا نہیں ہو گا جب تک ہم میں سے جس کو جلدی موت آنی ہے، آ جائے۔" عبدالرحمن بن عوف فرماتے ہیں کہ مجھے اس نوجوان لڑکے کے جذبات پر بڑا تعجب ہوا۔ پھر مجھے دوسرے لڑکے نے بھی اسی طرح پہلو میں ہاتھ مارا اور اُس جیسی بات کہی۔ اتنے میں میری نظر ابوجہل پر پڑی۔ وہ لوگوں میں گھوم رہا تھا۔ میں نے کہا: کیا تم دیکھتے نہیں کہ وہ ابوجہل ہے. جس کے بارے میں تم دونوں سوال کر رہے تھے۔ ابن عوف کہتے ہیں: وہ دونوں جلدی سے اس کی طرف دوڑے اور دونوں نے اس پر تلوار کا وار کیا یہاں تک کہ اسے جہنم رسید کر دیا۔ پھر وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آ کر آپ کو خبر دی۔ آپ ﷺ نے پوچھا تم دونوں میں سے کس نے اس کو قتل کیا؟ اُن دونوں میں ہر ایک کہنے لگا: "میں نے اسے قتل کیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "کیا تم دونوں نے اپنی تلواریں صاف کر دی ہیں؟ اُنھوں نے کہا: نہیں آپ ﷺ نے ان دونوں تلواروں پر نظر دوڑائی اور فرمایا: تم دونوں نے اسے قتل کیا ہے اور ابوجہل کا پہنا ہوا سامان وغیرہ معاذ بن عمرو بن الجموع کو عطا کر دیا۔

اور وہ دونوں نوجوان لڑکے معاذ بن عمرو بن جموع اور معاذ بن عفراء تھے

اور صحیح البخاري میں ہے کہ عبداللہ بن عوف کہتے ہیں "میں نے ابوجہل کی طرف ان دونوں کو اشارہ کیا۔ وہ دونوں لڑکے دو عقابوں کی طرح اس پر شدت سے ٹوٹ پڑے یہاں تک کہ اسے واصل جہنم کر دیا اور وہ دونوں عفراء کے بیٹے تھے۔"

موجودہ زمانے میں بھی اس محبت کے کچھ عملی تقاضے ہیں اور کچھ نظری وفکری تقاضے ہیں..

عملی تقاضہ تو یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر حکم کو اپنی تمام خواہشات وجذبات پر مقدم رکھا جائے، ان کی سنتوں پر پوری دیانت داری کے ساتھ عمل کیا جائے، ان کے لائے ہوئے دین پر مکمل یقین اور اٹوٹ وفاداری ہو، ان پر نازل کردہ کتاب قرآن کریم سے بھرپور تعلق اور اس پر عمل ہو، ان کی سیرت وسنت کو اپنی ذات اپنے گھر اور اہل خانہ پر نافذ کیا جائے، ان کی اخلاقی تعلیمات کو پوری دنیا میں عام کیا جائے، ان کی انسانیت پر مبنی پیغامات سے اپنے برادران وطن خاص طور پر اپنے غیر مسلم پڑوسیوں کو واقف کرایا جائے اور نبی کریم کے اسوہ کے عین مطابق اپنے پڑوسیوں کے دکھ درد مصیبت و غم میں شامل ہوا جائے

فکری ونظری پہلو یہ ہے کہ ان کو اپنا سب سے بڑا محسن جان کر اور ان کے حقوق کا ادراک کر کے ان کی اعلیٰ درجے کی تعظیم کی جائے ان کے لیے جان ودل قربان کرنے کو تیار رہیں اور اگر ان کی عزت وناموس پر کوئی بدبخت ملعون حملہ آور ہو تو اس کا دندان شکن جواب دیا جائے،

شرعی وفقہی طور پر گستاخ رسول کی وہی سزا ہے جو مرتد کی سزا ہے، عہد رسالت میں یہ سزا جن ملعونوں پر نافذ کی گئی، احادیث، سیرت النبی اور فقہی کتابوں میں اس کی مکمل تفصیل مذکور ہے، لیکن موجودہ حالات میں اقلیتی ودیگر جمہوری ممالک میں چونکہ ان سزاؤں کی تعمیل کروانے میں مشکلات ہیں اس لیے سردست عملی وفکری طور بھی ایسے افراد اور ایسی ذہنیت کا تعاقب کیا جائے، اگر ان کے ہفوات پہلے سے مشتہر نہ ہو تو ایسے آڈیو، ویڈیو اور گستاخانہ تحریروں اور خاکوں کی تشہیر وترویج سے بالکلیہ اجتناب کیا جائے.

قانونی وجمہوری طور پر ہمارے لیے جو کچھ بھی کرنا ممکن ہو اس میں دریغ نہ کیا جائے، اور جمہوری انداز میں متحد ہو کر ہر قسم کے فروعی اختلاف کو پس پشت ڈال کر سیسہ پگھلائی ہوئی دیوار بن کر مذہبی شخصیات بالخصوص حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی اہانت وگستاخی پر پھانسی کی سزا کے لیے قانون بنانے کا مطالبہ ملکی طور پر بھی کی جائے اس کے لیے مختلف ذرائع ابلاغ کے ذریعے فضا بھی ہموار کی جائے اقوام عالم کو بھی اپنی قلمی، اخلاقی وفکری طاقت سے اس سمت میں قانون سازی کے لیے مجبور کیا جائے.

مشہور عباسی خلیفہ ہارون رشید نے ایک موقع پر حضرت امام دار الہجرہ مالک بن انس رح سے دریافت کیا کہ: اگر دنیا میں کسی جگہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کا واقعہ رونما ہو جائے تو ایسے حالات میں آقا ﷺ کی امت کی کیا ذمہ داری ہے؟؟؟؟؟؟

حضرت امام مالک نے تاریخی جملہ ارشاد فرمایا کہ: امت مسلمہ اس سے بدلہ لے، پوچھا اگر حالات ایسے ہوں کہ ایسا نہ کر سکے تو پھر؟؟؟؟؟ امام مالک رح نے وہ تاریخی جملہ کہا جو آب زر سے لکھنے کے قابل ہے----

آپ نے فرمایا۔ پھر حضور ﷺ کی ساری امت مر جائے-- اس کو جینے کا بھی کوئی حق نہیں نہیں۔

اس واقعہ سے مسئلے کی حساسیت کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے.

واقعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وناموس پر حملے ہوتے رہیں، رسول اللہ کے حرم پاک کو نشانہ بنایا جاتا رہے حضرات امہات المومنین پر ہفوات بکے جاتے رہیں اور ہم خواب خرگوش کے مزے لیتے رہیں تو واقعتاً یہ ہمارے لیے ڈوب مرنے کا مقام ہے..

ایسے مواقع پر قانون کے دائرے میں جو کوشش ہمارے لیے ممکن ہو وہ کر گذریں تو ضرور اللہ تعالیٰ کی نصرت ومدد ہمارے شامل حال ہو گی.

مشکل حالات میں ناموس رسالت کی حفاظت کے لیے ہر ممکن کوشش کرنا اہل ایمان کی کامیابی کی ضمانت ہے.. یہ ضمانت خود اللہ رب العالمین نے دی ہے:

ترجمہ: تو وہ لوگ جو اس نبی پر ایمان لائیں اور اس کی تعظیم کریں اور اس کی مدد کریں اور اس نور کی پیروی کریں جو اس کے ساتھ نازل کیا گیا تو وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں

کل ملا کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے آئی لو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہنا کوئی جرم نہیں ہے بلکہ ایک سچے عاشق رسول کی نشانی ہے لہذا مسلمانوں کو ہر پل اللہ کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارتے رہنا چاہیے یہی ایک سچے رسول کی نشانی ہے

اپنی نگارشات ومضامین ہمارے وہاٹشپ ارسال کریں
+918795979383۔
۔+977 9817619786
+91 7398 208 053

Published By: Ulama Foundation Nepal, Bhairahwa, Rupandehi Lumbini Pradesh Nepal, Reg: 372860
Email:- weeklynepalurdutimes@gmail.com, Web site: www.nepalurdutimes.com, Contact:- +91 8795979383, +977 9817619786, +9779821442810